V. 9167

سائل
۹۸۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Accession No. ۱۸۰
Subject

ریویو ۸ ۔ ۰ ۔ ۳۴

میونسپل گزٹ لاہور ۔ منشی دین محمد صاحب ایڈیٹر اخبار [illegible] نے اسے شہر لاہور کے لئے [illegible] ماہوار جاری کیا ہے [illegible] مشیروں کو حالات [illegible] توجہ دلانا اس کا خاص مقصد ہے ۔ یہ پہلا رسالہ ہے جو اس مقصد کے لئے شائع ہوا ہے [illegible] امید ہے کہ ملک میں اس کی [illegible] قدر کی جائے گی اور مالک رسالہ کو مدد [illegible] ہوگا ۔ قیمت عام سالانہ [illegible] ۔

سودیشی بیوپار ک لاہور ۔ سودیشی تحریک کو ترقی دینے اور اس میں [illegible] کی [illegible] ہونے کے لئے [illegible] نادر کا نیا اخبار لاہور سے شائع ہوا ہے ۔ ہم [illegible] کا خیر مقدم کرتے ہیں اور کامیابی کے لئے دعا گو ہیں لیکن [illegible] کامیابی اس بات کی [illegible] ہوں کہ [illegible] صنعت و حرفت کی طرف [illegible] میں ہندوستانیوں کی توجہ [illegible] اور [illegible] نہیں [illegible] ملک کی واقعی محبت ہے ۔ [illegible] کے رنگ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اشاعت ... ہے اگر ابتدا ہی میں [illegible] صنعت [illegible] کی [illegible] کے لئے بڑی ترقی کی امید ہے ۔ سودیشی کے متعلق تمام مضامین [illegible] ضرورت اس بات کی ہے کہ [illegible] جائے سودیشی تحریک کسی خاص فرقہ کے لئے مخصوص نہیں ہے ۔ جس قدر مسلمانوں کے لئے اس کی ضرورت ہے اسی قدر ہندوؤں کے لئے [illegible] تاکہ اختلاف کی وجہ سے یہ قومی مسئلہ نہ بن جائے ۔ تمام [illegible] مخالفت [illegible] ہوگئی ہے [illegible] زمانے نے ہر ملک کو [illegible] کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ فقر و فاقہ سے بچنے کے لئے ملکی پیشوں کی [illegible] ہوئے [illegible] حیف [illegible] ہندوستانیوں نے اس کی جانب توجہ نہ کی ۔ یہ اخبار [illegible] پر شائع ہوتا ہے ۔ قیمت [illegible] سالانہ ۔

شگفتہ ۔ [illegible] نادر کا جدید ماہوار رسالہ بمبئی سے شائع ہوا ہے ۔ اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں ۔ اُردو لٹریچر کی ترقی ۔ ہندوستان کی [illegible] مہذب سوسائٹی پر جو [illegible] سے [illegible]

مگر شائستگی کی دلدادہ ہے انگریزی تہذیب کی روشنی ڈالنا۔ نیک اثر قبول کرنے کی تحریک کرنا پہلے پرچہ مین سیکسپیر کا مشہور ڈرامہ جو آپ پسند کرین۔ شروع کیا گیا ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک عـہ اسکے علاوہ خریدار کو عمدہ کتابین مفت ملتی ہین خط وکتابت کا پتہ۔ آریہ تیر شکسپیر فش گارنٹ روڈ بمبئی ۔

نور نظر۔ یہ ایک عجیب ودلچسپ قصیدہ کا نام ہے جو حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کی منقبت مین ہے اور جناب شہیر مچھلی شہری نے اسے تصنیف کیا ہے اگرچہ آپ نے یہ قصیدہ کم فرصتی کی حالت مین بہت عجلت کے ساتھ کہا ہے مگر شاعری کا حق ادا کیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا قصیدہ کہا جا سکتا ہے۔ شائقین میرزا آگرہ اخبار سے طلب کرکے پڑھین اور داد دین۔ قیمت ۲؍

تاج سخنور۔ مشہور ومعروف کہنہ مشق استاد سخن حضرت فائز بنارسی کا یہ دیوان ہے جو اپنی بے انتہا خوبیون اور شاعرانہ خوبیون کے لحاظ سے فی الحقیقت تاج سخنور ہے اس دیوان کو ہم نے سرے سے لیکر پڑھا ہے اور بے اختیار قابل مصنف کو داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ ایشائی شاعری کے لیے جناب فائز کا وجود سرمایہ ناز ہے۔ کسی آئندہ پرچہ مین جناب فائز کی سوانح عمری شائع کرکے ہم دیوان کی چیدہ چیدہ غزلین درج کرینگے۔ لہذا اسوقت زیادہ لکھنیکی ضرورت نہین ہے۔ سید وزیر حسن صاحب محلہ کوری گنج شہر بنارس کے پتہ سے شائقین طلب کرین قیمت صرف [illegible] ہے ۔

زلازل ہند۔ ۴ اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کا ہولناک اور جگر خراش زلزلہ شمالی ہند نہ کبھی ہمکو بھول سکتا ہے۔ نہ اس کے الم وزا اور ہیبت ناک واقعات فراموش ہو سکتے ہین۔ اس ضخیم کتاب مین اس زلزلہ کے تمام حالات از ابتدا تا انتہا شرح وبسط سے درج ہوئے ہین اور عام حالات قلعہ کانگڑہ کے علاوہ بربادی اور اتلاف جان کی دردناک تصویر کھینچی گئی ہے گورنمنٹ کی امداد انجمن امدادی کا قیام چندہ وغیرہ کا حال سب مفصل درج ہے۔ اسکے علاوہ ہندوستان اور غیر ممالک کے زلزلوں پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے اور زلزلے کی وجوہات اسباب حفظ ما تقدم۔ پروفیسر میلن کی رائے ڈاکٹر اموری جاپانی پروفیسر کا تحقیقات کے لیے آنا۔ اسکی تحریرین۔ گورنمنٹ جاپان کی ہمدردی اور۔

اور امداد کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے منشی محمد عبد القادر صاحب تائب نے بڑی کارآمد کتاب زلزلہ کے متعلق پبلک کے سامنے پیش کی ہے جو ہزار قدردانی کی مستحق ہے ۲۷۴ صفحون پر یہ کتاب ختم ہوئی ہے اور اس کے علاوہ دوسرا حصہ بھی منشی صاحب تیار کرکے عنقریب شائع کرنے والے ہین۔ زلزلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اس کتاب کے علاوہ نہین مل سکتا۔ تاریخ کی تاریخ۔ فلسفہ کا فلسفہ ہے۔ باوجود اس ضخامت کے قیمت صرف عہ ہے۔ ملنے کا پتہ بہ پروپرائٹر آرمی پریس کوہ شملہ ہے۔

مہتمم

غزل جناب مرزا محمد حسن صاحب فائز بنارسی

آج کیون اے دل بیتاب قرار آتا ہے
موت آئی ہے خدا جانے کہ یار آتا ہے

جس جگہ دفن ہو کشتۂ گیسو [illegible]
کینچلی سانپ وہان جاکے اتار آتا ہے

تو دست غیر سے کیہ [illegible]
تیرے کوچے مین جسے جاکے پکار آتا ہے

جب سے آتے ہین مجھ کو دو بات کہے
ناگہ وقت اسی ان سے غبار آتا ہے

ہوش [illegible] ہونا عاشق تن سے
رنگ فریاد کا بلبل کو ہزار آتا ہے

بجلی جان پہ افسوس [illegible] بوس و کنار
وہ بگڑتے ہین مجھے اور بھی پیار آتا ہے

مجکو [illegible] نہین آتا ہے [illegible] کیا ہے
موتیون کا نہین بنا سنے وہ ہار آتا ہے

مجکو [illegible] کی ہوس قبر مین [illegible] ہے
یاد آتا ہے کہ [illegible] آتا ہے

پایہ [illegible] کا یہ ہے درمیان مہندی ہو لگانے
خوب مین اسکے شہیدان کا مزار آتا ہے

جو مجھپر جو ہے وہ تو نہین گن سکتے
خوب بوسون کا مگر تمکو شمار آتا ہے

مل گیا خاک مین فائز یہ نہین تمکو خبر
اڑ کے دامن کی طرف اسکا غبار آتا ہے

سید طاہر علی صاحب طاہر فرخ آبادی

ہم سے مکرم جناب طاہر نے از راہ عنایت خود ہی تکلیف کر کے ان کے سطور تحریر فرمائے ہیں۔ مسلم یہی ہے جو ہمیشہ قائل رہ کر ختم تکلف کرو۔ ان کا شیوہ ہے یہ سخن سنجی مین اپنی تمامی ظاہر کرتے ہین مگر استاد ان سمجھا جاتے ہیں۔ موجودہ شعرا کی صف اول مین حضرت طاہر کی نشست ہے اور ایسے ہی کہنہ مشق شعرا سے غزل گوئی کا نام باقی ہے۔ کئی غزلیں آپ کی ہمارے پاس موجود ہین جس کے ہر لفظ سے کہنہ مشقی اور استادانہ رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ اس نمبر مین آپ کی چھ غزلین و متفرق اشعار درج ہین آئندہ اشاعت مین کلام طاہر کے عنوان سے بقیہ غزلین ہم شائع کرینگے۔ مہتمم

مدت سے تمنا تھی اس بات کی مجھکو
چھیڑا ہے تو سن لیجئے قصا مرے دل کا
عروج ۱

طاہر علی والد ماجد کا نام نامی میر اطہر علی جدّ مجد کا اسم گرامی سید مظہر علی اصلی وطن ولایت نیشاپور اُن کے بزرگ نیشاپور سے اودھ مین آکر وزیر الممالک کے متوسل ہوئے اور توطن قصبہ موہان مضافات لکھنو اختیار کیا شاہی وقت مین اعلیٰ مناصب پائے پیشہ طبابت بعض کا فن سپہ گری شاعری و خوشنویسی سے کوئی خالی نہین میرے دادا میر مظہر علی صاحب کانپور مین آکر سرکار انگلشیہ کے نوکر ہوگئے والد وہین پیدا ہوئے وہین نشو و نما پائی وہ بھی سرکار انگریزی کے نمکخوار رہے مگر زندگی نے وفا نہ کی عین شباب مین رحلت فرمائی سب کارخانہ درہم وبرہم ہوگیا میری عمر اُس وقت چھ برس کی تھی میری والدہ مجکو فرخ آباد میرے ننہیال مین لے آئین نانا میرے میر جان صاحب بخارا کے سادات عظام سے تھے اور بہ نفس نفیس شجاع الدولہ والی کابل کے ہمراہ ہندوستان مین آئے تجارت پیشہ تھے اُنہین کے سایۂ عاطفت مین مین نے

پرورش پائی اس وجہ سے فرخ آبادی مشہور ہوا۔ علم فارسی و صرف نحو و طب حافظ قاضی فضل احمد صاحب فرخ آبادی مرحوم سے حاصل کیا یہ میرے رشتہ کے دادا ہوتے تھے سات آٹھ برس کی عمر سے موزون الطبع ہون مکتب مین عیدیان وغیرہ کہتے کہتے غزلین شروع کرین منشی امداد حسین صفیر فرخ آبادی سے اصلاح لی اور حضرت شیخ امداد علی بحر لکھنوی سے بھی افادت حاصل کی یہ میرے استاد کے استاد تھے۔ بد اقبالی تو مجھ سے قول ہار چکی ہے منتہا سے نوکری سرکار انگریزی عہدہ پیشکاری عدالت کلکٹری تک رہی جن کی تنخواہ للعہ تھی اب پنشن پاتا ہون وہ بھی خوبی قسمت سے نصف نہین تہائی نہین قلیل عمر ۳۶ برس کی ہو سرکاری ملازمت اور دائمی علالت کی وجہ سے قرار واقعی مشق سخن نہو سکی اب آخر عمر مین یکسوئی ہوئی تھی تو دوران سر کے عارضہ نے ساکت و صامت کر دیا تصانیف سے علاوہ متفرقات کے دو دیوان عاشقانہ اور ایک دیوان نعت کا ہے ایک دیوان عاشقانہ چھپ گیا ہے اور دو چھپنے کو باقی ہین دیکھیے چھپتے ہین یا چھپتے ہین۔

طاہر فرخ آبادی

غزل

پیری مین عشق چہرہ گلرنگ یار کا
اچھا کھلا خزان مین شگوفہ بہار کا
وہ فاتحہ کو آئے تو ایسی خوشی ہوئی
ہنسنے لگا چراغ ہمارے مزار کا
سائل ہو جام کا مے ساقی سے چرخ پیر
خورشید پر گمان ہو کف رعشہ دار کا
اس بات پر خفا ہے وہ بت پوچھکر مزاج
یہ یون کہا کہ شکر ہے پروردگار کا
کوے حبیب مین ہو نہ چشم رقیب مین
آخر کہین پتا بھی ہے میرے غبار کا
طاہر ہی تو مطلع انوار ہے گلی
آنکھون کا نور سایہ ہے دیوار یار کا

غزل

ہاتھ سے ساقی کے نشہ مین جو ساغر گر پڑا
مین اٹھا نیکو جب اٹھا لڑکھڑا کر گر پڑا

صید کرتا کسکو تیرے آگے او ناوک فگن
آپ بسمل ہو کے تھا مین سبک پر گر پڑا

ایک ہی اُفتاد کافی تھی مٹانے کے لئے
آسمان کیون صدمے کے ساتھ مُنھ پر گر پڑا

کوے جانان سے جو گردش نے ابھارا تھا مجھے
ناتوانی آڑے آئی کھا کے چکر گر پڑا

زلزلہ کیسا یہ آیا نالہ و فریاد سے
میرے گھر کی طرح قصر چرخ اخضر گر پڑا

لٹ گیا شرما گیا اس سرو قد کو دیکھکر
سایہ کیسا خود صنوبر ہی زمین پر گر پڑا

الحفیظ اللہ رے میری رگ جان کی تڑپ
دیکھ وہ فصاد کی خفگی سے نشتر گر پڑا

پر نہ قتل مجکو کیا خوف روز حشر نے
ہاتھ کانپے ایسے قاتل کے کہ خنجر گر پڑا

خاک مین مجکو ملا دیگی یہ اٹھکھیلی کی چال
دیکھ کاندھے سے دوپٹا او ستمگر گر پڑا

ہم نہ کہتے تھے کہ ظاہر جان دوگے عشق مین
کوہ غم آخر کو جانِ ناتوان پر گر پڑا

ولہٗ

خاطر بادہ کشان کر یون ہی دو چار برس
اب جو برسا ہے تو اے ابر لگاتار برس

مدتین تک کا ہوا اب وہ نہین آنے کے
اور دل کھول کے اے دیدۂ خونبار برس

کس مصیبت سے بسر کی ہے شب غم یارب
ہو گئے تھے مجھے یہ چار پہر چار برس

[illegible] تر دامان دور تو ہو دل کا بخار
نکلے ساون کی گھٹا ہو کے دھوان دھار برس

تیرے بیمار محبت ابھی مرنے کے نہین
جانکنی یونہین رہیگی انہین دو چار برس

یہ وہی آنکھون سے جب جب کے ہوا باندھی ہے
سامنے آکے نہ اے ابر گہربار برس

آج دو روز ہے مین کیا آج ہی منجائین گے
منتین کرنی پڑین اب مجھے دو چار برس

موسم برسات بھر اے ابر رہی بھی تو کیا
میری آنکھونکی طرح روز لگاتار برس

کشت امید ہوئی جاتی ہے ظاہر کی تباہ
اے سحاب کرم سید ابرار برس

مین تیرے آگے سب د تنگ غم بھول گیا
د تو اور غم داغ جگر بھول گیا
تب تو تنہا ترے رستے تو بھٹکتا ہی رہا
ایسے گم ہو گئے اوسان کہ گھر بھول گیا
وے تقدیر گرہ بند مین دیکر اُس نے
وعدہ وصل کیا مجھ سے مگر بھول گیا
شوق نظارہ نے کس کس کو کیا خانہ خراب
مین تو [illegible] رہا آئینہ بھی گھر بھول گیا
اپنے بستر سے جو تنہا تو چلا ڈر کے مین
تجھے تب یاد کیا درد جگر بھول گیا
دیکھکر اُسکو ہوا [illegible] وحیران قاصد
کیسے پیغام کہ اپنی ہی خبر بھول گیا
ایسے کیا ہوش کہ دنیا مین فراموش ہوئے
ایسی کیا یاد کہ خالق کو [illegible] بھول گیا
وصل کی مجھکو تو [illegible] ترا حال یہ ہے
[illegible] یاد آیا تو [illegible] بھول گیا
سبق عہد الفت بھی عجب کا ہے سبق
[illegible] حرف پڑھے سارے [illegible] بھول گیا
تنگ ہم عدم سے رحم تو آیا ظاہر
ظلم اسپر فلک شعبدہ گر بھول گیا

ایضا

حسن جانی جبین پر جو دل فدا کرے گا
راتوں کی نیند کیسی تارے گنا کرے گا
کیونکر کہوں کہ دشمن تجھ سے وفا کرے گا
[illegible] ہو تو دست بستہ بندہ [illegible] کریگا
کافر نے وقت رخصت [illegible]
مین سادہ دل یہ سمجھا وعدہ وفا کریگا
بے اُنکے فصل گل مین [illegible] جبین سے
[illegible] تلوے سے [illegible] حنائی گلہ کرے گا
[illegible] نکلا کبھی تو
مین [illegible] دشمن [illegible] کرے گا
وصال عدو کے [illegible] دیا
[illegible] کرے گا
وعدہ لیا ہے مجھ سے [illegible] کا کسی سے
[illegible] دشمن تمام [illegible] کرے گا
عشق بتان مین [illegible] اب
[illegible] کرے گا

ایضا

[illegible] ہون یہ پردہ سے
[illegible] جان جاتے ہے
[illegible]
[illegible] جاتے ہے
[illegible]
[illegible]

تیری محفل مین ہمارا نہین پرسان کوئی   مہمان ہو کے الگ بیٹھے ہین بیگانے سے
رند اُٹھتے ہین تو کہتی ہے قدم کی لغزش   ہوش مین آؤ کہان جاتے ہو میخانے سے
مجکو دیکھا جو قدمبوس تو اللہ ری حرص   آگئی پڑیون تک زلف رسا شانے سے
دوہرے صدمے ہوئے اے عالم پیری مجکو   تیرے آنے سے جوانی کے چلے جانے سے
راہ پر لاؤن بتون کو مین کبہی کیونکر   یہ وہ پتھر ہین کہ ہٹتے نہین بتخانے سے
مشکل عشق مین لازم ہے تحمل ظاہر   بات بگڑی ہوئی بنتی نہین گھبرانے سے

متفرقات

دل عشق سے خالی ہو تو بہتر نہین ہوتا   پتھر جس آئینہ مین جوہر نہین ہوتا
جسطرف تہا بادِ جانان خط اُڑا کر لے گیا   نامہ بر بیٹھے رہے بازی کبوتر لے گیا
سامان شہادت کبہی اے دل نہین ہوتا   تلوار جو ہوتی ہے تو قاتل نہین ہوتا
دوست منہ تکتے ہین ناصح مجھے سمجھاتے ہین   کوئی حامی نہین بہرتا کہ انہین لاتے ہین
کبہی آئینا تو کبہی خواب مین آنے والے   فرش آنکھونکا بچھا دینگے بچھانے والے
جوہر ہمارے دیکھئے ذرتک تو آئیے   پتھر کو لعل کرتے ہین سر پھوڑ پھوڑ کے
مینہ برستے مین وہ اُڑ اُڑ کے لپٹ جاتے ہین   برق کے ساتھ چمکتا ہے نصیبا میرا
ہمسا محبت نے ابھی یاد کیا تہا   خوب آگئی اے موت تری عمر بڑی ہے
کیا کہا تونے کہ دل دھڑکا کسی کی یاد سے   ہاتھ سینے پر جو رکھنے دو تو جانون جھوٹ سچ
میرے سر سے یون اُترنے کا نہین آسیب عشق   آئے عامل پڑھ گئے وہ چار افسون جھوٹ سچ

اے برہمن دیر سے جاؤن کہان   بندگی بیچارگی مشہور ہے
دل کی روداد کوئی کیا جانے   اسکو مین جانون یا خدا جانے

حشر مین حشر بپا اے دل ناشاد رہے   ہان ذرا صور سے ملتی ہوئی فریاد رہے
مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا   اُسکو چھٹی نہ ملے جسکو سبق یاد رہے
دل اُسی تیور سے محو ابروِ جلاد رہے   حلق پر خنجر زبان پر مرحبا واباد رہے
چھیڑ ہم اے ستم ایجاد کئے جائین گے   چٹکیان لینے کو فریاد کئے جائین گے

طریقۂ پرورشِ اطفال

پرورش و تربیت اطفال تعلیمِ اطفال سے جداگانہ ہے اور مقدم تربیت و پرورش معقول اطفال کی ضروری ہے اسلیئے کہ اُن مین قبول تعلیم کی صلاحیت پیدا کرا دے۔ ہمارے خیرخواہان قوم انجمنین کرتے ہین اور نزدیک و دور سے عمائد کو مدعو فرماتے ہین کہ ایسی صورتین نکلین کہ مسلمانون کے اطفال کی معقول تعلیم ہو۔ اس مین شبہہ نہین کہ یہ بھی قومی کی ایک بڑی بہی خواہی ہے۔ مگر یہ قابل خیال ہے کہ اگر ابتدا سے قواے روحانی یا جسمانی مین نقصان آگئے ہین تو بغیر اس کے کہ وہ نقصان رفع ہو لین یہ ممکن نہین ہے کہ بچون کی طبیعت مین صلاحیت اخذ علم کی معقول طور سے آئے سببہ ہمارے بہی خواہان قوم کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ جب بچہ چار برس کا ہو اُس کی پرورش کے اصول پر غور کرین ہندوستان کا ملک گرم ہے ابتدا اغذیہ مین بچون کے یہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ ایسی غذائین نہون جو محرک ہون۔ ایک بڑی قوم ہندوستان مین اس وقت موجود ہے اور نہایت ہی فروغ یعنی بنگالی اُن کے لڑکون کو گوشت اور ایسی قوی غذائین کہ جو قوت باہیہ کو قبل از وقت فروغ دین نہین بچاتی ہین۔ اسکے ہمسایہ ہندؤن کی حالت ایک ہے استعمال اقسام گوشت ہندو گھرون مین بہت کم ہے۔ اولاً یہ بات قابل غور ہے اور ہر شخص کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ ایسی گرم غذائین کہ جن سے قبل از وقت بلوغ ہو۔ اور وہ باعث انتشار دماغ ۱۳-و۱۴ برس کے سن مین لڑکون کا ہو نہین دینی چاہیے اب انگریزی طریقت آئی چیزین بہت مین ایسے اغذیہ بہت ہین کہ جو خاص بچون کے لیئے ایجاد کیے گئے ہین اور اُن لڑکون کے لیئے ہین جو بچپنے سے نکل کر آگے بڑھے ہون۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہماری قوم کے والدین اپنے بچون کی تن پروری کی فکر مین اُن کے قواے فطرتی کو اور قواے روحانی کو برباد کر دیتے ہین۔ یہان ایک امر بہت ضروری قابل غور ہے کہ نپولین جب سربرآوردہ ہوا اور تمام فرانس اُسکے قبضہ مین آیا اور یورپ پر بڑا دباؤ اسکا پڑا اور اسکا

تجربہ بہت وسیع ہوا اُسکا قول یہ تہا کہ فرانس مین افسوس بچون کی پرورش کے لئے مائین نہین ہین۔ اِس مین کچہ شک نہین کہ بچون کی پرورش اور اُنکی نگرانی خصوصاً اُس زمانہ مین کہ جبتک وہ پانچ چہہ برس کی عمر کو پہونچین ماؤن سے بہتر کوئی نہین کرسکتا اسلئے اسکی شدید ضرورت ہے کہ باپ خود نگرانی بچون کی کرے اور ہمیشہ ہدایت معقول لڑکون کی مان کو اس باب مین دے۔ کیونکہ ہندوستان کی بیبیان عدم تعلیم کی وجہ سے اور نیز پردہ نشینی کے باعث سے دنیا سے واقفیت نہین رکہتین۔ ایسی پردہ نشین بی بی کسی فعل کے نتیجہ کو کیا سمجہ سکتی ہے۔ جب بچہ دایہ کی گود سے الگ ہو تو پہر اُسکو عورتون کے پاس رہنا کسی طرح جائز نہین اور ہم ہندوستانیون کے گہرون مین لونڈیان دائیان مامائین مغلانیان کثرت سے ہین ہمیشہ والدین کو ایسی کوشش کرنی چاہئے کہ اس فرقہ سے لڑکے اور بچے الگ رہین۔ بعد مکتب بچون کو مہذب لوگون کی صحبت مین رکہنا چاہیے اور ہمیشہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ خانہ زاد اور غلام بچون کے ساتہ نہ رہین اور جو طلبہ بچون کے ساتہ پڑہین جیسا کہ عموماً مسلمان گہرون مین دستور ہے اُنکی وضع کی بھی نگرانی کرین ہمیشہ ایسے اسکولون مین لڑکون کو دینا چاہیے کہ خوش اطواری اور اخلاقِ حمیدہ اُنکے بڑہین۔ اور ماسٹرون کا یا مدرسون کا یہ ایک فرض منصبی ہونا چاہیے۔

مسٹر یونگ سررشتۂ تعلیم کے یک پرانے تجربہ کار آدمی تھے اُنہون نے ایک پٹنہ کالج کی تقریب مین یہ فرمایا تہا کہ مسلمانون کے لڑکے بارہ چودہ برس کے سن تک بہت اچھی طرح پڑہتے ہین اور جیسے جیسے اُن کا سن بڑہتا ہے اُنمین غباوت آتی جاتی ہے۔

اب پہلا مسئلہ یہ ہے کہ بچون کی قوت نامیہ بڑہانے کے لئے کس قسم کے اغذیہ اور اشربہ ہونی چاہیئے دوسرا امر اہم قابل لحاظ یہ ہے کہ اِن کے رہنے کی جگہہ کیسی ہونی چاہئے تیسرا امر اہم جو سب سے زیادہ قابل خیال ہے۔ وہ یہ ہے کہ ابتداے سن شعور سے ان کو کس قسم کی صحبت ہونی چاہیے۔ نسبت پہلے امر کے مین یہ عرض کرونگا کہ اطبا اور ڈاکٹرون سے اسکا مشورہ لینا چاہیے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ ہر ذی ولد آدمی کو ہندوستان مین کہ پلیگ اور ملیریس فیور کی کان ہے مکانون مین کس قدر صفائی درکار ہے۔ ہمارے ناظرین اس گذارش پر ناخوش نہون گے کہ بڑے بڑے عالیشان مکانات باہر سے دکہلائی دیتے ہین

اور توقع کی جاتی ہے کہ ان مین نہایت صفائی ہوگی مگر جب اندر جائیے تو محض خلاف
توقع پائیگا۔ کہ اُسکے گرد وپیش مین تھوک کھکار اور پان کی پیک من قبیل اسباب زینت ہے
اور جیسا جناب باری نے ناک کو دماغ کی موری عین چہرے پر بنا دیا ہے ویسے ہی اُن لوگون
نے اپنے مکان کی موری عین مکان کے رخ پر رکھی ہے۔ یہ خدائی موری جو چہرے پر بنی ہوئی
ہے وہ تو اس قابل ہے کہ آدمی دیکھا ہی کرے۔ مگر ان موریون کی حالت یہ ہے کہ ہم ہندوستانی
تو عادی اسکے ہین مگر اسکی کیفیت کسی انگریز سے پوچھیے۔ مجھے ایک مرتبہ دو عہدہ دار جلیل انگلشیہ
کے ساتھ ایک بڑے رئیس اعظم کے ہان جانے کا اتفاق ہوا۔ راہ مین واپس آنے کے وقت
انہون نے اسکی سخت شکایت کی کہ دماغ اختیار سے باہر ہوا جاتا ہے اور ایک سے ان مین سے
تیسرے روز مجھسے ملاقات ہوئی تو انہون نے فرمایا کہ جب ہم اپنے مکان پر آئے تو ہم نے
قے کی اور اس رات فاقہ کیا۔ دماغ انسان کا نہایت ہی نازک چیز ہے اور بدبو اور کثافت باعث
خرابی قوی اور دماغ دونون کے ہین۔ اسی دن غریب بچون پر تو اثر بد آب وہوائی کا ہے پر انکی
صحت کب حصول علم مین انکی معین ہو سکتی ہے لڑکے جب اس قابل ہون کہ وہ درسگاہ مین بٹھائے
جاوین اُسوقت اس امر کی احتیاط بہت ضروری ہے کہ انکو دائیون ماماؤن خدمتگارون کی صحبت
نہ رہے اور ایک اتالیق معقول مہذب اُن کے ساتھ رہے اور انکا دوست بن جائے۔ اور
اس بات کی ہمیشہ نگرانی کرتا رہے کہ دائی ماماؤن کے چھوکرے۔ اور محلہ کے اراذل کے لڑکے
اُسکے ہمنشین وجلیس نہون۔ چنانچہ اب کالج مین ہوسٹل کا انتظام ہو رہا ہے۔ اُس سے غرض اصلی
یہی ہے کہ بچون کے اطوار پر پوری نظر رکھی جائے۔ ہمیشہ کا دستور یہ ہے کہ جب کوئی شخص کچھ بنانیکا
ارادہ کرتا ہے یا کوئی کام کرنے کا قصد کرتا ہے تو اسکے سامان مہیا کرتا ہے اور جب سامان اچھے
مہیا ہوے تو وہ کام بخیر انجام ہوا۔ مکان ہے تو مضبوط اور مستحکم بنا۔ ہم لوگون کی حالت یہ ہے کہ
ہم لوگونکے بچون کی تعلیم ایک امر اہم ہے اس کا ابتدائی سامان جب تک درست نہوگا جب تک یہ
توقع نہین کی جاسکتی ہے کہ لڑکا پسندیدہ تعلیم پاکر اپنے شعور کو پہونچے۔ حضرت ایک انگریزی
قول یہ ہے کہ اگر کوئی اپنے بچون کے اخلاق درست کیا چاہے تو چاہیے اپنے اخلاق درست
کرے۔ افسوس ہو کہ ماؤن کو تعلیم یافتہ ہونا ہی نہین کہ وہ غریب اس کے نکات کو سمجھین باقی رہے

بچون کے باپ دو ان اقسام کے لوگ ہین ۔ دولتمند ۔ نوکری پیشہ ۔ تجارت پیشہ ۔ یا مزدور ۔ دولتمندون کو ہندوستان کے اپنے بچون کی تعلیم کی طرف توجہ نہین ۔ ہر شخص اپنے گریبان مین سر ڈالکر خود اپنے اطوار کو دیکھ سکتا ہے اور ناظرین اسکو خود خوب خیال فرما سکتے ہین ۔ وہ غریب بچے جنھون نے آنکھ کھلتے ہی باپ کا سامان عیش و عشرت دیکھا ۔ فرمایئے اُسکا جی پڑھنے لکھنے مین کیونکر لگ سکتا ہے اُس نے تو یہ سمجھ لیا کہ دنیا مین یہی چیز ہے ۔ ورنہ ہمارا باپ کیون کرتا بچون کا دل مثل صفحۂ کاغذ کے ہے اُسپر جتنے نشان پڑین گے وہ نقش کالحجر ہو جائین گے پس لازم ہے کہ باپ اپنے اطوار کی اصلاح کرے اگر یہ چاہتا ہو کہ بیٹا معقول و خوش وضع ہو ۔ ناظرین معاف فرمائین گے یہ ایک میرے سامنے کا واقعہ ہے کہ جس سے ناظرین خیال کرینگے کہ باپ کے افعال آئینۂ دل پر بچون کے ویسا ہی جاگزین ہوتی ہین جیسا فوٹو کی تصویر کا عکس اُترتی ہے ۔ مین اتفاق سے ایک رئیس کی ملاقات کو حاضر ہوا ۔ مین نے دیکھا کہ چند مصاحب جمع ہین اور نفیس حقے اور ایک ارباب نشاط مین سے جو وجیہہ الصورت تھی وہان بیٹھی ہے ۔ مجھ سے اُن سے ایک مقدمہ کے بارے مین باتین ہونے لگین ۔ ایک صاحب نے آکر اُن سے عرض کیا کہ صاحبزادے کے پاس ایک زن بازاری بیٹھی ہوئی ہے وہ نہایت غیظ مین آئے کھڑے ہوگئے ۔ اور فرمانے لگے کہ لاٹھی لاؤ ۔ غرض لاٹھی آئی مین بھی کھڑا ہوگیا ۔ اور مین نے اُنکا ہاتھ تھام کر یہ پوچھا کہ جناب اس لاٹھی سے آپ کسے مارنے جاتے ہین اُس زن بازاری کو یا صاحبزادے کو ۔ اس پر وہ کچھ متامل ہوئے ۔ تو مین نے اُنکی خدمت مین عرض کیا کہ پہلے جناب اس لاٹھی سے اس زن بازاری کو جو آپ کی صحبت مین بیٹھی ہے مار کر نکالئے ۔ اُسکے بعد بے کسی زحمت کے وہ زن بازاری جو مجلس مین آپ کے صاحبزادے کی ہے خود چلی جائیگی ۔ افسوسناک حالت یہ ہے کہ ہمارے فرقۂ اسلام مین دو چیزین ضروری ہین ۔ اوامر و نواہی اُنکا حال بقول غالب یہی ہوگیا لاتقربوا الصلوٰۃ زنہیم بخاطر است + واز امر یاد مانده کلوا واشربوا مرا + ارباب بصیرت کی خدمت مین صرف اسیقدر التماس ہی کہ جب انکی حالت مسلمانون کی ایسی ہوگئی ہے تو کون سی توقع ہے کہ اُس قوم کے بچے اچھی تعلیم پائین گے اور سر برآوردہ نکلین گے ۔

خدابخش

غزلیاتِ اہلیۂ خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب

ان غزلون کی نسبت خان بہادر موصوف لکھتے ہین کہ غزلین اپنی اہلیہ کی ہین سمجھتا ہون اور اُس سے غرض یہ ہے کہ شاعری کے لئے فطرت ضروری ہو یہ وہ ایک شاعرہ تھین جن کا مولد و منشا کلکتہ ہو ورثہ شاعری اُنکی اس قابل تو ضرور ہے کہ صاحبانِ بصیرت چشمِ استعجاب سے دیکھین یہ تو مین ضرور کہتا ہون کہ اہلِ زبان کے نزدیک یہ کلام غلطیون سے پاک نہین مگر غلطیان ایسی ہونگی جنکی نسبت عذر قبول کیا جائیگا۔ بہرحال اگر آپ مناسب سمجھین تو ان غزلون کو بھی چھاپیے گا۔

غزلیات

طاقت صبر ترے بے سر و سامان مین نہین　　استقامت اُسے اس عالمِ امکان مین نہین
ڈھونڈتا کیا ہے اُسے جاکے اِدھر اور اُدھر　　کیا ترے دل مین نہین دیدۂ حیران مین نہین
کیا کہون آہ مین تشبیہ نہین دیسکتا　　کوئی گل زخمِ جگر سا تو گلستان مین نہین
تھمتے ہی نہین خار بیابان مجکو　　تار باقی کوئی اب تو مرے دامان مین نہین
بیکسی جذبِ دلِ زار صنم تک اُن کو　　ایک لاشہ بھی بیابان کہ غریبان مین نہین
دیکھو جی بھرکے پہلو مین دکھہ دیتا ہون　　جز غمِ یار کوئی اس دل ویران مین نہین
تو گرفتار محبت ہون یہی باعث ہے　　نغمہ زن مجھ سا کوئی مرغ گلستان مین نہین
دیکھکر اُس لبِ رنگین کو جمیلہ نے کہا:
جو نمک اسمین ہے وہ لعلِ بدخشان مین نہین

تیری صورت نظر مین پھرتی ہے　　یا مرے دل کے گھر مین پھرتی ہے
جستجو تیری بعد مرگ بھی ہے　　روح اپنی سفر مین پھرتی ہے
دل جدا مجھ سے گیا پر خاک اپنی　　روز اُس رہگذر مین پھرتی ہے
اشک حسرت ٹپک ہی جاتے ہین　　یاس جب چشمِ تر مین پھرتی ہے
آہ جاکر نہ آئی پھر واپس　　جستجوئے اثر مین پھرتی ہے

رخ میں دیکھتا ہوں تیری قضا   دیدہ نامہ بر میں پھرتی ہے
مجھ سے منہ [illegible] بیان وہ بوسے   کیا ہے جس دم سر میں پھرتی ہے

ایضاً

خوب ہوتا اپنی کوچے میں مرا مر جانا   سخت مشکل ہے در یار سے تنہا جانا
[illegible] کو میرا دل کو میرے   حیف صد حیف اُسے آپنے پتھر جانا
اس تغافل نے سبب عاشق غمگین نے تجھے   بانی جور و جفا اور ستمگر جانا
بادہ عشق مرا پیر مغان نے اکثر   کیا مرے دیدہ خونریز کو ساغر جانا
کیا غضب ہے کہ وہ کرتے رہے پرسش دل کی   اُنہیں زخم نہان تھا اُسے کیونکر جانا
اپنی فرقت میں جو تہا مرے ستانے کے لئے   مین نے جینے کو تو مرجانے سے بدتر جانا
دن سے [illegible] نظر اسکو منگا کر رکھا   [illegible] سیماب کو میرا دل مضطر جانا
وصل اتنا مرے احوال [illegible] میں [illegible]   حشر ہوتا ہے وہان آپکا اکثر جانا
[illegible] سے مین ہجر کی راتین اپنی   شب دیجور کو گیسوے معنبر جانا
آسمان تک تو پہونچنا اسے دشوار نہین   طائر دل کو مرے آپنے بے پر جانا

کبر و نخوت سے تجمیلہ مجھے کیا کام رہا
ساری مخلوق سے جب اپنے کو کمتر جانا

طور سینہ کے لیے نور تجلی تو ہے   دست موسیٰ کا وہ روشن ید بیضا تو ہے
کس سے [illegible] ہی تمام [illegible] ہماری یہ زبان   ہم جو کہتے ہین خدا تو ہی ہے بندہ تو ہے
عشق [illegible] میں سمجھے کچھ نہین سکتا کیا ہے   پر مرے سر مین سمایا جو وہ سودا تو ہے
دل [illegible] کہان جاؤن مین غمگین و حزین   مجھ سے مجنون کے لئے دامن صحرا تو ہے
جستجو جس سے ہے [illegible] تجھے دیکھا ہر   بانی کعبہ ہے اور دیر و کلیسا تو ہے
کیون نہ [illegible] شوق سے پھر عاشق سرشار پیے   خم میخانہ ہے تو ساقی و صہبا تو ہے
عرش سے [illegible] تلک تجھ سا نہ دیکھا کوئی   سب زمانہ مین برے ہین مگر اچھا تو ہے
[illegible] صورت تو نباس ز محبت تو ہو   کہین شعلہ تجھے دیکھا کہین دریا تو ہے

ہر نفس میں تجھے پاتا ہوں مرے پیر تہ دل
تجھ سے ناشاد کے جینے کا وسیلہ تو ہے

نسبت ہم کو ترے تجھ سے نہیں کوئی گلہ
یوں تو تسلیم ہے ہم کو مگر اتنا تو ہے

مرحبا تیرے مری روح فدا ہوجاتی
گر یہ ہمت کہ تجھ سے تو دل آیا تو ہے

مثلِ جان پردۂ دل میں نہ چھپا میں کیونکر
اے صنم دین اور ایمان ہمارا تو ہے

مینہ تیغ شب ہجر جلد کیا مجھکو
چشم پر خواب میں جب میری سمایا تو ہے

شافع روز جزا کیون نہ پکاروں تجھکو
حشر میں امت عاصی کا سہارا تو ہے

بے ترے کام ہے بن آئینہ اے جوش جنون
بحر زخار ہے دل جس کا کنارا تو ہے

دل پر غم سے تجمیلہ نے شب ہجر کہا
اشک بنکر مری آنکھوں سے نکلتا تو ہے

ماہوار رسالہ زمانہ کانپور

قیمت سالانہ
معہ محصول ڈاک

زمانہ

قیمت
فی پرچہ ۳ر

اردو علم ادب کا بہترین ماہوار رسالہ جسمین ملک کے نامور اہل قلم اردو کے مسلم الثبوت اساتذہ اور ملکی رہنماؤں کے قابل قدر مضامین جدید کتب پر عالمانہ تنقیدین ملکی ضروریات پر تبصرے اور بیش قیمت نوٹس کے علاوہ

مشاہیر زمانہ کی عکسی تصاویر بھی ہر ماہ شایع کیجاتی ہین

پایونیر زمانہ ہندو و مسلمانون کیلئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کرنا چاہتا ہے اور دونون جماعتون کے مشہور مصنفین [illegible] نظم و شعر [illegible] حاصل کرنے کا خواہان ہے۔ ہندوستان ریویو زمانہ بحیثیت مجموعی ایک اعلیٰ درجہ کا رسالہ ہے اور لیاقت و عقل و تمیز کے ساتھ نکالا جاتا ہے۔ بھارت میں مختلف اقوام و مذاہب کے نامی اہل قلم جتنے زمانہ کو ملے ہین۔ بے شک ہندوستان میں کسی ماہوار رسالے کو نہین ملے ہے۔

پیسہ اخبار [illegible] گذشتہ نمبر سے بڑھا ہوا ہے تمام ہندوستان کے مشہور و لایق انشاپردازون کے مضامین [illegible] نظر آتے ہین۔ قیمت باعتبار حجم و خوبی طبع و کاغذ کچھ نہین یعنی صرف [illegible]

المشتہر منیجر زمانہ کانپور چوک۔

منطق فن ایساغوجی

قال الشیخ نوعیت ہو اخص کلیتین مقولتین فی جواب ما ہو یعنی وہ دو کلی جو کیا کے جواب میں واقع ہوں ان دونوں میں جو اخص ہو اسے نوع کہتے ہیں ۔

مثلاً انسان اخص ہے حیوان سے تو انسان ایک نوع ہے حیوان کی اور حیوان اخص ہے جسم نامی سے تو حیوان ایک نوع ہے جسم نامی کی اور جسم نامی اخص ہے جسم مطلق سے تو جسم نامی ایک نوع ہے جسم مطلق کی اور جسم مطلق اخص ہے جوہر سے تو جسم مطلق ایک نوع ہے جوہر کی ۔

اصطلاح اس سلسلہ میں جوہر سب سے اعلیٰ ہے اور ایسی جنس کو جو اپنے سلسلہ میں سب سے اعلیٰ ہو جنس الاجناس کہتے ہیں ۔ اور انسان سب سے اسفل ہے اور ایسی نوع کو جو سب سے اسفل ہو نوع الانواع کہتے ہیں ۔ اور جنس الاجناس و نوع الانواع کے درمیان جو کلی ہوں انہیں اجناس و انواع متوسطہ کہتے ہیں ۔ اور یہ معنی نوع کے جو شیخ نے یہاں لکھے ان معنی پر نوع کو نوع اضافی کہتے ہیں اور دوسرے معنی نوع کے جو کلام شیخ سے اوپر مفہوم ہوئے یعنی وہ کلی جو بجواب شرکت و خصوصیت ما ہو یا کیا کے جواب میں واقع ہو یعنی اُسکے افراد متفقۃ الحقیقۃ ہوں ان معنی پر نوع کو **نوع حقیقی** کہتے ہیں ۔

فائدہ نوع اضافی و نوع حقیقی میں عموم و خصوص من وجہ کی نسبت ہے اس میں دو مادے افتراق کے یہ ہیں کہ ماہیات بسیطہ پر نوع حقیقی صادق آئیگی اور نوع اضافی صادق نہ آئے گی اور اجناس متوسطہ پر نوع اضافی صادق آئیگی اور نوع حقیقی صادق نہ آئیگی اور مادہ اجتماع یہ ہے کہ نوع الانواع پر نوع اضافی و نوع حقیقی دونوں صادق آئیں گی ۔

اعتراض بعض ائمہ فن نے یہ اعتراض کیا ہے کہ شیخ نے نوع اضافی کو کلیات خمس میں شمار کیا ہے چاہیے یہ تھا کہ نوع حقیقی کو شمار کرتے

جواب نوع حقیقی کا ذکر ترک کرنا مخل مطلب نہیں کیونکہ فن ایساغوجی میں مقصود اصلی

حد و رسم کی ترکیب سے ہے اور نوع حقیقی کو ترکیب حد و رسم میں کچھ دخل نہیں ۔

اشکال ۔ جس طرح فصل مشترکات جنس سے نوع کو جدا کرتی ہے اسی طرح ہویت و تشخص مشترکات نوع سے شخص کو جدا کر دیتا ہے اور جب فصل کو جزو نوع کہتے ہیں تو پھر ہویت و تشخص کو جزو شخص کیوں نہ کہا اور ہویت ہر شخص کی مختلف ہے تو ماہیت و حقیقت بھی ہر ہر شخص کی مختلف ہوگی غرض کہ جب اشخاص مختلف الحقیقۃ ہوئے نوع حقیقی کا وجود ہی ہوگا ۔

جواب ہویت جسے کبھی تشخص اور کبھی تعین بھی کہتے ہیں مذہب مشہور فلاسفہ کا یہ ہے کہ یہ ایک شے علاوہ حقیقت شخص کے ہے یعنی عوارض شخص میں سے ہے اور ماہیت و ہویت دونوں بوجود واحد خارج میں موجود ہیں اور ماہیت کا وجود عین وجود شخص ہے دونوں میں امتیاز اگر ہے تو وجود ذہنی میں ہے ۔ اس مذہب کی رو سے ہویت بھی مثل فصل کے وجودی تھے ۔ ہے اور حق یہ ہے کہ اشکال وارد ہے لیکن اس اشکال کو ہیچ مدان نے اس طرح حل کیا ہے کہ [illegible] ہویت سے [illegible] ہوتی ہے مثل زید و بکر وغیرہ کے سے حقیقت زید و حقیقت بکر [illegible] اصطلاح فلاسفہ سے مراد ہے کیونکہ حقیقت اسی کو کہتے ہیں جو طبیعت کلیہ ہو اور یہ سب جزئیات [illegible] غرض کہ حیث نوع حقیقی کی [illegible] تحت ہے ۔ اور بعض لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ ہویت محض اعتباری ہے اس کا وجود خارجی نہیں ہے اور اس مذہب کی رو سے فقط طبیعت کلیہ خارج میں موجود بلکہ محسوس بھی ہے اس صورت میں اشکال رفع ہو جاتا ہے کیونکہ ہویت کوئی شے علاوہ حقیقت کے نہیں ہے بلکہ حقیقت کلی کے مراتب وجودی شئون و تطورات میں جنہیں ذہن ایک سے علیحدہ سمجھتا ہے اور تشخص میں ہویت کا نام رکھتا ہے اس اشکال سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ نوع حقیقی کے وجود میں [illegible] ہے [illegible] مذہب سے تیغ نے [illegible] ہو سو کہ مشتبہ جزوں کا [illegible] منطق میں کوئی باقی نہیں رہتا ۔

سوال ۔ [illegible] ہوتی ہیں اختلاف ہونے کی [illegible] یعنی باوجود [illegible] کہ زید و بکر کی ماہیت ایک ہے پھر ان دونوں میں اختلاف ہویت کی مقتضی کیا ہے ؟

جواب [illegible] اختلاف ہویت [illegible]

واستعداد مادہ ہوتا ہے جیسے زنگی و رومی مین اختلاف رنگ کا باعث عرض بلد ہی ۔

تو ہر ماہیت کے افراد مین تعدد و کثرت کا سبب اختلاف ہوتا ہے اور اختلاف ہونے کا سبب استعداد مادہ ہے اس سے یہ نکتہ حاصل ہوا کہ جو ماہیت کہ مادہ سے مجرد و جسم و جسمانیات سے منزہ ہے اُسکے لئے تعدد و کثرت محال ہے یعنی اُس ماہیت کا وجود ایک ہی فرد مین منحصر ہوگا ۔

لطیفہ بہمن یار تلمیذ شیخ الرئیس کو یہ شبہ ہوا کہ زید جب چھ مہینے کا تھا تو اور ہی شخص تھا اور جب اسی برس کا ہوا تو دوسرا شخص ہو گیا ان دونون کو ایک کہنا بداہتہ کے خلاف ہے اور اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ زمانہ کو اختلاف ہونے میں دخل ہے یعنی زمانہ بدلنے سے شخص بھی بدل جاتا ہے ۔ اُستاد کو اس امر کا انکار تھا اور شاگرد کو اصرار ۔ آخر شیخ نے یہ جواب دیا کہ زمانہ کے بدلنے سے جب شخص ہی بدل جاتا ہے ۔ تو مجھے تمہارے سوال کا جواب دینا ضرور نہین کیونکہ جس سے تم نے سوال کیا تھا مین وہ شخص نہین رہا اور جس نے مجھ سے سوال کیا تھا تم وہ شخص نہین رہے یعنی جن دونون شخصون مین مباحثہ تھا وہ دونون کے دونون نہین رہے اب جواب کون دے اور کسے دے ۔

قال الشیخ الخاصۃ ہی کلیۃ عرضیۃ مقولۃ علی نوع واحد۔ والعرض العام کلی عرضی یقال علی انواع کثیرۃ ۔

یعنی وہ کلی عرضی جو ایک ہی نوع کے جواب مین واقع ہو اُسے خاصہ کہتے ہین ۔ اور وہ کلی عرضی جو انواع کثیرہ کے جواب مین کہا جائے اُسے عرض عام کہتے ہین ۔

مثلاً ضاحک دائی ہونا نوع انسان کا خاصہ ہے کہ اور حیوانات مین نہین پایا جاتا گو محاورات عرب مین شور بوزینہ و فغان قمری کو ضحک قرود و بکائے حمام کہتے ہین مگر وہ مجاز ہے ۔ اور ماشی و متنفس ہونا نوع انسان کا عرض عام ہے کہ اور حیوانات مین بھی پایا جاتا ہے ۔

تفصیل ہر عرض خواہ وہ خاصہ ہو خواہ عرض عام اگر اپنے موضوع سے جدا ہونا اُسکا ممکن ہے تو اُسے عرض مفارق کہتے ہین نہین تو لازم کہتے ہین ۔

اعتراض میرزاہد معترض ہین کہ عرض عام کو لازم و مفارق مین تقسیم کرنا سہو ہے کیونکہ

لازم اعم حقیقت مین لازم للازم ہے اُسکو اخص کے لوازم مین سے شمار کرنا چاہیے تو ماشی ہونا حقیقت مین حیوان کے لوازم مین سے ہے نہ کہ انسان کے۔

جواب اسکا امام رازی کی اس تقریر سے ظاہر ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ لازم کی دو قسمین ہین ایک لازم ماہیتہ ایک لازم شخص جسکو لازم وجود بھی کہتے ہین۔ لازم ماہیتہ کی مثال یہ ہے جیسے چار کو جفت اور تین کو طاق ہونا لازم ہے یہ اعداد خواہ تصور مین ہون خواہ خارج مین ہون جفت وطاق ہونا ان سے منفک نہین اور لازم وجود کی مثال یہ ہے جیسے ہر عدد کو وجود خارجی مین شمول موضوع لازم ہے یعنی عدد کا وجود خارج مین ہو ہی نہین سکتا جبتک کسی معدود کے شمول مین نہ پایا جاے۔ پہر لازم ماہیتہ کی چار قسمین کی ہین ایک قسم وہ کہ ماہیتہ بذاتہا اُسکی مقتضی ہے جیسے چار کا جفت ہونا۔ دوسری قسم وہ کہ کسی امر مساوی کے واسطے سے وہ لازم ہو جیسے انسان کو ادراک لازم ہوا اور ادراک کو تعجب لازم ہوا تعجب کو ضحک لازم ہوا۔ تیسری قسم وہ کہ کسی امر اعم کے واسطے سے وہ لازم ہو جیسے حیوان کو متحرک ہونا بواسطہ جسم لازم ہوا ہے اور جسم اعم ہے حیوان سے یا جیسے انسان کو ماشی ہونا بواسطہ حیوان لازم ہوا ہے اور حیوان اعم ہے انسان سے۔ چوتھی قسم وہ کہ کسی امر اخص کے واسطے سے وہ لازم ہو جیسے حیوان کو ضاحک ہونا بواسطہ انسان لازم ہوا ہے اور انسان اخص ہے حیوان سے انتہی۔

تنبیہ جو لازم بواسطہ اخص ہو اُسکا جدا ہونا ماہیتہ سے ممکن ہے جیسے ماہیتہ حیوان جب فرس وغنم مین پائی جاتی ہے تو ضاحک ہونا اس سے منفک ہوجاتا ہے اسی سبب سے محققین نے ایسے لازم کو لوازم ماہیتہ مین نہین شمار کیا اور اسکا نام عرض غریب رکہا ہے اور جو لازم بلا واسطہ امر اخص ہو اُسکو عرض ذاتی کہتے ہین

تذنیب اگر لازم وملزوم کے تصور سے لزوم کا یقین ہوجائے تو اُس لازم کو بیّن کہتے ہین ورنہ غیر بین کہین گے۔

اشکال اس بیان سے یہ لازم آیا کہ لازم وملزوم کے علاوہ تیسری چیز لزوم بھی ہے اور ضرور ہے کہ یہ امر وجودی لازم ہو نہین تو لازم اول کا منفک ہونا لازم آئیگا اور جب یہ لزوم

جب [illegible] ہو تو یہ لزوم لزوم اور لزوم لزوم لزوم لزوم ہو جب اسی طرح نامتناہی ہوں و لازم ہو جب یعنے یعنی [illegible] لازم آئیگا اور یہ تسلسل محال ہے۔

جواب خارج مین لازم و ملزوم کے علاوہ لزوم کوئی تیسری شے موجود نہیں ہے بلکہ ذہن نے معنی لزوم کا اعتبار و انتزاع کر لیا ہے ان لزوم کا وجود اگر ہے تو ذہن مین ہے لیکن ذہن و اعتبارات نامتناہی کے نکالنے پر قدرت نہیں ہے کیونکہ اسکے لئے زمانہ بھی نامتناہی چاہئے غرض کہ اعتبار منقطع ہونے سے تسلسل ذہنی بھی منقطع ہو گیا۔

لطیفہ کلیات خمس کی مثال مین فقط رنگ کو ذکر کرتے مین مثلاً سفیدی و سیاہی دونون عین رنگ کی ہین تو رنگ ان دونون کی جنس ہے اور رنگ و تمام [illegible] دونون مین کیف کی ہین تو رنگ ایک قسم ہے کیف کی اور رنگ سوا اجسام کے دوسرے موجودات مین نہین پایا جاتا تو رنگ خاصہ ہوا [illegible] جسم کی دو قسمین ہین ایک شفاف جس مین کچھ رنگ نہین ہوتا دوسرے جسم کثیف جس مین رنگ ہونا ضرور ہے تو رنگ فصل ہے جسم کثیف کی اور رنگ انسان و غیر انسان مین پایا جاتا ہے تو رنگ عرض عام ہے انسان کا۔ اسی طرح حرکت جنس ہے حرکت مستقیمہ مستدیرہ کی و نوع ہے [illegible] کی اور فصل ہے طبیعت کی اور خاصہ ہے جسم کا اور عرض عام ہے [illegible] وغیر انسان کا [illegible] کیف و کم و [illegible] و حال و حرکت و سکون و طبیعت و [illegible] کی معرفت فن [illegible] مین حاصل ہوگی۔

اشکال ثانی جنس سے کلیات خمس کی اور اس اعتبار سے کلی اعم ہوا [illegible] سے کیونکہ جنس ایک نوع ہے کلی کی لیکن کلی خود بھی جنس ہے اور اس اعتبار سے کلی اخص ہوا جنس سے کیونکہ کلی ایک فرد ہے جنس کی غرض کہ کلی جنس جنس بھی ہے اور [illegible] بھی ہے اور جنس سے اعم بھی ہے و اخص بھی ہو گئی کیونکر ہو سکتا ہے۔

جواب سوال کا جو مشہور ہے تفتازانی سے بڑوں کو [illegible] ہے کہ رسالہ چھوٹ گئے ہین وہ جواب یہ ہے کہ جنس کا کلی ہونا باعتبار ذات کے ہے اور کلی کا جنس ہونا باعتبار عرض کے ہے [illegible] باعتبار ذات کے [illegible] باعتبار عرض کے

شرح توضیح اس جواب کی یہ ہے۔

کہ یہی تو بشرط شے مین جنس جنس ہے اور مرتبہ بشرط شے مین فرد جنس ہے یعنی کلی کلی ہونے کی رو سے جنس جنس ہے اور کلی جنس ہونے کی رو سے فرد جنس ہے یعنی کلی ان معنی کے لحاظ سے کہ آسکے اور وقفط کثیرہ مین جیسا [illegible] ہے۔ اور ان معنی کے لحاظ سے کہ آسکے پر کثیرہ مختلف بحقیقۃ ہونا بھی عارض ہوا فرد جنس ہے یعنی کلی اپنی ذات کے اعتبار سے جنس جنس ہے اور عرض کے لحاظ سے فرد جنس ہے۔ یعنی کلی بالذات جنس جنس ہے [illegible] عرض فرد جنس ہے یعنی کلی مرتبہ لابشرط شے مین جنس سے عام ہے۔ اور مرتبہ بشرط شے مین [illegible] خاص ہے یعنی کلی مرتبہ بشرط شے مین نوع ہے۔ اور مرتبہ بشرط شے مین اور چیز ہے یعنی وہ کلی جو اعم ہے جنس سے مغائر ہے اس کلی سے جو اخص ہے جنس سے یعنی وہ کلی جو اعم ہے جنس سے وہ مطلق کلی ہے اور وہ کلی جو اخص ہے جنس سے وہ ایک فرد ہے کلی کا۔

غرض کہ ایک ہی شے جنس سے اعم بھی ہو اور اخص بھی ہو ایسا نہین ہے۔

مثلاً جسم مرتبہ لابشرط شے مین یعنی مطلق جسم اعم ہے حیوان سے۔ اور مرتبہ بشرط شے مین یعنی جسم درندہ یا پرندہ اخص ہے حیوان سے یعنی جسم کا جنس حیوان ہونا باعتبار ذات کے ہے اور فرد حیوان ہونا باعتبار عرض کے ہے یعنی درندہ یا پرندہ ہونا جب جسم کو عارض ہوا تو حیوان سے اخص ہو گیا تو وہ جسم جو کہ جنس ہے حیوان کی اور اعم ہے حیوان سے [illegible] ہے اور وہ جسم جو کہ فرد ہے حیوان کی اور اخص ہے حیوان سے اور چیز ہے غرض کہ حیوان کا جسم ہونا باعتبار ذات کے ہے۔ اور جسم کا حیوان ہونا باعتبار عرض کے ہے۔

اشکال وجواب جو اس ہیچمدان کے سوانح اوقات سے ہے جزئی حقیقی مفہوم زید بھی صادق آتا ہے مفہوم بکر پر بھی مفہوم خالد وغیرہ پر بھی تو جزئی حقیقی کے افراد کثیرہ ہین اور جس کے افراد کثیرہ ہون وہ کلی ہے اس تقریر سے یہ لازم آیا کہ جزئی حقیقی بھی کلی ہے۔ حل اسکا یہ ہے کہ جزئی حقیقی باعتبار مفہوم کے کلی ہے اور باعتبار مصداق کے جزئی ہے۔

تکمیل یہ چارون کلی جن کو شیخ نے بصراحۃ ذکر کیا ان مین جنس و عرض عام ما بہ الاشتراک ہین یعنی انواع کثیرہ کے جواب مین واقع ہوتے ہین اور فصل و خاصہ ما بہ الامتیاز ہین یعنی ایک ہی نوع کے ساتھ خاص ہوا کرتے ہین۔ اور ان مین دو کلی ذاتی ہین اور دو عرضی ہین

اگر تعریف میں [illegible] کلی ذاتی ہو یعنی فصل ہو تو اس تعریف کو حد کہتے ہیں۔ اور کلی عرضی یعنی خاصہ تعریف میں ہو تو رسم کہتے ہیں۔ اور اگر تعریف میں ساتھ اس کے جنس قریب ہو تو اس تعریف کو تام کہتے ہیں اگر جنس بعید ہو یا وہ بھی نہ ہو تو ناقص کہتے ہیں۔

مثلاً انسان کی تعریف میں حیوان ناطق حد تام ہے اور جسم ناطق یا فقط ناطق کہنا حد ناقص ہے اور حیوان ضاحک رسم تام ہے اور جسم ضاحک یا فقط ضاحک کہنا رسم ناقص ہے۔

تنبیہ [illegible] ان قسموں میں حد تام بہترین [illegible] ہے [illegible] سے علم [illegible] حاصل ہوتا ہے اس سبب سے کہ جنس قریب وفصل قریب سے حد تام مرکب ہوتی ہے اور جنس وفصل [illegible] ماہیت [illegible] عقل [illegible] کے سے ماہیت و ثبوت [illegible] ہے کیونکہ جنس کو عرض عام سے اور فصل کو خاصہ سے [illegible] انسان کو [illegible] فصول [illegible] ہے۔

سوال و جواب [illegible] کہ عرض عام ذکر کیا [illegible] حد اور رسم میں کچھ حاصل نہیں تو جواب اسکا یہ ہے کہ عرض عام کے ذکر سے ایک تو فائدہ [illegible] جیسے [illegible] الاشتراک [illegible] عرض عام [illegible] الاشیاء تعرف [illegible] دوسرے یہ کہ [illegible] عرض [illegible] مقصود ہو وہاں عرض عام سے بھی [illegible] چنانچہ علامہ سید شریف [illegible] کہ صحیح یہ ہے کہ جو تعریف عرض عام [illegible] سے مرکب ہو وہ بھی [illegible] خاصہ [illegible] عرض عام وفصل سے مرکب ہو وہ بھی حد ناقص ہے لیکن وہ فقط فصل سے [illegible] کامل [illegible] تعریف فصل وخاصہ سے مرکب ہو وہ بھی حد ناقص ہے [illegible] فصل وخاصہ سے مرکب ہو۔

تنبیہ ضرور ہے کہ تعریف و معرف میں [illegible] یعنی افراد کے یہ ہیں کہ جہاں جہاں تعریف صادق آئے وہاں وہاں معرف بھی صادق آئے اور [illegible] جامع و مانع کہتے ہیں [illegible] کہ [illegible] صادق

نہ کسے وہاں وہاں معرف بھی صادق نہ آئے اور اس اعتبار سے تعریف کو منعکس و جامع کہتے ہیں۔ اور جب تعریف معرف میں نسبت تساوی کی شرط ہے تو جنس بعید و عرض عام یا فصل بعید و عرض عام سے جو تعریف مرکب ہوگی وہ صحیح ہوگی۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تعریف کا معرف سے واضح تر ہونا چاہئے یعنی اگر حرکت کی تعریف میں مثلاً عدم سکون کہدیں تو صحیح نہوگا کیونکہ عدم سکون بہ نسبت حرکت کے خفی تر ہے یعنی حرکت ایک شے وجودی ہے اور سکون امر عدمی ہے۔ اور عدم خفی ہے بہ نسبت وجود کے لیے تو گویا کہ تعقل عدم کا موقوف علیہ قرار دیا حقیقت وجود کا یا یوں سمجھو کہ ادراک عدم کا مبنیٰ یا عدم ادراک کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

مثلاً انسان کی تعریف میں مثلاً یہ کہنا کہ حیوان ناطق ہے [illegible] جو تقسیم یعنی نکلتا ہے یہ سوال ہے جس سے تصورات میں کیوں شامل کیا۔

تحلیل [illegible] تعریف [illegible] قرار دیتے ہیں [illegible] معرف کی صورت ذہنی [illegible] ایک صورت بنتے ہیں جس سے دیکھتے ہیں وہ تصور حاصل ہوتا ہے حیثیت [illegible] معقول تصور [illegible] ذہن میں [illegible] تعریف [illegible] تصور [illegible] کے ساتھ مرتبط ہو [illegible] معلوم [illegible] جاوے [illegible] ہے اور [illegible] اور فن تصورات میں مقصود بالذات ملزوم ہے۔ کہ لازم۔

اشکال [illegible] اشکال کو بھی ذکر کیا کرتے ہیں کہ معرف کی تعریف یا نفسہ ہوگی یا تمام اجزا ہوگی اور تمام اجزا بھی عین نفس شے ہے [illegible] دونوں صورتوں میں [illegible] تحصیل حاصل ہے [illegible] بعض سے [illegible] نہیں حاصل ہوتا [illegible] تعریف کے [illegible] باطل ہیں۔

جواب [illegible] تعریف [illegible] تمام اجزاء [illegible] تمام اجزاء عین نفس شے ہے لیکن [illegible] سے [illegible] میں تفصیل ہے [illegible] میں اجمال ہے [illegible] تفصیل حاصل نہیں ہے۔

سید علی حیدر
طباطبائی۔

میدان کا میلہ

بمبئی مین ایک زمین پُر فضا ہے جسکا نام میدان رکہا ہے۔ بتقریب تشریف آوری حضور پرنس آف ویلز بالقابہ۔ اس میدان مین ایک بےنظیر میلہ لگا تہا جس سے گویا جنگل مین منگل ہو گیا تہا۔ اس میلے کا ایک دلچسپ مرقع۔ بمبئی کی اصلی صورت اور میلے کے بانی کی خوبی وصفت کے ساتھ۔ ہمارے کرمفرما منشی طالب بنارسی نے نظم مین کہینچا ہے جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل مین درج کرتے ہین۔

مہتمم

نصیب قلم مین لکہی ہے بڑائی — بڑون کی جو تعریف کی دُہن سمائی
سیاہی مین ہو طرفہ تر روشنائی — لکھے تا کہ روشن دلون کی صفائی

سفینہ ہے بحر صفا کا سفینہ
ہے آئینے سے صاف کاغذ کا سینہ

قلم کہکشان ہو۔ ورق آسمان ہو — دوات اپنی خورشید روشن نشان ہو
شفق روشنائی کی جا گر روان ہو — تو خوبی منوچہر جی کی بیان ہو

ملی اسطرح اُنکو روشن دلی ہے
عیان جسطرح چاند مین روشنی ہے

بڑائی تہی جب اس جزیرے کی بستی — بلندی کی دُہن مین نمایان تہی پستی
اُنہون نے جو دیکہی اداسی برستی — مٹائی بڑی ایسی بستی کی ہستی

ہر اک پرتگالی نمونہ گرایا
نئے ڈہنگ پر بمبئی کو بسایا

مسٹر منوچہر جی کاوس جی مرزبان سی۔ آئی۔ ای سابق اکزیکیوٹو انجینیر و حال شیرف بمبئی۔ جنہون نے بمبئی کی پرانی طرز تعمیر مٹاکر نئی عمارتین بنوائین اور میدان کا میلہ لگایا۔

بمبئی اصلاً شاہ پرتگال کی ملکیت تہی جسے شاہ موصوف نے شاہ چارلس والی انگلستان کو اپنی بیٹی کے جہیز مین دیا تہا۔

سڑک راستے جابجا ہون کی بنائی   کہ عالم نے آرام کی راہ پائی
طبیعت ضلالت سے تھی تنگ آئی   دیا رستہ سبکو سیدھا دکھائی
سکھائین وہ چالین رفتار زمین کی
کہ تعریف ہونے لگی اس چلن کی
عجب عمدگی سے کئی پل بنائے   کہ کوزون مین جون جیسے دریا سمائے
وہان جاکے جو شام کو موج اڑائے   تو دل جوش فرحت سے سیراب پائے
کوئی بیٹھے گر پاؤن پھیلا کے پل پر
تو سیر اُس کی غالب رہے سیر گل پر
عجب آب پر اُف رستے پل کی بناوٹ   عجب طاق و محراب کی ہے سجاوٹ
کمانون ستون کی باہم لگاوٹ   نہین جنبو پانی سے ہرگز رکاوٹ
نہ گرداب موج اور نہ چکر سے خطرہ
نہ سیلاب طوفان محشر سے خطرہ
جو لنگر کیے ناؤ کا ناخدا ہے   جو کشتی مین پانی پہ شکل ہوا ہے
بہاتا ہے یا تیرتا جارہا ہے   کہین سے مگر دھیان پل پر لگا ہے
کنارے کھڑا ہے تو پل دیکھتا ہے
ندی مین پڑا ہے تو پل دیکھتا ہے
دکھایا ہنر ڈاک گھر کو بنا کے   لکھا خط ہنر نے غلامی کا آکے
بہت سے مدارس دکھائے سجا کے   کہ علم و ہنر جو دیسے انہین جا کے
محل خوشنما تار گھر کا بنایا
جسے دیکھکر لرزہ بجلی کو آیا
شفاخانہ پاکیزہ ایسا بنایا   کہ گویا تندرستی نے اپنا بنایا
مکان جو بنایا وہ یکتا بنایا   زمانے کے دل مین گھر جا بنایا
کہے جنتی کیون نہ اُسکو زمانا

کہ جس شخص کا کام ہو گھر بنانا
ہر اک گھر کی ڈالی عجب فونڈیشن[1] کہ شاباش کہتی ہے یورپ کی نیشن[2]
گلابے مین دریا کا وہ ریکلیمیشن[3] نکالی زمین تا بڑھے پاپولیشن[4]
جو ہو وصل سے کے بحر مین یہ ڈالی
تو پہر خود بخود ڈر کے ہٹجاے پانی

سماں جیسے ہوتا ہے جمنا کنارے وہی سیر ہوتی ہے دریا کنارے
بچھا کر اگر فرش بیٹھا کنارے ہوا رنج دم بھر مین اُس کا کنارے
وہ دریا کی قدرت کبھی دیکھتا ہے
کنارے کی صنعت کبھی دیکھتا ہے

جب آئے تھے شہزادۂ نیک اختر ہوا تھا یہان جشنِ جمشید گھر گھر
شرابِ خوشی سے تھے لبریز ساغر ہوا عیشِ جنت زمین پر میسر
بنی تھی ارم بمبئی بھی کوئی دن
ہوئی عید انکی بدولت کئی دن

عجب لطف میدان مین ہو رہا تھا دلِ عالم اس لطف پر مبتلا تھا
نہ بھاتا تھا گھر جی کچھ ایسا لگا تھا ہر اک شخص گھبرا کے یہ پوچھتا تھا
اجی شام کب ہوگی اب کیا بجا ہے
خبر ہے پروگرام کیا آج کا ہے

تماشائیون کا سرِ شام آنا غم و درد دنیا کا سب بھول جانا
ملا سیرِ جنت کا سبکو بہانا یہی کہہ رہا تھا تماشا کرانا
یہ میدان ویران ایسا بسا ہے
کہ بے شبہہ جنگل میں منگل ہوا ہے

---

[1] Foundation - بنیاد [2] Nation

[3] Reclamation - دریا پاٹ کر زمین نکالنا [4] Population - آبادی

کوئی روشنی دیکھکر جا رہا ہے — کوئی جاتے جاتے پھرا آ رہا ہے
یہیان مین کوئی بھٹکتا رہا ہے — کوئی عیش منزل مین لہرا رہا ہے
کوئی یک می آپ نوش فرما رہا ہے
ہوا کوئی میدان کی کھا رہا ہے

عجب نور تھا روشنی کا چمکتا — کہ میدان کا تھا ستارا چمکتا
زمیں پر جو یہ نور دیکھا چمکتا — فلک کا تھا شادی سے ماتھا چمکتا
چمک تھی چراغون کی سارے زمین پر
اتر آئے گویا ستارے زمین پر

سریلی صدا مین عجب بانسری کی — کہ ہر راگنی سن کے اک وجد مین تھی
کہین طرز ورزش کہین لطف کشتی — کہین شعبدہ تو کہین اور بازی
سمان راگ کا تھا ہر تان لے سے
مزا آ رہا تھا ورا میر و نے سے

کہین شور تھا اس طرف جلد آؤ — لگاؤ اگر ایک تو چار پاؤ
بیسل ہاتہ سے شکل ماہی بتاؤ — یہ فش پانڈسے رغیب آزماؤ
نہ گھبراؤ لی دوا یہ نہین ہے
یہ دلبستگی ہے جوا یہ نہین ہے

بڑا دنگی میلے کی وہ شان و شوکت — ہوئی شاد سرکار راضی رعیت
بنایا تھا میدان کو مثل جنت — ہوئی ہوگی رضوان کو بھی جسے حیرت
چمکتا تھا تب آب روشنی کا
کہ مہتاب دکھلائی دیتا تھا پھیکا

سجا راجا پاتی کا منبر اونچا — تو سب عمارت کا سردار دیکھا
ہو مصر کا برج بیت اونچا — نہین اسکے آگے وہ زینا اونچا
جو منصوب ہو خوشنمائی کا نادر

تو دیکھیے کوئی راجا بالی کا ٹاور۔

اُدھر تاش چوسر کی بازی جمی ہے   اِدھر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے
کلیجہ ہے تر اور سیراب جی ہے   مسخرہ۔ تماشا۔ ہنسی دل لگی ہے

اِدھر لطف دیتا ہے دریا کا دھارا
اُدھر دیکھیے تو سجا ہے کمرا
ہوئی میلے مین روشنی اس طرح کی   محل کے سرے تک جلی جا کے بتی
عمارت کی بتی کو نہایت بلندی   مگر روشنی اُتنے اونچے پہ پہونچی
جدھر روشنی لیکے پھرتی تھی پتلی[م]
اُدھر جا کے آنکھون سے گرتی تھی پتلی
الٰہی یہ جبتک مہ و آسمان ہو   الٰہی یہ جبتک زمین و زمان ہو
جہان مین جہانتک کہ دریا روان ہو   یہ شہزادہ ذیحشم کامران ہو
رہے بخت یاور اور اقبال غالب
یہی چاہتا ہے یہ دلسے طالب

(طالب بنارسی ازبمبئی)

[م] میلے مین ایک پھرتی پتلی بنی تھی جو بڑی روشنی لیے پھر رہی تھی۔

ڈراما

حصہ دوم باب [illegible]

نمبر

مشاطہ کی مدد کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ [illegible] سے مانگتے ہیں۔

نواب۔ اچھا تو جاؤ۔ جلدی سے [illegible] شادی کا بندوبست شروع کر دو۔ اب آپ دونوں صاحب تشریف لیجائیں۔ اوہ ماما آتی ہے۔ خدا خیر کرے۔ کیا بڑی بیگم صاحبہ نے قدم رنجہ فرمائی ہیں۔

(ضامن و [illegible] دونوں چلے جاتے ہیں)

(ماما حشمت آتی ہے)

ماما۔ آداب بجا لاتی ہوں۔

نواب۔ کیا گھڑی دو گھڑی بھی باہر چین نہ لینے دو گی۔ رات دن کیا گھر ہی میں گھسا رہوں۔ ان بلانے آئی ہونا۔

ماما۔ اللہ جانتا ہے۔ بڑی بیگم صاحب آپ کو ایسا چاہتی ہیں کہ ان کا بس چلے نہیں تو وہ کبھی آپ کو اپنی نظر سے دوری نہ کریں میں نے ہر چند کہا کہ مردانے میں بیٹھے ہیں آپ نہ جائیے۔ مگر انہوں نے کہا پردہ کرا دے مجھے کچھ ضروری کام ہے۔

نواب۔ واہ چہ خوش! کیا میں ننھا بچہ ہوں جو ہر وقت میری نگرانی کی جاتی ہے ایسا کونسا ضروری کام ہے جسکے لئے یہ عجلت ہے کہ دیوان خانہ ہی میں چلی آتی ہیں۔ میں ایسی محبت درگذرا وہ [illegible] سے دیں۔

ماما۔ لیجئے وہ خود ہی آ رہی ہیں۔ میں دروازے پہ کھڑی ہو جاتی ہوں کوئی یہاں نہ آئے

نہ پائیگا اور پہرے والے کو تاکید کئے دیتی ہون کہ دروازے کے اندر کسی کو آنے نہ دے ۔

زینت النسا بیگم آتی ہین

زینت النسا بیگم ۔ نواب! مین اب تمہاری صورت دیکھنے کو بھی ترستی ہون ۔ میرے پاس تو تم نے آنا ہی چھوڑ دیا ۔ خیر مجھے لڑکیون کے بارے مین تم سے کچھ کہنا ضرور ہے اسلئے مجبوراً جب تم کئی دفعہ بلانے پر بھی نہ آئے تو مین خود ہی یہان چلی آئی ۔

نواب ۔ دو دن مین نہ آتین تو اچھا تھا ۔ الٰہی خیر کسی کا مزاج تو نہین بگڑ گیا ۔ آپنے دن کہین گئی نہ کوئی بیمار رہی ۔ کیا ہے ۔

بیگم ۔ تمہاری لڑکیان تو اب تمام عمر یونہی رہنی ہین ۔ اور کیون نہ رہین ۔ اب ان کی شادی کے دن بھی تو گذرتے جاتے ہین ۔ ہم لوگ جو دنیا کا عیش اٹھا کر گذر کر رہے ہوتے ۔ اب وہ بھی تو کچھ زندگی سے لطف اٹھاتین ۔

نواب ۔ یہ مجھے آج ہی معلوم ہوا کہ شادی نہ کرنے سے بھی عورتون کو بیماری لاحق ہوتی ہے ۔

بیگم ۔ بھلا نوابون کو بھی دنیا کی کوئی خبر ہوتی ہے ۔ انہین اپنی شادیون ہی سے فرصت کب ہے جو لڑکے بالون کے بیاہ شادی کی طرف متوجہ ہون ۔ خدا رکھے جوانی ڈھلنے کو آئی اور ابتک شادی نہین ہوئی ۔ تمہین کیا معلوم کہ لڑکیون کو بڑی عمر تک بٹھائے رکھنے اور بیوہ عورتون کی شادی نہ کرنے سے وہ اکثر مہلک بیماریون مین مبتلا ہو جاتی ہین اور آئے دن بیمار رہتی ہین ۔

نواب ۔ تو مین کیا کرون ۔ اس مین میرا کیا زور ہے ۔ برادری مین تو کوئی ایسا لڑکا نظر نہین آتا جس سے فاطمہ کی شادی کر دون ۔

بیگم ۔ اگر نواب کا لڑکا نہ ملا ۔ تو عمر بھر وہ یونہی بیٹھی رہے گی ۔

نواب ۔ مجبوری ہے ۔

بیگم ۔ کیون اس کا نکاح کسی شریف آدمی سے نہین کر دیا جاتا ہے ۔ دولت اگر نہو ۔ تو شرافت ۔ خاندان ۔ علم و لیاقت کیا اس سے کم ہین ۔ میرے دانست مین دولت سے

فضیلتین بہتر ہین ۔

نواب ۔ جی اس زمانے مین تو دولت وحکومت ہی وقعت کی نظرون سے دیکھی جاتی ہے غریب آدمی کیسا ہی علامۂ دہر ۔ ولی پارسا اور خاندانی کیون نہو ۔ مگر لوگ اسکی کوئی عزت نہین کرتے

بیگم ۔ مرد ویسے چاہین عزت نہ کرین ۔ مگر ہم نگوڑی عورتین تو انہین باتون کو پسند کرتی ہین ۔ مثلاً اگر تم نواب ہونے کی عوض مولوی اور نیک چلن ہوتے تو مین تم سے زیادہ محبت کرتی ۔

نواب ۔ یہ کیون تمہین یہ گوارا ہو ۔ لباس پوشاک محل سرا اور خدام کس سبب ہوتے غریب شوہر کے گھر خود چولہا پھونکتین اور روٹی پکاتین ۔ کیون خدا کی ناشکری کرتی ہو ۔

بیگم ۔ وہ چولہا پھونکنا اور روٹی پکانا اس سے ہزار درجہ اچھا تھا کہ اس محل سرا مین بیٹھکر اور بدن پر موٹی چاندی سونے کا بوجھ لاد کر دن رات تمہاری طرف سے جلتی رہون عورت کو سوتیاپے سے بڑھکر کوئی تکلیف نہین ۔

نواب ۔ تو تم عورتون کے نزدیک اس دولت وحکومت کی چندان قدر نہین ۔

بیگم ۔ اگر آپ پوچھتے ہو ۔ تو ہم شوہر کی محبت سچی ۔ عالی خوبیون اور علمی لیاقتون کو زیادہ پسند کرتے ہین اور ان صفات کے خاوند کے ساتھ ہمین مفلسی بھی اس امارت سے مرنسے کی معلوم ہوتی ہے ۔

نواب ۔ تو پھر کیا دیر ہے ۔ کسی خاندانی ذی علم آدمی کو ڈھونڈھ لو اور اس سے فاطمہ کی شادی کر دو ۔

بیگم ۔ میری بھی یہی راے ہے ۔ شہر مین بہت سے ایسے خاندانی شریف لڑکے موجود ہین جن کے گھرون مین کبھی نوابی راج رہی تھی ۔ مگر اب انقلاب زمانہ سے وہ غریب ہو گئے ہین ۔ لیکن دولت کے جانے سے ان مین نیکی سادگی ۔ خوش اخلاقی اور علم کی فضیلت بڑھ گئی ہے پس ایسے شخص کو تلاش کر کے مین شادی کر دونگی صرف تمہاری اجازت کی منتظر ہون ۔

نواب ۔ مین بخوشی اجازت دیتا ہون تم اس کار خیر مین دیر نکرو ۔

بیگم۔ نواب مین جانتی ہون تم اس بات سے [illegible] بھی [illegible] اس بات کا تذکرہ کرنا ہمارے جتنے لوگ ہماری اس تجویز کو حقارت سے دیکھین گے

[illegible]

نواب (بذات خود) عورتین بھی کتنی عقلمند ہوتی ہین کہ انہین تعلیم دلائی جائے اور دنیا کے تجربہ کا موقع دیا جائے تو وہ مردون سے اچھا ملک و جاگیر کا انتظام کر سکتی ہین مگر افسوس اس پردے نے ان کی تمام ذہانت کو خاک مین ملا دیا ہے محل سرا مین بیٹھے بیٹھے تمام عمر قید کی جاتی ہین اپنی حالت مین [illegible] ہون۔ عجب ہے کہ آجتک باوجود اس [illegible] کہ وہ اتنی عقل بھی رکھتی ہین [illegible] لڑکیون کی تعلیم مین ضرور کوشش کرونگا۔

خدمتگار آتا ہے

خدمتگار۔ (ہاتھ جوڑ کر) سرکار ڈیوڑھی پر معتمد صاحب باہر بیٹھے ہوئے ہین۔ پردہ ہونے کی وجہ سے مین ان کے آنیکی اطلاع نہین کر سکتا

نواب۔ اچھا آنے دو۔

معتمد عبدالکریم صاحب آتے ہین

معتمد۔ (تین مرتبہ فرشی سلام کرکے) سرکار کچھ کاغذات دستخطون کے لئے ہین۔ سرکار کو تکلیف تو ہوگی مین نے جو تجویزین لکھدی ہین ان پر سرکار فقط دستخط فرما دین۔

نواب۔ اچھا ایک ایک مثل کو پیش کرو اور اسکا خلاصہ بیان کرو مین دیکھون تم نے کیا لکھا ہے

معتمد۔ (دل مین آج تو نواب صاحب چوکنے معلوم ہوتے ہین) یہ تعلیم نسوان کے مدرسہ کی فیس کے بارے مین دفاتر ماتحت سے لکھا ہوا آیا ہے کہ مدرسہ مین فیس کی معافی سے غریب لوگون کی لڑکیان بکثرت داخل ہوتی جاتی ہین اور امیر آدمی ایسے مدرسہ مین جہان غریبون کی لڑکیان ہون اپنی صاحبزادیون کو بھیجنا پسند نہین کرتے۔ اسلئے تجویز یہ ہے کہ فی لڑکی اس قدر فیس اور گاڑی کا کرایہ زیادہ کردیا جائے کہ متوسط درجہ کے لوگون کو اپنی لڑکیان داخل کرانیکا حوصلہ ہی نہ پیدا ہو۔

تندرستی کا بیمہ یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد [illegible] کا بنایا ہوا

قیمت فی شیشی [illegible]

نمک سلیمانی

فی درجن پانچ روپیہ

جسکو کہ مشہور و معروف ڈاکٹر و کیمکل ایگزامینر جناب مسٹر ولیم [illegible] صاحب ایف سی ایس ایف آئی سی ممبر سوسائٹیز [illegible] سکول لندن نے جانچ کیا اور مفید پاکر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے نمک سلیمانی معدہ کی تمام شکایتوں اور بیماریوں کو دور کرتا ہے اسکی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے ہر حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے غذا پورے طور سے ہضم ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے جسکی وجہ سے انسان صحیح و تندرست رہتا ہے یہ نمک سلیمانی قبض کو رفع اور خون کو صاف کرتا ہے اور گردہ اور مثانہ کی گرمی کا محافظ اور معدہ کے فضلات فاسدہ کو تحلیل کرتا ہے اسوجہ سے گٹھیا بادی پیشاب کی بیماریوں میں نہایت مفید ہے یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد نفخ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکار و غثیان اسہال پیچش ہر قسم کی تخمہ ضعف بواسیر قبض ۔ بچوں کا درد اور مستورات کے ایام کی خرابی کو بہت جلد رفع کر دیتا ہے اور سمندر کے سفر میں جو بیماریاں مثلی چکر وغیرہ کے ہوتی ہیں انکو بھی مفید ثابت ہوا ہے ۔

ہزاروں میں سے دو تین سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیے

جناب معلی القاب دبیر الدولہ ناظم یار جنگ استاد جہان نواب مرزا خان صاحب فصیح الملک بلبل ہند داغ دہلوی مقیم حیدرآباد دکن [illegible] جون سنہ ۱۹۰۱ء کو تحریر فرماتے ہیں آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور نہایت صاف کے ساتھ تجربہ ہوا جیسا کہ اشتہار میں ہے صحیح ہوا [illegible] شخص کو دیا گیا اسنے بھی تعریف کی جناب [illegible] نہایت مفید مجرب [illegible] دکن سے تحریر فرماتے ہیں کہ ایک بوتل نمک سلیمانی اور روانہ فرمائیے قبل اسکے جو ایک شیشی نمک سلیمانی منگائی گئی تھی اسکے استعمال سے [illegible] شکر ہو کہ مجھکو جو ۱۰ سال سے تکلیف دیتا تھا جاتا رہا ہے [illegible] بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی [illegible] اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر [illegible] دکن سے تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] ایک شیشی نمک سلیمانی اور [illegible] پہلی شیشی جو آپکے پاس سے منگوائی گئی تھی اس سے مجھکو زیادہ فائدہ ہوا [illegible] زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں [illegible] حیدرآباد دکن ۔

ملنے کا پتا ڈاکٹر [illegible] سنگھ [illegible] کارخانہ نمک سلیمانی [illegible] گجرات شہر پنجاب

٨٠٣٠

ضوابط دبدبۂ آصفی

دفعہ ۱۔ [illegible] ماہواری چھپتی [illegible] جناب وزارت پناہ
[illegible]

سالانہ پیشگی مع محصول للعہ

[illegible] سپہ [illegible]

امراء عظام و رؤسائے عالیمقام اپنی شان کے لائق جو قدر دانی فرمائیں

دفعہ ۲۔ مضامین [illegible] طبع ہو سکے جو مضمون [illegible] ترقی [illegible] کی جائے گی۔

دفعہ ۳۔ اشتہارات کی چھپائی بہ معاوضہ ہو سکتی ہے۔

دفعہ ۴۔ نمونے کا پرچہ چار آنے کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے

دفعہ ۵۔ خط و کتابت اس پتے سے ہونا چاہیے

محبوب پریس علاقہ پتیکاری بنام مہتمم محبوب الکلام [illegible]

اعلان

محبوب الکلام اور دبدبہ آصفی کی سالانہ جلدیں تیار ہیں چونکہ رسائل کا حد ابتدا محرم [illegible] سے ہوا انتہا ربیع الاول [illegible] تک پندرہ پندرہ پرچوں کی حد بندی ہوئی ہیں قیمت محبوب الکلام فی مجلد (صعہ)

قیمت دبدبہ آصفی فی مجلد تین روپیہ ہے۔

محصول ذمہ خریدار۔

مہتمم

عظمت اللہ

[illegible] ترجمان شعر و ادب [illegible]

دبدبۂ آصفی

۳۰ ۱۳ [illegible]

اعلیحضرت [illegible] مظفر الملک آصفجاہ نواب میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت میں یہ ماہواری رسالہ جس میں نظم و نثر
کے انتخابی نئی و قدیم ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و دستور مدار المہام سرکار عالی
ہیں حسب الحکم مہاراجہ محتشم الیہ زیر نگرانی ہیرالال صاحب نشاط

محبوب حیدرآباد و علاقہ پیشکاری سے

شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبہ آصفی نمبر (۱۱) جلد (۵)

نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نام مصنف
۱	۲	۳	۴
۱	۱	بقیہ ترتیب تاریخ [illegible]	جناب [illegible]
۲		بقیہ علوی فضیلت	جناب [illegible] صاحب [illegible]

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری

جب تیمور کو خوشی اور نشے اور نخوت نے چہا لیا تو برابر والے کی طرف سہارا لیا اور اُٹہنے کے لئے ہاتہ بڑہایا لوگ سہارے کو کہڑے ہوگئے جب سیدہا ہوگیا تو آدمیون کے بیچ مین ایک اسطرف اک اُس طرف اُچہل کر کہڑا ہوکر بوڑہی داڑہی پانون انگڑا ناچنے لگا مصنف نے کیا لطف کا شعر لکہا جسکا ترجمہ پیش نظر ناظرین ہے -

ترجمہ شعر

ہے عجب لنجا بجائے تالیان	اگو نگا ہو قوال لنگڑا ہو نچیر

جب تیمور ناچنے لگا تو بادشاہون اور امرا کبیر اور بادشاہون کی عورتون نے جواہرات اور موتی اور چاندی سونا قیمتی چیزین بکہیرین (یعنے جس طرح امرا محفل رقص مین ناچنے والون کو دیتے ہین اسطرح تیمور کے سر پر سے بکہیرا -) برابر بجتے رہے یہانتک کہ دلہن محل مین داخل ہوئی اور تیمور کی آرزو پوری ہوئی اور یہ مجمع برخواست ہوا -

ترجمہ شعر

عیش یہ سارا تہا گویا ایک ساعت کا نشا ÷ لذتین تو ہو چلین لیکن خمار آنیکو ہے

فصل

جب تیمور دنیا کے مقاصد حاصل کر چکا ۔ اور اُسکی رات (عمر) تمامی کو پہونچی ۔ اور تیمور نے اپنے مقاصد مین عروج کیا اور اپنے مدارج کی سیڑہی پر اوپر کے ڈنڈے پر پہونچا اور عمر کا مہتاب چھپنے کے قریب ہوا اور آفتاب زندگی ڈوبنے لگا تو زمانے نے ایسا تاک کر تیر مارا کہ سہم قاتل تہا مہلت نہ دی ۔ اور زمانے نے بزبان حال فصیح لفظون مین ندا دی (دلہن نے خالی کرالیا گہر اے دیورون کے بیت یہ مثل ہے اُسوقت بولتے مین جب مخالف گہر خالی کرالین) اگر تیمور سُن لیتا تو چلا اُٹہتا ۔

ترجمہ شعر

ہی زمانہ ایک سیڑہی کی مثال اے ہمنفس	جسقدر اوپر چڑہی اُتنا ہی وہ نیچے پڑے
اُسکی عمانی قیامت ہی کہ جسمین شرط ہی	جسقدر اوپر چڑہی اُتنا ہی وہ نیچے گرے
جتنا اُنچا ہو کوئی اُتنا ہی سر ٹوٹے فزون	کیونکہ لازم ہو گیا ہی شرط کو پورا کرے

اُسوقت کچہ نشا اُترا اور اپنی اصل کی طرف پلٹا اور گناہ سے باز آیا اور کیا باز آیا اور سمجہا کہ اُس نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور خیال کیا کہ امر ریاست مین قصور ہوا اور جانب سیاست کا کنارہ گر گیا اور مصلح سلطنت (عقل) نے سو طریقے تقصیر کے

ثابت کیے اب تیمور نے اپنے قصورون کا تدارک کرنا شروع کیا اور یہ خواہش کی کہ اپنے چھٹکارے کی طلب کرے ۔

بعض حوادثات جو تیمور سے متعلق ہین

تیمور نے ہندوستان مین ایک جامع مسجد دیکھی کہ بصیرۃ کی چراگاہ تھی اور نظر کے لیے خوش آیند منظر اسکی جہت اپنے نقش ونگار اور استواری مین کہ سنگ ابیض سے بنائی گئی تھی ایسی تھی جیسا فرش تہا۔ تیمور کو اسکی صورت پسند آئی اور سمرقند مین اسکے نمونہ کی مسجد بنانے کا ارادہ کیا چنانچہ ایک میدان مین جگہہ تجویز کی اور فرمان جاری کیا کہ اس طرز پر مسجد تیار کی جائے اور سنگ مرمر کے پتھر بنائے جائین اور یہ کام محمد جلد کو کہ اعوان شاہی اور اہل دیوان سے تہا سپرد کیا ۔

محمد جلد نے اسکے بنانے مین کوشش اتم اور اسکی ترتیب اور ترکیب اور زینت اور استواری مین سعی بلیغ کی ۔ اور چار میناری قائم کیے اور محمد جلد اپنے اس کام مین انجنیرون اور مستریون سے مباہات کرتا تہا اور یہ گمان تہا کہ اگر یہ کام کسی اور کو سپرد ہوتا تو ہرگز اسطرح اور اتنا جلد نہ تیار کر سکتا اور یقین تہا کہ تیمور ضرور اس کارگزاری سے خوش ہوگا اور

ترقی دیگا اور رتبہ اعلیٰ کو پہونچایگا۔

جب تیمور سفر سے واپس آیا اور ان چیزون کی جو بعد مین ہوئین دیکھ بھال کرنے لگا ایک روز جامع مسجد کو دیکھنے گیا کیا قیامت تھی کہ دیکھتے ہی حکم دیا کہ محمد جلد کو پورا جملہ منھ سے نکلنے نہ پایا کہ خدام نے زمین پر ڈالکر بالون مین رسی باندھکر گھسیٹنا شروع کیا اور یہانتک منہ کے بل ڈالکے گھسیٹا کہ تمام جسم پاش پاش ہوگیا اور تمام مال واسباب بہ ضبطی سرکاری ہوکر اہل وعیال جاگیر ومال خالصہ سرکاری ہوگیا۔

اسکے اسباب متعدد تھے کہ محمد جلد پر آفت آئی مگر سب سے بڑھکر یہ سبب تہا کہ ملکہ کبری یعنے تیمور کی بڑی بیگم نے حکم دیا کہ مدرسہ تیار کیا جائے۔ باتفاق راے انجنیران ومعماران تجربہ کار یہ قرار پایا کہ مدرسہ ملکہ کا جامع مسجد تیموری کے مقابل ہو۔

معمارون نے مدرسہ کے ستون اور بنیادین بہت مضبوط بنائین اور مدرسہ کی بلندی اور دیوارین مسجد سے بڑھ گئین اور باعتبار استواری و بلندی مدرسہ مسجد سے زیادہ ہوگیا۔

آپکو یاد رہے کہ تیمور چیتے کی خاصیت اور شیر کی وضع رکھتا تھا (یعنے جیسے چیتے کے اندر حسد ہوتا ہے اور کینہ وری کرتا ہے ایسے ہی تیمور کی حالت تھی اور جس طرح شیر اپنے مقابل کسیکو دیکھ نہین سکتا اسی طرح تیمور کسیکو اپنے سے زیادہ دیکھنا پسند نہین کرتا تھا) جس نے تیمور کے سامنے سر اُٹھایا کچل دیا جو سیدھا ہوا کمر توڑ دی۔ اسی طرح جو چیز اُسکی طرف منسوب ہو جیسے مسجد مکان وغیرہ۔

جب تیمور نے دیکھا کہ مدرسہ کی عمارت بڑھ گئی اور مسجد جس مین بوجہ بانی (تیمور) جبروتی شان تھی مدرسہ سے گھٹ گئی اور مدرسہ بہت بلند اور طویل القامت ہو گیا سینہ مین بوجہ غیظ و غضب آگ لگ گئی اور بنانے والے کی ساتھ آپنے دیکھا کہ کیا کیا۔ افسوس محمد جلد کی سب تمنائین خاک مین مل گئین اور بخت نے مساعدت نہ کی۔

یہ قصہ جس موقع پر بیان کیا گیا اس سے قبل کا ہے (مترجم)۔ کوئی صاحب یہ خیال نہ فرمائین کہ جب تیمور کو اپنے افعال پر افسوس تھا تو محمد جلد سے یہ حرکت کیون کی یہ واقعہ اسفناک افسوس سے پہلے کا ہے گو بعد مین ذکر کیا گیا اسی واسطے مصنف نے

کہا کہ یہ قصہ ما قبل ما بعد ذکر ہوا) -

نکتہ

جس طرح کہ بانی مسجد (تیمور) اپنے چارون طرف سے گناہون سے گہرا ہوا تہا اسی طرح اس مسجد پر پتہرون کا ہر چہار طرف سے اتنا بوجہ پڑا کہ مسجد کا کندہا رکہیا اور اُسکی طاقت کی گردن اُنکے اُٹہانے سے دہس گئی اور پتلی پڑگئی حتیٰ کہ چہت نے آیہ اذا السماء انشقت پڑہی یعنے چہت شق ہوگئی اور چہت مین درز آگئی -

تیمور سے یہ نہوسکا کہ اُسکو گرا کر پہر مضبوط بنائے جیسے تہا ویسے ہی چہوڑ دیا اور مصاحبین اور اہل محلہ کو حکم دیا کہ جمع ہون اور جمعہ پڑہین چنانچہ تیمور کی حیات مین یہ حالت تہی کہ جب نمازی جمع ہوتے پتہرون سے خوف کرتے تہے کہ امنین سے کونسا اللہ کے خوف سے گرتا ہے اور اسی موقع پر فرشتہ جبال کہتا تہا واذ نتقنا الجبل فوقہم کانہ ظلة (ترجمہ) جب ہمنے پہاڑ کو اونکے اوپر مثل سائبان کے معلق کیا (یہ بنی اسرائیل کا قصہ ہے کہ پہاڑ معلق کیا گیا تہا اونکے اوپر) گویا یہان بہی یہی حالت تہی اسوقت اسمین لوگ بکثرت جمع تہے اور ہر ایک بچاؤ کئے ہوئے تہا

کہ اوسکے تپھرون سے ایک ٹکڑا گرا تپھر کا گرنا کہ جو بیٹھے ہوے تھے گہبراکر دروازونکی طرف بہاگے فقط امام کو قائم چھوڑا اور انمین اللہداد بھی تہا کہ جو مکرو فریب مین تیمور کا شریک اور کفو تہا جب لوگونکو معلوم ہوا کہ واقع مین ذری سا تپھر تہا سب لوٹے اور وہ پریشانی دور ہوئی جب نماز سے فارغ ہوکر لوگ منتشر ہوگئے تو اللہداد نے مجھ سے کہا (یہ اللہداد آفت تہا چالتا ہوا فریبی ہوشیار تیز طبع جو رسوائی کے کعبہ کے گرد سو سو اور ہزار ہزار طواف کرتا تہا) مناسب ہے کہ اس مسجد کو مسجد الحرام کہین اور اسکی نماز کو نماز خوف۔ اور یہ بھی کہا کہ اس معبد کی شان مین یہ شعر پڑہا جائے اور ہر جگہ لکھا جائے۔

ترجمہ اشعار

بناؤ نہ مسجد زر ظلم سے
جو توفیق اسکی نہین آپ کو
زنا کی کمائی سے پالے یتیم
نہ خرچی کماؤ نہ خیرات دو

فصل

جب تیمور بلاد روم پر حملہ آور تہا اوسکی طبیعت ممالک شرق کی جولانگہ فتح مین گھوم رہی تھی مشہور ہے کہ تیمور نے اللہداد کو لکھا کہ وہانکے بلاد کی کیفیت لکھے۔

جب تیمور پر ممالک شرق کے حالات منکشف ہوگئے

اور گانو اور مضافات بلاد اور اعمال کی کیفیت اسیطرح ظاہر ہوگئی کہ چشم بصیرت نے ملاحظہ کیا اور تمام بلاد کا فوٹو تیمور کے سینہ پر کھنچگیا تو وہانکے لئے اور سبکے اطراف کے روسا کو مہیا کیا۔ اونمین **بیردی بیگ** اور **تنکری بیردی** اور **سعادات** اور الیاس **خواجہ** اور **دولت تیمور** اور **زیادات** تہا (**سعادات** اللہ داد کا آدمی تہا اور **زیادات** دولت تیموریہ سے ایک شخص کا لقب تہا) اور انکے سوا چند پلٹنین اور حکم دیا کہ یہ **اللہ داد** کے پاس جائین اور اللہ داد تعمیل حکم کا سامان کرے اور یہ سب جاکر ایک قلعہ **اشخمرہ** **اشبارہ** سے دس منزل پر قوم مغل کے علاقہ مین بنائین اور یہ خراب ہو گیا تہا کیونکہ دو مملکتون مین متنازع فیہ تہا۔

یہ لشکر جرار درہ کوہ مین پہنچا اور خلاف عادت قلعہ کے بنانے مین مشغول ہوا (**عساکر تیموری** کی عادت یہ تھی کہ اس شہر کو برباد کیا اور قلعہ کو توڑا اوس بلدہ کو اوجاڑا اوس قریہ کو جلا کر خاک سیاہ کیا اسلئے قلعہ بنانا خلاف عادت ہوا)

قلعہ بنانے کے لئے توجہ اس گروہ کی اخیر سنہ ۸۰۶ اور ابتدا سنہ ۸۰۷ مین تھی۔ اور **تیمور** کی غرض یہ تھی کہ **خطا** کی آمد و رفت مین

ایک ٹہرنے کی جگہہ ہونا چاہئے ۔

جب ان لوگون نے بنیادین قلعہ کی قائم کین اور انواع و اقسام کے بیوتات تجویز ہوگئے اور دیوارون پر منڈیرین بنگئین یا یہ کہئے کہ علم دیوارون پر قائم ہوئے تو فرمان امیر بدین مضمون پہونچا کہ تعمیر قلعہ بند کی جائے اور بالکل نسیاً منسیا کی جائے اور تم سب پلٹکر شہرون مین کاشت کی فکر کرو بائینطور کہ جو دیہات اور امصار مین ماہر فن کاشت یعنے بونے کاٹنے اڑانے کے فقیہ ہین اور جتنے بانگر (زمین مرتفع) اور کہادر (زمین نشیب) کے مزارع خود کاشت پاہی کاشت کاشتکاران بارانی چاہی ہین حدود سمرقند سے اشبارہ تک تمام کاروبار بیع وشرا چھوڑ کر دو فصلی کاشت کی فکر کرین اور بطور اذان کے عام منادی کیجائے کہ اگر کوئی حالت اضطرار مین نماز چھوڑے تو چھوڑے مگر فلاح (سحر کا کہانا جو رمضان مین کہاتے ہین) نہ چھوڑے لفظ **فلاح** بزبان عربی بمعنی طعام سحر و کاشت آتا ہے مطلب یہ ہے کہ اشد ضروریات کو چھوڑ دے مگر کاشت کو نہ چھوڑے ۔

تیمور کی غرض یہ تھی کہ اگر اس سفر مین سامان خورد و نوش

تھوڑا بہت گھٹجاے تو یہ پیداوار اک عمدہ سامان ہوگا ۔

حکم تیموری پہنچا کہ فوراً تعمیر کو بند کرکے سب اپنے اپنے بلدہ کو واپس آئے اور ہل بیل نکالکر حسب الحکم تمام زمینین جن مین کھیتی نہ تھی درست کی گئین اور تخم پاشی کی گئی جیسے ہی کاشت سے فارغ ہوے کہ موسم گرما نے یعنے صیف نے اپنا بوریا بدھنا سنبھالا اور قاصد موسم خریف نے اپنے علم نصب کئے اور زمین کے بودون پر اپنی جھولین ڈالدین

تیمور کا بسمت خطا عزم اور سکرات موتکا آنا اور آنکھین کھلنا اور سفر سے سیدھا سقر کو انتقال کرنا

تیمور کی عادت تھی جب ذرا فرصت ملی اور آفاق کی طرف متوجہ ہوا اور اطراف و اکناف کا قصد کیا اور ممالک کی فتح کی دُھن لگی اب تیمور نے سمند سفر کی باگ اپنی عادت کے موافق خطا کی طرف پھیری اور یہ عین صواب تھا کیونکہ خطا اُسکا شعار تھا اور تمام لشکر کو حکم پہنچا کہ مستعد ہوجاؤ اور چار برس یا زیادہ کا سامان کرو اور تیار ہوجاؤ سب نے بسر و چشم منظور کیا اور حلقہ بگوش طاعت ہوگئے اور

پنا اپنا سامان تیار کر لیا اور مچہلی کی طرح مظالم کے بحار مین جا پڑے کہ بندون پر ظلم کرین (مترجم) یہان صاحب کتاب نے بروج فلک کا تلازم بیان کیا ہے جو زبان اُردو مین بے لطف ہوتا اِسواسطے چہوڑ دیا ۔

قاصد ہلال قوس نے (ہلال قوس یعنے وہ ہلال کہ جب شمس برج قوس مین ہو) یہی سردی کا فرمان ہر کان مین پہونک دیا کہ لشکر جاڑہ کا عالم کون و فساد (دنیا) مین خیمہ زن ہے امرا مستعد ہو جائین اور سنگ او رنگ بیری بجا وُکرین اور اسکی رستگاری کے لئے اُون کہ فات کو کافی نہ سمجھین (مترجم) ہمنے کافات شتا کا ذکر پہلے معہ ترجمہ اشعار کیا ہے ۔

ہر کافہ یکسان نہین ہے بلکہ یہ ایک نشانی ہے اللہ تعالے کی نشانیون سے تم اللہ تعالیٰ کی نشانیون کو دل لگی نہ ٹہراؤ ۔

وہ یہ بتلاتا ہے کہ میرے آنے کا مقصد انفاس کو ٹہنڈا کرنا ہے زبان اُردو کا محاورہ ہے کہ فلان شخص ٹہنڈا ہو گیا یعنے مر گیا) ناکون اور کانون کا ہلاک کرنا ہاتہ پیرون کا گزینا سرون کا قلع قمع ۔

موسم خریف جنود شتا کا مقدمۃ الجیش ہے اور جاڑا سرما

کے باوٹے کا آگے آگے لانے والا اور اُسکی برآمدگی کا نمونہ
اور اُسکی شدت وخوف کا جاسوس۔ اُسکے فرمان کا سرنامہ اُسکے
لشکر کی لین ڈوری ہے۔

پھر ٹھنڈی ہواؤن شکمندہ سے چلایا (یعنے ہواؤنکی آواز
گویا موسم خریف کا چلاّنا تھا) اور آنے جانے والون بادلون سے
عالم پر خیمے نصب کئے جنکی آوازے سے خلقت کانپ اُٹھی اور
تمام حشرات الاض اپنے قعر جہنم مین (بلون مین) جاڑے کے
خوف سے پناہ گزین ہوئے۔ آگ بجھ گئی۔ حوض جم گئے۔
پتے کانپ کر شاخون سے گرے۔ نہرین مُنہ کے بل
بلندی سے نشیب کی طرف جاری ہوئین۔ شیر اپنی جھاڑیون مین
اور ہرن اپنی شب باشی کے ٹھکانون مین جا چھپے۔ کون (زمانے)
نے آفت سرما سے پناہ مانگی۔ مکان کا چہرہ زرد ہوگیا۔
باغیچون کے رخسار غبار آلودہ ہوگئے گنجان درختون کے
قد و قامت ڈھلک گئے اور جسقدر تر و تازگی تھی خاک مین ملگئی
زمین کا سبزہ گھاس ہوگیا کہ ہوا اُڑا رہی ہے۔

تیمور کو یہ نسیم کے آوازے بُرے معلوم ہوئے اور ہوا
کے جھونکے سرد لگے تو حکم دیا کہ قبون کے (خیمون کے) زمین

اور جیحون کے برگستوانے تیار ہون۔ اور برف کی تلوارون اور
اولون کے تیرون کے لئے مبطنات کی سپر اور پوستین کی زرہ
بنائی جاے (مترجم) مبطنات سے وہ کپڑے مراد ہین جن مین
بطانہ ہو یعنے دوہرے یا روئی دار۔ اور سرما کی ملاقات کیلئے
لباس المضاعف المضاعف پہنے عزم کے قامت پر آراستہ
کئے اور کافات شتا سے فقط ڈہالون پر اکتفا کیا اور کسی کے
کہنے سُننے کی طرف توجہ نہ کی اور جاڑہ کے لئے یہی کپڑے اور
زرہ کافی سمجہا اور عساکر کو حکم دیا کہ جاڑے کی پرواہ نہ کرین
اور خیال کرین کہ بمنزلہ برد و سلام کے ہے یعنے رحمت الٰہی
ہے۔ جب تیمور کا لشکر جمع ہوگیا اور تمام احکام و امور ٹہیک
ہوگئے سو چہکڑے جن پر چارون طرف لوٹا لگا ہوا ہو باربرداری کے
تیار کراے۔

موسم سرما نے اپنے آنے کے ساتہ تیمور کے نکالنے مین
مبادرت کی اور وظیفہ عمر کی موقوفی کا فرمان دفتر فنا سے
نکلوایا۔

اب تیمور اسطرح جا رہا ہے نہ فرسہاے بادپا کی ہلاکت کا
افسوس نہ انسانون کی ژالہ زدگی کی پرواہ اسی طرح سیحون

پر پہونچا کہ سردی سے جمگیا تھا اور ہواے سرد نے اُسپر ایک صاف محل بنا رکھا تھا میرے پہلے اشعار اسکے مطابق ہین ۔

ترجمہ اشعار

بکھر پڑا پایا نظر اک جسم عالی لبس دراز   جسکو سند نے بنایا شکل مین اک قبہ کی
مین جو رو دیا آنسو یون نے نظر جا پڑو نظرف   یہ شراب ناب تھی شیشے کی اندر جمگئی

تیمور نے **سیحون** سے عبور کیا دربر بر چلتا رہا اور اپنی ہٹ پر اڑا رہا ہر چند موسم سرما نے ہلاک کیا اور ہر طرف سے ہو مین جو آگ سے ملو تھین آ مین اور لشکر تیموری کو اس عالے سرد نے توڑ دیا اور سوارونکو سر بگوڑان مار ڈالا ۔ اور **تیمور** ہے کہ اس لشکر کو بڑھائے چلا جاتا ہے نہ کسی اسیر کی پروا نہ شکستہ حال کی دلداری ۔ برد کا مقابلہ بُرد چادرونسے کرتا تھا اور جاڑے کے سمندروان دو انکو اپنے بے ریش و بروت سپاہیونسے دوڑاتا تھا اب جاڑہ اپنی تیز و تند سرد ہواؤن سے گھوم رہا ہے اور اپنی برف و ژالہ بارسی ب کو پہیلا رہا ہے ۔ جاڑے کی کنکپاہٹ نوحہ کنان تھی اور مملکت شتا کی فرمانروا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین تھین ۔

جاڑہ **تیمور** کی مجلس مین جا کر کہنے لگا ۔ اے منحوس باز آ اور ائے ظالم ٹھہر آخر کب تک اپنی آگ سے دلونکو جلائے گا اور کبتک اپنی گرمیون سے کلیجے بھڑکائے گا ۔ اگر تو جہنم کے دو سانسون سے

ایک ہے تو مین دوسری سانس ہون (حدیث شریف مین یہ مضمون ہے
کہ دوزخ دو ہین ایک گرم ایک سرد جب دوزخ گرم سانس لیتی ہے
تو گرمی کا زور ہوتا ہے اور سرد دوزخ کی سانس سے جاڑیکا زور شور
ہوتا ہے) اور مین اور تو دو نحس ہین کہ ہم دونون مل گئے بندگان خدا
اور بلاد کی تباہی کو کیا قران نحسین ہے (قران نحسین کہتے ہین مریخ
اور زحل کے اجتماع کو)

اے **تیمور** اگر تو نے سرد (سوہان) کا کام نفوس پر کیا اور تو نے
خلقت کو ٹھنڈا کر دیا (مار دیا) تو میرے زمہریر کے دم خم تجھ سے
بڑھکر ہین۔ اے **تیمور** اگر تیرے رسالہ مین وہ لوگ تھے کہ جنہون نے مسلمانونکو
ہلاک کیا تو میرے زمانہ مین بعون اللہ تجھ سے زیادہ ہین۔

اے **تیمور** تجکو حوادثات زمانے کی سردی سے [illegible] شعلے
نہین بچا سکتے ورنہ بجھی ہوئی بھڑکتی ہوئی آگ۔ پھر [illegible]
برف باری کی کہ لوہیکو کاٹ ڈالے اور [illegible] ہوا سے
اور تیمور پر اور اوسکے لشکر پر آسمان [illegible] برف [illegible] گرد
اور اوسکے ساتھ ہی وہ تیز ہوا چھوڑی کہ کانون اور آنکھون مین اور
ناک کے نتھنون مین برف گھسگئی۔ یہ ہوا [illegible] روح کو چیر کر تک
کھینچلا لی اور یہ ہوا وہ ہوا تھی ما تذر من شئی اتت علیہ الا جعلتہ

کالرمیم یعنے یہ ہوا جس پر گزرتی تھی اوسکو مثل مردونکی گلی ہوئی ہڈیونکے کرتی تھی اور زمین مشرق سے مغرب تک بوجہ برف باری ایسی ہوگئی کہ گویا میدان حشر ہے جسمین نامہ اعمال منتشر ہین یا سمندر ہے کہ جسکو خدا تعالی نے چاندی کا ڈہالدیا - یہ عالم تہا کہ جب آفتاب نکلتا اور شبنم گرتی ہوتی تو ایسا معلوم ہوتا کہ فیروزہ کا آسمان ہے اور بلور کی زمین اور مابین زمین و آسمان کے سونے کے ٹکڑے ہین (یعنے شعاع آفتاب سے قطرات شبنم اور صقیع دکہہ، سونیکے ٹکڑے معلوم ہوتے تھے -

جب اس برف باری کے موقع مین معاذ اللہ نسیم چلتی تو سانسین ذی ارواح کے بند ہوجاتی اور گھوڑے اور سوار اور اونٹ اور اونٹ والیکو بیکار کردیتی یہانتک کہ غربا کو ہلاک کرڈالا اور یہ نوبت پہونچی کہ آگ کا گہاٹ خوش آنے لگا یعنے جیسے انسان پانی کے گہاٹ پر خوش ہوکر آتا ہے اسیطرح یہ برف زدے آگ پر گرنے لگے جو آگ پر پہنچتا تہا اوسکو سلامتی اور ٹہنڈک سمجہتا تہا -) کیا سردی تھی کہ آفتاب بھی کانپ اوٹہا اور چشمہ آفتاب سردی سے جم گیا اور پانی سوکہہ گیا اور ایسا ہوگیا جیسا کسی شاعر نے کہا ہے -

مولوی حکیم محمد حبیب الرحمن بیدل

بقیہ علم کی فضیلت اور علم کی تشریح کیفیت

(سلسلہ کے لئے دیکھو دبدبہ آصفی نمبر ۱۰ ۔ جلد ۵)

آج کے روز حسب قاعدہ مجلس منعقد ہوئی شہزادہ والا تبار نے قبل اس کے کہ جناب حکیم الملک بہادر پانچوان سوال متعلق نظم و نثر پیش کرین خود جناب حکیم الملک سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بجواب سوال سوم جو نظم پیش کی گئی تھی اسکا ابتدائی شعر غلط لکھا گیا اسکی تصحیح حسب ذیل فرمائیے جو شعر صفحہ ۹ کی پندرھوین سطر مین ہے

شعر صحیح

بجز ظلمت کے جو پایا مرا آیا نہ دنیا ۔۔ صبح کی آمد ہوئی کچھ کچھ اجالا ہو گیا

سوال پنجم

حکیم الملک نے عرض کیا کہ حضور مرزا غالب مرحوم کے چند شعر تضمین

فرمائیں مخمس یا مسدس جیسے مرضی مبارک ہو ۔

جواب

ای عاشقان جلوۂ ہما سرائے دل
ای رہروان دشت تمنائے دل
ای تشنگان وادیٔ وحشت نمائے دل
ای تازہ واردان بساط ہوائے دل
زنہار اگر تمہین ہوس نائے و نوش ہے

تم شہسوار ابلق شام و پگاہ ہو
لوکام فکر سے جو سر انتباہ ہو
سمجھو اگر طبیعت جودت پناہ ہو
دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

شوخی بیک نگہ ستم ایجاد ابتری
مینا بقلقلے سخن آموز بیخودی
ساغر بجرعہ ہمنفس بزم خامشی
ساقی بجلوہ دشمن ایمان و آگہی
مطرب بہ نغمہ رہزن تمکین و ہوش ہے

دنیا کا عیش و رنج ہے کب مایۂ نشاط
دو دن کی چاندنی ہے یہ دو دن کا انبساط
ہر چیز کو ہے عالم ہستی مین انحطاط
یا شبکو دیکھتے تھے کہ ہر گوشہ بساط
دامان باغبان و کف گلفروش ہے

وہ موسم بہار وہ پہولونکی بو وہ رنگ
نوخیز وہ جوانی وہ انداز وہ ترنگ
آہستہ رو نسیم محبت فزا اومنگ
لطف خرام ساقی و ذوق صدائے چنگ
یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے

تھے کان نغمہ ہائے بہشتی کے بزم مین
دل مست عیش بادہ پرستی کے عزم مین
تھے نقشے کہ جنت نگہ تھی نظر مین
یا صبح دم جو دیکھئے آکر تو بزم مین
نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

اک گوشے [illegible]
ساغر ہے سرنگون سب مینا کو چپ لگی
[illegible] یہ انداز [illegible]
داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

[illegible] حضرت بیدل کے قول مین
کیف شراب ناب ہے جام سفال مین
اوستاد کا [illegible] بسے مقال مین
آتے ہین غیب سے یہ مضامین خیال مین
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

خیر نظم و نثر ختم ہوئی اور شہزادہ کی لیاقت تمام اراکین اور عمائد دولت [illegible] اب انعقاد مجالس عامیہ بغرض تکمیل وصیت فردوس مکان ضرور ہے۔

مجلس علم تاریخ

اگلے روز بدستور سابق مجلس منعقد ہوئی شہزادہ وقت معین پر رونق افروز مجلس ہوا بعد تعظیم و تکریم خسروانہ حکیم الملک نے عرض کیا اگر ارشاد ہو تو چند سوال علم تاریخ کے گزارش کیے جائین شہزادہ نے اجازت دی۔

پہلا سوال

سلاطین اسلام سے پہلا بادشاہ ہندوستان کا کون شمار کیا جاتا ہے اور اوسکے خاندان مین کب تک سلطنت رہی اور کیونکر منتقل ہوئی۔

جواب

شہزادے نے کہا اگرچہ حملے مسلمانون کے ہندوستان پر **ولید بن عبدالملک اموی** کے عہد خلافت سے شروع ہوگئے تھے اور سلاطین **غزنویہ** نے کئی بار تاخت کر کے ہندوستان کے راجون سے خراج بھی لیا اور دریائے **ستلج** تک قبضہ کر لیا تھا لیکن **معزالدین** سام کے زمانہ تک جسکو عوام **شہاب الدین غوری** کہتے ہین کسی نے ہندوستان مین دارالسلطنت مقرر نہین کیا اسلئے مورخین نے پہلا بادشاہ اسیکو شمار کیا ہے۔

شہاب الدین غوری نے بعد فتح دہلی مین اپنے غلام **قطب الدین ایبک** کو نایب اپنا چھوڑ اور خود **غزنی** کو روانہ ہوا اثناء راہ مین بمقام **رہتک** کھوکرون کے ہاتھ سے مارا گیا۔

جب غور کی سلطنت پر **شہاب الدین** کا بھتیجا سلطان محمود تخت نشین ہوا **سلطان محمود** نے فوراً خط آزادی اور چتر شاہی قطب الدین ایبک کے پاس بھیجا **قطب الدین** کو جب یہ خبر پہنچی تو

لاہور تک استقبال کیا اور اوسی روز سے ہندوستان کا مستقل بادشاہ ہوگیا اور دہلی کو دارالسلطنت قرار دیا۔

چار برس کئی مہینے کے بعد مقام لاہور چوگان بازی کے جلسہ مین گھوڑے سے گرا اور جان بحق ہوا اور اوسکا بیٹا **آرام شاہ** بادشاہ ہوا چند مہینے گزرے تھے کہ **امیر علی اسمعیل** سپہ سالار اور امیران دہلی **آرام شاہ** کی حرکات ناشایستہ سے آشفتہ ہوئے تو انہون نے **قطب الدین ایبک** کے داماد **شمس الدین التمش** کو جو بدایون کا حاکم تھا دہلی طلب کیا آرام شاہ صف آرا ہوا آخر کو شکست کھائی اور سنہ ۶۰۷ ہجری مطابق سنہ ۱۲۱۰ عیسوی کو **شمس الدین التمش** تخت نشین ہوا۔

اس بادشاہ نے حکومت مین مسجد **شمسی** اور مسجد **قوت الاسلام** اور بہت سی عمارتین بنائین یہ بادشاہ آخر سنہ ۶۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۲۳۶ مین دار بقا کو گیا۔

پھر **رکن الدین فیروز شاہ** فرزند **شمس الدین** تخت نشین ہوا چند روز بعد بغاوت نبیرہ **ملک اعزاز الدین** حاکم ملتان فوج کشی کی اوسکے جانے کے بعد ارکان سلطنت نے **رکن الدین** کی بہن **رضیہ** کو تخت پر بٹھا کر نذرین گذرانین **رکن الدین** یہ خبر سنکر واپس آیا

اور کیلوکڑے کے میدان مین بہائی بہن سے صف آرائی ہوئی **رکن الدین** گرفتار ہوا اور قید کیا گیا اور قید خانہ مین مرگیا۔

سلطانہ رضیہ ساڑہے تین برس مستقل فرمانروا رہی۔ (مگر کرجگ نہین کل جگ ہے یہ اس ہاتہہ دے اس ہاتہہ لے) جب **ملک التونیہ** بہٹنڈہ کے حاکم سے لڑائی ہوئی توامرا نے مخالفت کی اور رضیہ کو بہٹنڈہ کے قلعہ مین قید کردیا اور **بہرام شاہ** کو دہلی کے تخت پر بٹہلا دیا۔ آخر رضیہ نے **ملک التونیہ** سے نکاح کیا اور دوبار بہرام شاہ سے لڑی اور ماری گئی۔

بہرام شاہ کی سلطنت کو دو برس کچہ مہینے ہوئے تھے کہ **نظام الدین** مہذب الملک نے دیگر امرا کو ہموار کرکے بادشاہ سے مخالفت کی اور شاہ کو دہلی مین محصور کرلیا تین مہینے تک روز لڑائی ہوتی رہی آخر بادشاہ کو گرفتار کیا اور مار ڈالا اور امیر الامرا ملک معز الدین بلبن تخت نشین ہوا۔

چونکہ امرا **معز الدین** کی تخت نشینی پر راضی نہ تھے اُنہون نے **رکن الدین فیروز شاہ** کے بیٹے **علاء الدین مسعود** کو جو قصر سپید مین قید تہا فرمانروا بنایا اُسنے چار برس ایک مہینے

سلطنت کی اُسکی سفاکی اور ظلم سے امرا بہ تنگ آئے اور اُسکے چچا **ناصرالدین محمود** کو **بہرائچ** سے بلوا کر تخت نشین کیا اور علاء الدین کو جہانسے (قید خانہ سے) بلایا تہا وہین پہونچا دیا اور بالآخر علاء الدین قید مین مرگیا۔

ناصرالدین محمود بیس برس کئی مہینے فرمانروا رہا اور تمام رعایا کو اپنے عدل و انصاف و حُسن انتظام سے راضی رکہا۔

جب ۶۶۴ھ م ۱۲۶۵ء مین بیمار ہوکر فوت ہوا تو ارکین سلطنت نے شمس الدین کے داماد **الغ خان** کو تخت نشین کیا اور **غیاث الدین بلبن** لقب دیا گیا یہ فرمانروا اکیس برس کئی مہینے بڑے شان و شوکت سے حکمران رہا۔

پہر بعد وفات غیاث الدین بلبن کے ۶۸۶ھ م ۱۲۸۵ء مین اُسکا پوتا معزالدین کیقباد تخت نشین ہوا یہ بادشاہ بوجہ عیش و عشرت دو برس کئی مہینے کے بعد مفلوج ہوگیا اور اُسکے بیٹے **کیومرت** کو امرا نے تخت پر بٹہلایا مگر **خلجیون** نے مخالفت کی کیومرت کو بہادرپور مین پکڑ لے گئے اور مار ڈالا اور **ملک جلال الدین خلجی** کو تخت نشین کیا۔

اب سلطنت غوریون سے بعد ستاسی برس کے خلجیون مین آئی ابتدا سلطنت غوری ۱۰ ۔ ذیقعد ۶۰۲ھ ہجری اور انتہا جمادی الثانی ۶۸۹ھ ۔

دوسرا سوال

اہل اسلام مین خلافت مذہبی موقوف ہوکر سلطنت خاندانی کیونکر اور کسکے وقت مین پیدا ہوئی ۔

جواب

امام حسنؑ کے عہد خلافت تک طریقہ خلافت یہی تھا کہ بلالحاظ قرب و قرابت خلیفہ سابق کے اہل شورے یعنے مسلمانون مین کے متقی متدین امور سلطنت کے مشورہ دینے کے لایق کسی کو قوم قریش سے لایق سمجھکر اسکے ہاتھہ پر بیعت کرتے اور امیرالمومنین کے لقب سے پکارتے اور انکی بیعت کے بعد اسکو سب اہل اسلام نزدیک و بعید خلیفہ مانتے اور اطاعت کرتے تھے یا خلیفہ بذاتخود بمشورہ اہل شورے بلالحاظ قرابت و خاندان کسیکو جانشین کرتا ۔ خلیفہ کو اس سے زاید کوئی حق نہین تھا کہ مثل دوسرے مسلمانان متوسط الحال کے اپنے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کرے ۔ نہ تزک نہ حشم نہ اردلی نہ دربان ۔ جب لڑائی کا

موقع ہوتا تو مسلمان اُسکی فوج تھے لڑائی کا خرچ خوراک سامان حرب بیت المال سے ملتا تھا جو غنیمت آتی بپابندی احکام شرع تقسیم ہوتی تھی -

جب حضرت امام حسنؑ نے خلافت سے کنارہ کیا اور ۴۱ھ ہجری مین حکومت حضرت معاویہ والی شام کو سپرد کردی تب اُنہون نے طریقہ سابق کو بدلدیا - قصر امارت بنایا - چوبدار رکھے - در دولت پر دربان مقرر کئے اور مثل سلاطین اخیر عمر مین اپنے بیٹے **یزید** کو جو کسی طرح قابل نہ تھا خلیفہ بنایا اور بجبر لوگون سے بیعت لی جب سے یہ طریقہ خلافت بدل گیا اور سلطنت امویہ ہوگئی -

تیسرا سوال

یہ امارت اس خاندان امویہ مین کس سن تک رہی اور پھر کدھر منتقل ہوئی -

جواب

بنی امیہ کا اخیر والی مروان حمار تھا جو قتل کیا گیا ۱۳۲ھ مین زمام حکومت سفاح کے ہاتھ مین آئی جو بنو العباس کا اول فرمانروا ہے -

بنی امیہ مین بارہ ۱۲ شخص والی ہوئے اور اگر ابو عبد الملک

جو بوجہ بغاوت شمار مین نہین داخل کیا جائے تو تیرہ ہوتے ہین۔

چوتھا سوال

بنی العباس مین کتنے فرمانروا ہوے اور کس قدر زمانہ تک سلطنت کی اور کس پر ختم ہوئی۔

جواب

ابوالعباس سفاح اول والی ہے کہ جس سے امارت عباسیہ شروع ہوئی اور یہ امارت **مستعصم باللہ** پر ختم ہوئی۔ ابوالعباس سفاح سے مستعصم باللہ تک اس خاندان کے سینتیس ۳۷ بادشاہون نے برابر پانسو چوبیس برس سلطنت کی۔

پانچوان سوال

پہلا بادشاہ جو بغداد مین مرا شاہ **اسپند ترکمان** وہ کون تھا اور اُسکی کیا کیفیت ہے۔

جواب

شہزادہ نے کہا کہ **اسپند** قرایوسف ترکمان کا بیٹا تھا **قرایوسف** اگرچہ خاندان شاہی سے نہ تھا مگر اُسکے باپ **قرامحمد ترکمان** کو جمعیت قوم ترکمان کی اور اُس گروہ کی سرداری حاصل ہوگئی تھی اُسنے اُس قوم کی مدد سے **سنجار۔ موصل** وغیرہ

دخل کر لیا تھا اُسکا بیٹا قرا یوسف **آذربیجان** اور **عراق عرب**
اور بعض اضلاع **عراق عجم** پر مسلط ہو گیا اور ہمیشہ **امیر تیمور**
اور اسکے بیٹوں سے لڑتا رہا چنانچہ **میرانشاہ** امیر تیمور کا بیٹا
اسی کے مقابل مین مارا گیا **قرا یوسف** کے چار بیٹے تھے
اصفہان **بیگ - جہانشاہ - قرا اسکندر - اسپند** -
اسپند جسکے حال سے سوال کیا گیا ہے قرا یوسف کے مرنیکے بعد اپنے بھائی قرا اسکندر کا رفیق
رہا جب ۸۳۲ھ مین مرزا **شاہرخ** فرزند امیر تیمور اور قرا اسکندر سے لڑائی
ہوئی تو اسپند کمال دلاوری سے تین روز میدان جنگ مین شاہرخ کی فوج سے
لڑتا رہا اور آثار شکست شاہرخ کی فوج مین نمودار ہوئے اُسوقت
میر شاہ ملک نے کہ شاہرخ کے امرا سے نہایت چالاک
تھا نقارہ شادیانہ کا بجوا دیا اور مشہور کیا کہ اسپند گرفتار ہو گیا
اس خبر کے سُننے سے ترکمانون کی فوج مین کھلبلی پڑ گئی اور لوگ
بھاگ نکلے یہانتک کہ **قرا اسکندر** بھی روم کی طرف چلا گیا
اسپند نے جب لشکر کی یہ کیفیت دیکھی تو بزور معرکہ سے باہر
آیا اور **بغداد** کی طرف گیا اور بغداد کا مستقل بادشاہ بنگیا -
اور ۸۴۸ھ مین بعارضہ قولنج فوت ہوا اور **بغداد** مین
دفن کیا گیا -

مجلس علم لغت

اگلے روز مجلس منعقد ہوئی **حکیم الملک** نے علم لغت کے چند سوال پیش کرنے کی اجازت چاہی **شہزادہ** نے اشارہ کیا ۔

پہلا سوال

مسلمان کس زبان کا لفظ ہے اور محمدیون کو مسلمان کیون کہتے ہین ۔

جواب

شہزادہ نے کہا محمدیون کے دین کا نام اسلام ہے اور اسلام کے معنی مطیع ہونا ۔ اہل اسلام نے جب عرب سے فوج کشی کرکے **فارس** کو فتح کیا اور اُس ملک مین جوق جوق عرب آکر آباد ہوگئے تو اہل فارس اُنکو مسلم کہتے تھے یعنے اسلام والے جب فارس کے ہزارہا آدمی اسلام لائے تو اہل فارس انکو مسلم**مان** کہنے لگے یعنے مسلم کے مانند کیونکہ اہل فارس مسلم عرب ہی کو جانتے تھے رفتہ رفتہ تغیر لہجہ سے مسلمان ہوگیا اور محمدیونکو مسلمان کہنے لگے اس لفظ کا جزو اول عربی ہے اور جزو ثانی فارسی مگر بوجہ ترکیب فارسی اسکو فارسی کہنا چاہیے ۔

دوسرا سوال

روزگار کیا لفظ ہے اور اسکے کیا معنی ہین ۔

جواب

شہزادہ نے کہا کہ روزگار فارسی لفظ ہے بمعنی زمانہ مگر ہندیون نے اسکو نوکری اور وجہ معاش کے معنون مین مستعمل کیا ہی زبان فارسی مین اس لفظ کا استعمال بمعنی نوکری ناجائز ہے اگرچہ یہ لفظ اسی معنی مین سالک یزدی کے شعر مین آیا ۔

دل آوارہ ام بس بیقرار است
بہ بند زلف او بے روزگار است

لیکن خود شعر کے لفظی اشارہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسمین لفظ روزگار بمعنی بے معاش ہے ۔

تیسرا سوال

کاشتہ شدہ [illegible] ہے ۔

جواب

[illegible] تو فارسی [illegible]

[illegible] سے کا [illegible]

تو فارسی [illegible] بفساد شدہ ۔

[illegible] مراد ہے تو فارسی دروون

اور عربی مین حصادب ۔

چوتھا سوال

وہ کونسے حروف مین جو فارسی زبان مین آتے ہین اور عربی مین نہین آتے ۔

جواب

(۱) باے فارسی جیسے پلنگ ۔ پرورش ۔

(۲) جیم فارسی جیسے چرم ۔ چند ۔

(۳) زاے فارسی جیسے ژالہ ۔ ژرف ۔

(۴) کاف فارسی جیسے گواہ ۔ گرو ۔

(۵) واو مجہول یعنے وہ واؤ جسکے ماقبل ضمہ ہوتا ہے اور خوب ظاہر نہین پڑہی جاتی جیسے گور ۔ شور ۔

(۶) یاے مجہول جسکے ماقبل کسو ہوتا ہے اور خوب ظاہر نہین پڑہی جاتی جیسے دیر ۔ تیز ۔

(۷) ہاے مختفی جو کلمہ کے آخر اظہار حرکت کے واسطے لکہی جاتی ہے جیسے غنچہ ۔ پنبہ ۔

(۸) خاے فارسی جو پر پڑہی جاتی ہے اور اظہار تفخیم کے لئے اُسکے بعد واؤ لکہی جاتی ہے عام اِس سے کہ خاے مضموم ہو

یا مفتوح یا مکسور اور یہ واو مکتوبی ہوتی ہے پڑھنے مین نہین آتی جیسے خود اور خویش اور خواست ۔

یہ واو معدولہ فارسی مین سواے خاے معجمہ کے اور کسی حرف کے بعد نہین لکھی جاتی ۔

پانچوان سوال

لفظ ضحاک کی تشریح فرمایئے ۔

جواب

شہزادہ نے کہا کہ ضحاک لفظ عربی ہے اسکے معنی بہت ہنسنے والا ۔

پیشوادن مین سے ایک بادشاہ کا نام جو بڑا ظالم تہا اسکے باپ کا نام **مرتاس** تہا ۔

یہ بادشاہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے ۱۰۴۷) برس پیشتر ہوا ہے کہتے ہین کہ اسکے کندھون پر کوئی مادہ سانپ کی شکل کا ہو گیا تہا جسکی دوا یا غذا آدمی کا بھیجا تہا چنانچہ اسکے لئے ہزارون بندگان خدا کا خون ہوا ۔

یہ عرب کا بادشاہ تہا مگر جب فارس کے بادشاہ جمشید کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو ارکین دولت نے اسکو فوج کشی

اور چڑھائی کی ترغیب دی چنانچہ یہ کامیاب ہوا اور جمشید بھاگ گیا
اور یہ تخت ایران پر متمکن ہوا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی کے زمانہ میں پیدا ہوئے
اسنے سزائے تازیانہ اور سزائے سولی رائج کی۔

اسنے اپنے باپ کو اسطرح ہلاک کیا کہ [illegible] کھدوایا اور اسکو خس و خاشاک سے پٹوایا۔ [illegible] والیکو معلوم نہو۔

ظہور الدین احمد قائل

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان میں مبتلا ہو کر ضعف اور پھر بڑی معالجوں سے عاجز ہو جاتے ہیں اسلئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر نے دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ چندولال [illegible] واقع سمت دوم صرفخاص اندرون بلدہ مکان نمبر [illegible] سے تیار ہو رہی ہے ساتھ ہوتی اور قیمت [illegible] ترکیب اسکی کیا جاوے گی [illegible] کہ یہ مرض بالکل نیست ہو جاتا ہے استعمال کر کے صدہا مریض شفا پاچکے۔

نرخ خضاب

خضاب عمدہ اور اعلیٰ درجہ کا تیار کیا ہے جس کے لگانے سے سفید بال بالکل [illegible] اور رنگ بالکل سیاہ ہی رہتا ہے [illegible] نہیں ہوتا [illegible] اور [illegible] قیمت بالکل کم ہے فی [illegible] ہر وقت [illegible] ترکیب [illegible] ساتھ ہے۔

المشتہر

حکیم محمد [illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

نوٹس

یہ رسالہ بحیثیت کی [illegible] ماہواری نشاط
حقوق بحق ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہیں اسکا نسخہ
عالیجناب مہاراجہ بہادر سے نشاط صاحب کو خطاب
عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ بحساب ذیل قرار دی

۱- امراے عظام سے - - - - عہ
۲- پبلک سے - - - - - سے
۳- باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک -

ف ۱ جو صاحب اعلیٰ مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی ۔

ف ۲- ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

مضامین و قیمت و درخواست خریداری بنام ہیرالال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدرآباد علاقہ مہاراجہ بہادر
پیشکار ومدار المہام سرکار عالی
پہونچنی چاہئے

العظمۃ للہ

سرشتۂ آرزو بہ نیند آرمان شہوار علمی ہنر

بمنازل الوف دول ایدیون کوئی نوبلی حسین صبح نگاہ

دبدبۂ آصفی

۱۳۱۹ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ سولہوین سالہ جشن نظم و
نثر کے اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہوسکے جسکو بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد المتخلص شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی کے
ہین حسب ارشاد مہاراجہ معظم الیہ زیر نگرانی ہیرالال احسان نشاط
محبوب پریس حیدرآباد محلہ قدیم پیشکاری سے
شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبہ آصفی نمبر (۷) جلد (۵)

نمبر	صفحہ	مضامین	نام مصنف
۱	۲	۳	۴
۱	۱	بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری	مولوی حکیم محمد حبیب الرحمٰن۔ بیدل
۲	۱۷	فرض۔	جناب سجاد مرزا بیگ۔

[illegible]

[illegible]

بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری

تیسرے قلعہ سامسون جو سمندر کے کنارہ پر مسلمانون کا قلعہ تہا اور اُسکے مقابل اُسکا نظیر قلعہ نصارا تہا۔

دونون مین اتنا فاصلہ تہا بلکہ کم کہ ادہر کا پتہر اگر پہینکا جاے ادہر پہونچے۔ اور دونون قلعون مین باہم ایک دوسرے کی حفاظت کا پتا ملتا تہا۔ اور انکے سوا اور بہت سے شہر اور قریہ اور قصبہ کہادر اور بانگر کے تحت حکومت سے تھے (کہادر اُس خطہ زمین کو کہتے ہین جو نشیب مین واقع ہو ایسی زمینین اکثر نمناک ہوتی ہین اور بانگر اسکا عکس یعنے اُس خطہ زمین کو کہتے ہین جو بلندی پر واقع ہو یہ زمینین بغیر بارش یا آبپاشی پیداوار نہین دیتی انہین دولاب یا چرس یا نہر یا اور ایسے آبپاشی ضرور ہے)۔

جب اسفندیار کو تیمور غدار کے یہ واقعات تفصیلی طور سے دریافت ہوے کہ اولاد ابن قرمان سے کیا کیا اہل تتار پر کیا آفت آئی۔ قرایلوک و طہرتن حاکم ارزنجان سے کیا سلوک کیا اور متولی کرمان امیر یعقوب بن علی شاہ سے کیونکر پیش آیا اور انکے حالات جو حکام منتشا اور صاروخان سے تیمور کی طرف

متوجہ ہوئے تھے خائف ہوگئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تیمور اُس
شخص سے جو داخل اطاعت ہوکر حاضر ہو مخالفت نہیں کرتا
بہت جلد حاضری کے لئے تیار ہوا اور ایلچی روانہ کرنیکی تدبیر
کی اور تحفجات عالیہ اور ہدایا بے بہا لیکر حاضر ہوا تو تیمور
بہت خندہ پیشانی سے پیش آیا اور خوش معاملگی کے ساتھ
اُسکو اپنی نیابت پر ابن عثمان کے جانے کے لئے قائم رکھا
اور اسفندیار اور اولاد قرمان اور دیگر روسا اطراف
واکناف کو جنہوں نے اطاعت قبول کی حکم دیا کہ خطبہ اور
سکہ میں نام محمود خان اور امیر کبیر تیمور گورکان ثبت
کیا جاوے جنہوں نے امتثال حکم کیا اور منہیات سے اجتناب کیا
نتیجہ یہ ہوا کہ حملات تیموری سے محفوظ رہے —

اسفندیار نے [illegible] میں انتقال کیا اخیر بادشاہ تھا کہ جسنے اطاعت امیر تیمور کی
اسفندیار کے بعد اُسکا بیٹا ابراہیم بک تخت نشین
ہوا اور اُسمین اور اُسکے بھائی قاسم بک میں جھگڑے
شروع ہوئے اور قاسم بک ملک مراد ابن عثمان سے
جا ملا — اللہ ہی کا حکم ہے آگے اور پیچھے —

فصل

پھر تیمور نے ابن عثمان وغیرہ کے ذخیرہ نکالے۔ اور شاہان روم کا جس قدر نفیس اور عمدہ مال موروثی پایا سو بہتا داخل خزانہ کیا۔ اور موسم سرما مین منتشا کے ولایات کو اپنا مستقر بنایا اور جس طرف کو چاہا مکانات کو توڑ پھوڑ کے سرزمین نکالین اور انتہا تک پہونچا۔ اور خمس اور غنیمت کے بارہ مین فرمان جاری کئے اور انتہا کو پہونچا دیا لشکر تیموری آفاق ممالک مین پھیل گیا اور بجار ممالک مین غوطہ مار بلندی دیوار سے عمق زمین تک طے کر گئے۔ بہت سے وہان کے سردارون اور سربراوردہ لوگون سرتن سے گئے کتنے مانند گوش دشت و صحرا ہو گئے سب بلند مکانات مرتفع کے دامن سے اٹھ گئے۔ کوئی کسی ہمت مونڈھے پر سوار ہو کر سواحل ممالک پر پہونچ گیا کسی نے اپنی کوشش کے ناخنون سے باغہاے تر و تازہ کے رخسارون کو کھند ال ڈالا کتنون نے سونے کے لئے ممالک کا دماغ نیزون سے چھید ڈالا جہان چاہا پہونچے نہ حاجب نہ دربان جو جی مین آیا ہاتھون ہاتھ لیا۔ روسا کے سینہ پہ سوار۔ بعضون نے تعدی اور ظلم کی انگلیان پہونچون تک

درازکین۔ اور ممالک مین مشرق سے مغرب تک ف د پھیلا دیا سر کاٹ ڈالے گردنین جدا کردین بازو توڑ دیے مونڈھون کے جوڑ علحدہ کر دیے جلد جلا دے منہ جھلس دیے آنکھین اشک ریز اور کہلی کی کہلی رہگئین۔ پیٹ چاک کر دیے۔ زبانین گونگین۔ کان بہرے۔ شرفا کو خاک مین ملا دیا۔ شرار کو ذلیل کیا۔ دانت توڑ دیے۔ سینہ توڑ دیے۔ کمرین توڑ دین نافین چیر ڈالین۔ دل گلا دیے۔ پتے پھاڑ دیے۔ خون بہائے۔ عام عورتون کو حلال بنا لیا۔ سانسون کو گرم جانونکو ہلاک کیا اجسام کو گلا یا ارواح کو چھین لیا۔

الحاصل روم کی رعایا شرارت تیموری سے تہائی بلکہ چوتہائی بھی نہ بچی اور گروہ کے گروہ اُنکے کوئی گلا گھٹا کوئی ضرب شدید کا مارا کوئی پہاڑ سے روڑکایا ہوا کوئی گروہ مویشی کا کچلا ہوا کوئی درندون کا کہا جاتا۔

تیمور کا قلعہ ازمیر کو فتح کرنا اور اُسکی ہلاکی اور کسیقدر بیان قلعے کی وضع اور صفات کا

تیمور نے قلعہ ازمیر کا محاصرہ کیا یہ قلعہ وسط بحر مین واقع ہے۔ اسمین پہونچنا سخت دشوار ہے۔ ازمیر بروزن دلگیر

وہاں بین زاسے متوطن اور خیر مین رانعمہ ہے۔

یہ قلعہ وسط بہار مین بنایا گیا مگر اپنی نافرمانی اور دوار سے طالب سے وہاں مین وہ آگ بہڑکاتا ہے کہ معدود سعد اگر غور سے دیکہئے تو ان قلعون سے جو پہاڑ کی چوٹیون پر واقع ہین زیادہ دشوار رس ہے۔ اور اس خیال سے بہت دور ہے کہ سوار و پیدل کی فوج کی مدد سے ہاتہ آئے۔

تیمور نے طرح طرح کے آلات محاصرہ تیار کئے اور بروز چہار شنبہ دسوین جمادی الاخری سنہ ۸۰۵ھ کو یہ قلعہ لے لیا سالہائے رومیہ کے کانون اول کی چہٹی تاریخ تہی (کانون اول کسی مہینہ کا نام ہے)۔

تب تیمور نے بڑون کو قتل کیا اور عورتون اور بچون کو قید کیا۔ اور اسقدر مخلوق کو قتل کیا کہ مقتولین کی لاشون سے جامع مسجد بہر گئین اور انکے سرون سے ان جامع مسجدون کے مینارے تیار کئے۔

پہر تیمور نے قلعہ کے تمام اغنیا و فقرا کو گرفتار کیا۔ اور جو کچہ ذخیرہ قلعہ مین تہا اسکو لوٹ لکر قلعہ کو چٹیل میدان بنا دیا اور اسوقت اسکو چہوڑا کہ دینار و درم سے خالی تہا

اور اس سے نیک فال کی بشارت دی اور تمام آفاق مین شہرت کردی۔

تیمور کا بلادِ روم سے بلادِ خطا کی طرف قصد اور ممالک ترک اور جتا کے قبضہ کا خیال اور عرب مین رہکر ولایات مشرق کا فکر اور قضاے مبرم کا عناد اسطرح کہ دلمین آگ بھڑکا دی زمانہ نے مخالفت کی تمام اغراض برعکس ہو گئے یہ مثل جملۂ معترضہ کے ہے۔

تیمور نے سمرقند سے اپنے نبیرہ محمد سلطان اور امیر سیف الدین کو معہ اسکے جماعت کے طلب کیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین۔

محمد سلطان علما اور فضلا کا ملجا و ماوی تھا نیکبختی کے نشان اسکی پیشانی سے چمکتے تھے اور نجابت کے آثار خطوط جبین سے واضح تھے۔

ترجمہ شعر

بچہ گہوارہ مین تلاشتا آبائی شرف
اور آثار سعادت تھی نمایان شکل سے

امیر سیف الدین تیمور کا ابتدائی رفیق تھا اور امرا مین ارکان دولت کا سردار ۔

ان دونون نے موضع **اشبار** بنایا ۔ یہ موضع ہے کہ جسکو تیمور نے بذات خاص تیار کیا، اور ان دونون نے اُسمین قاعدے لوٹ اور غارتگری کے قائم کئے اور یہ شہر بین **مغول** اور جتا کے ہے ۔ اور یہ انتہا فرمانروائے تیمور اور سرحد ار بلاد خطا پر ہے ۔ انہین دونون نے اُسجگہہ **ارغون شاہ** کو امیر بنایا اور بہت سے لشکر سے مدد دی اور مغول کے موقع آمد پر معین کیا یہ سب باتین تیمور کے حکم سے ہوئین جب ان دونون نے اس موضع کا بنانا شروع کیا تو مغول کو یہ فعل قبیح ناگوار تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ یہ افعی دم بریدہ یعنے تیمور جب اسکے قریب ہو جاویگا تو ضرور فساد برپا کرے گا اسوقت ہم اُسکی آفت سے مامون نہین ہو سکتے نہ انمین اُسکے قربت کی طاقت تھی اسلئے اُنکے دل پریشان اور مکدر ہو گئے اور دل مین ٹھان لیا کہ اب یہان سے چل دیتے اور شہرونکو خالی کیجیے جب مغول نے یہ ارادہ کیا تو قوم جتانی کو طمع اسکی ہوئی دونون فرقون کے شریر لوگون نے ظلم کے ہاتھ اور

فساد کے پانون پہیلانے اور غارتگری کے میدہ وسے جام سرشار پیئے جو جسکے ہاتہ لگا اُسکو حلال سمجہکر کہایا پیا ۔

جغتائی اس سے نہایت خوش ہوا اور بانہین ہینی عداوت پہیل گئی ہر ایک نے دوسرے کی آمد و رفت کے راستے بند کردئے ہر ایک دوسرے کے درپئے شورشی کرتا اور اپنے حتی المقدور اُنکے متعلقین کو آفت و بلا مین ڈالتا **مغول** بہی **جغتائی** کے ساتہ ایسا ہی کرتے تھے اور تیمور کو دور رہتا مگر یہ لوگ مثل حوادثات زمانہ خالف تھے اور جس طرح ڈوبتا آدمی تنکے کا سہارا ڈہونڈہتا ہے یہ بہی مہالک کے خس و خاشاک سے متشبث تھے ۔

یہ خبر جب تیمور کو ملی تو خوشی سے پہولے نہ سمایا اور محمد سلطان اور امیر **سیف الدین** نے **موضع اشبارہ** کو سامان کامل اور اسباب ضروری سے مضبوط کیا اور لڑنے والے سپاہی کچہ ہنود از **ملتان** کے لشکر سے اور ایک قوم **عراق عرب** اور **آذربیجان** سے اور ایک فرقہ **فارس** و **خراسان** کے سوارون کا اور تہوڑے سے آدمی اُس گروہ سے جنکا لقب **جانی قربان** تہا اور اسکے سوا دس ہزار

یا شاق چغتائی امیر ارغون شاہ کے پاس بھیجے اور یہ دونون
خجند ہو چکا سیحون کو قطع کرتے ہوئے سمر[illegible] آئے اور وہان
خواجہ یوسف کو والی بنایا خواجہ یوسف [illegible] اور اسلاف
کی پیرایہ [illegible] مین چپت پھرتا تھا پھر یہ دونون سمر[illegible] تیمور کی
وفات [illegible] **سیف الدین** [illegible] سلطان [illegible] **محمد سلطان**
بلاد روم مین آکر مرے تیمور کو اپنے نبیرہ محمد سلطان کے مرنیکا
نہایت غم ہوا تمام لشکر سیاہ پوش ہو گیا اور سوگ کی شرطین
قائم کردین ہر چند کہ انکو سواد کی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ خود
سواد اعظم تھے پھر محمد سلطان کی ہڈیان تابوت مین بند کرکے
بڑی عظمت و حرمت سے سمرقند روانہ کین اور [illegible] کہ اہل شہر
اس تابوت کو روتے اور پیٹتے ہوئے شہر مین لیجائین اور
عزاداری کا سامان کرین اور کوئی شخص ایسا نہ رہے کہ سر سے
پانون تک سیاہ پوش نہو اہل سمرقند تابوت کے آنے پر
شہر سے باہر نکلے شریف و ذلیل امیر غریب کے سیاہ پوشی
کی وجہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ پیشانی دنیا پر اندھیری رات کا
ٹکڑا چھا گیا اہل شہر نے تابوت کو لاکر مدرسہ حصینہ عرف شا[illegible]ین
دفن کیا یہ مدرسہ شہر مین واقع ہے۔

یہ واقعہ سنہ ۸۰۵ھ کا ہے پھر حبیب اللہ تعالیٰ نے محمد سلطان کے داداکو ہلاک کیا یعنے تیمور کو تو اسکو بھی اسکے برابر مین دفن کیا جیسا کہ قریب آئیگا۔

تیمور کا اللہ داد پر غصہ ہونا اور اقصاے بلاد کی طرف شہر بدر کرنا

جب تیمور نے ماردین سے اسباب بہمراہی اللہ داد روانہ کیا اور تیمور بغداد کی لینے کی طرف متوجہ ہوا تو اللہ داد کے بہت سے شرکا اور دشمن اور ہم کفو اور اعدا اور اضداد تھے اور حسد حاسد کی گردن مین غل قمل ہے غل طوق کو کہتے ہین اور قمل جون کو حاصل معنی یہ ہین کہ حسد ایک ایسی عادت قبیحہ ہے جیسا کرتہ جسمین بہت سے جوئین ہون کھجلانے کو بے چین کردیتا ہے اسی طرح حسد) اور اپنے کنبہ والون کا حسد وہ زخم ہے کہ کبھی نہین بھرتا اب دشمنون کو موقعہ ملا کہ تیمور سے اللہ داد کی برائیان کرین اور اسکی آبروریزی کے بارہ مین گفتگو۔ اللہ داد کے غائب ہوتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوے اور اسکا گوشت بغیر نمک کے کھا گئے اور اسکی غیبت کو نقل مجلس بنا لیا تیمور سے بہت کچھ چغلیان کھائین اور شام مین جو کچھ کیا تھا اسکا اظہار کیا اور

یہ بھی کہا کہ اُسنے ذخائر شام سے بے انتہا سامان اور نفیس مال اپنے لئے مستعدہ کرلیا۔ یہ جو کچہ کہ انہون نے کہا سب درست تہا بلکہ جو کچہ بیان نہ کیا وہ زیادہ تہا۔ بس بگاڑ دیا ان لوگون نے اللہ داد کی بات کو اور بہڑکا دیا اُسپر سینہ تیمور کا خاصکر ایسے وقت مین کہ پرگنگ تہے اللہ داد کے اُسکے بہائی سیف الدین کے مرنے سے۔ سیف الدین ایک ایسا ذی ہیبت آدمی تہا کہ تیمور بھی اُس سے خوف و رجا کی حالت مین رہتا تہا ممالک ماوراء النہر مین اُسکے آثار مشہودہ اور نتائج فکر باقیہ معہودہ تھی۔

جب اللہ داد سمرقند پہونچا تیمور نے اُسکے عقب مین ایک فرمان باین مضمون جاری کیا کہ فوراً موضع اشبارہ جاے اور وہان لوٹ اور غارتگری کے لئے مستعد رہے اور یہ گویا کہ اللہ داد کا شہر بدر کرنا اور اقصاے بلاد مین ڈالنا دشمنون کی کمین گاہ اور مخالفون کے درمیان پہینک دینا تہا۔ ارغون شاہ اشبارہ سے سمرقند آئے۔

اللہ داد وہین رہا یعنے اشبارہ مین، یہانتک کہ انتقال کیا تیمور نے الی لعنۃ اللہ۔

مغول اشبارہ کی طرف لشکر بہیجتے تہے اور وہ لشکر

جو کچہ ملتا تہا روپیہ - پیسہ - سونا - چاندی - مویشی - انسان لوٹ لیجاتا تہا اور وہ لوگ تیمور کے دور ہوئے کو بہت غنیمت سمجھتے تھے -

اللہ داد اس لشکر سے نہایت درجہ احتراز کرتا تہا تاہم جسقدر رسالے مہیا کرتا اور مکر سے کنوین اور گڑہیان کہودواتا اور جو ملتا اسکو قتل یا قید کرتا مارتا اور پیٹتا یہانتک کہ خالی کردیا اشیاء کو بعد تیمور کے اور قریب ہے کہ آئیگا اسکا ذکر مفصل

بطور نمونہ کے یہ جتلانا کہ بحر عمیق (یعنے تیمور) کتنا گہرا تہا اور اسکا غواص فکر تہا غوطہ لگا کر کہانتک پہونچتا تہا -

جب تیمور منحوس بلاد روم مین خیمہ زن تہا ایک ایلچی اللہ داد کی طرف بہیجا اور فرمان مین امور مجملہ اور مفصلہ لکہکر حکم دیا کہ فوراً امتثال کرے اور بعد امتثال کیفیت حال سے اینجانب کو اطلاع دے -

تفصیل مضمون فرمان تیموری

ان ممالک کی وضع بیان کرو کہ کیسی ہے - اور بطریق وضح وہان کے راستے اور مسالک بتلاو - اور وہان کتنے شہر اور کتنے مواضع ہین کہادر - بانگر زمینون کی کیفیت - گڑہے اور گڑہین

مسافات کی تعداد ... دور قریب اور بعید کی تشریح ۔ اور میدانون
ویران بیابانون کا حال جن پر پہونچنا دشوار ہے ۔ اور جنگلون
اور جنگلی میدانون کی کیفیت ۔ اور نشانات میل منارون کی
سمت ... اور نہرون کی تعداد و کیفیت راستے پیچ
دریا و تری ... اور وہان کے بڑے بڑے قبیلون اور
انکی شاخون کی کیفیت ۔ قبیلہ ایک بڑے گروہ کو کہتے ہین
اور شعوب اسکے چھوٹے حصے ۔ اور تنگ و کشادہ
راستے ۔ طرق معروفہ و مجہولہ و منزلین ۔ اور مکانات
آبادی و غیر آبادی ۔

اور اسکے بیان مین طریقہ تطویل اختیار کیا جائے اگرچہ
بیان اسکی طوالت سے طول ہو جائے ۔ اور اختصار کی روش
سے اجتناب کیا جائے خصوصا وہ اختصار کہ اصل مطلب
[illegible] مین پڑ جائے ۔

اور نیز بقدر طاقت و علم و درایت ہر دو منزلون کی
مسافت ۔ و ہر دو منزلون مین طریقہ رفتار کیونکر ہونا چاہئے
سمت او ... و کیفیتین مین جہت شرق و ممالک خطا اور ثغور
ثغر اس جگہہ کو کہتے ہین جہان سے دشمن کی آمد کا کھٹکا ہو

حرب کا موقع، جہانتک جانب سمرقند۔ تیمور [illegible] سے پہونچتا ہے ۔

اور یہ خیال ہے کہ [illegible] پر [illegible] بیان [illegible] ہے کہ تفصیل امورات مذکورہ مین ابتدا [illegible] شو [illegible] و اطناب سے کام لیا جاے [illegible] فصاحت بلاغت مین حشو اور طول عیب ہے [illegible] سے رکہا [illegible] ہے مگر یہ ایسا موقع ہے کہ بیان طول [illegible] فصاحت [illegible] مین حشو بوجہ [illegible] فصاحت [illegible] ہے [illegible] اسکے [illegible] طریقہ اختیار کیا جاے کہ [illegible] سے زیادہ واقف [illegible] طرز [illegible] سے اس تحریر مین [illegible] جاے [illegible] ینک کہ وہان کے تیمون [illegible] وسوم و تعریف زمین [illegible] بین شیح اور قیصوم کے چہپانے سے [illegible] جاے شیح و قیصوم [illegible] مین نہایت گردسے شیح کو فارسی مین [illegible] کہتے ہین اور قیصوم کو ہندی مین گندنا کہتے ہین اسکے چابنے سے بول بکثرت آتا ہے یہی معنی ہین اس تشبیہ سے یعنے کثرت بول شیح و قیصوم چابنے والے کے تہوک سے بڑہجاے)

اللہ داد خان نے بامتثال حکم اس اسلوب سے صورت

و ہیئت بتلائی کہ عجیب و غریب تھی اور وہ [illegible] عمدہ
کاغذ کے جوڑ کر ایک مربع شکل کا تختہ بنایا اور [illegible]
کا مرکا نوں کو دکھایا اور جو تختہ [illegible]
سے مراد یہ تھی [illegible] کائنات باغات [illegible]
مویشی ندیں پشتے وغیرہ اور [illegible]
وضاحت سے دکھایا مشرق مغرب [illegible]
کا [illegible] چاہا بطول عرض [illegible]
سے شہر یا درخت [illegible] پانی [illegible]
[illegible] کا [illegible] ظاہر
کی بتلائی [illegible] پوشیدہ [illegible]
کو [illegible] یا وہاں کا [illegible] والا
[illegible] ۔

تیمور نے تمام سامان حسب طلب [illegible] کیا [illegible] سب
ہوا اور تیمور بلاد و [illegible] گیا [illegible] ۔

تیمور کے مرنے کے بعد اختتام امور روم
اہل تتار سے جو غدر اور فریب کیا

جب ممالک روم کا آب خاصہ تیمور کے [illegible] سے صاف ہو گیا

او [illegible] [illegible] سلطان نے اپنے افواج سے عجب کو اور ال روم
[illegible] [illegible] ہو [illegible] لشکر تیموری نے پوری لوٹ [illegible] اپنی
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نمرت و دوسری سیل عرم [illegible] ایک
[illegible] [illegible] دوسری [illegible] رنج کے لڑکے ہون ہو گئے ورجاری
[illegible] [illegible] فوالی [illegible] سلطان سعید غازی شہید ایلدریم بایزید
[illegible] [illegible] سے شہید ہوا۔
[illegible] یزید تیمور کے ہاتھ [illegible] سے [illegible] میں
[illegible] [illegible] ۔
تیمور نے یہ قصاص لیا تھا اُسکا کہ جیسے قیصر نے
[illegible] [illegible] سے ساتھ کیا۔ او[illegible] تیمور کا ارادہ تھا کہ اسی طرح
[illegible] [illegible] الٹھ تک ساتھ رہے مگر شہر آق [illegible] مین موت نے
[illegible] [illegible] دی آنکھ کی کھولدی مرغ روح پرواز کر گیا۔
[illegible] یہی شہر آق سے جہان نبیرہ تیمور محمد سلطان
[illegible] [illegible] ہوا۔
[illegible] نے کوچ کا قصد کیا اور تمام اسباب کے گٹھے
[illegible] اسوقت سرداران تتار کو طلب کیا جسمین یہ بات
[illegible] رکھی تھی کہ انکو ہلاک کیجے مگر بظاہر بلا کر کہا کہ اب وقت

فرض

انسان دنیا مین مطلق العنان نہین پیدا کیا گیا بلکہ طرح طرح کے تعلقات کے رشتون مین جکڑا ہوا ہے جس طرح یہ تعلقات مختلف ہین اسی طرح اُنکے برتاؤ مین بھی اختلاف ہے اور ہر ایک کے واسطے ایک خاص لحاظ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لحاظ برقرار نہ رکھا جاے تو قاعدہ عدالت منحرف ہو جائیگا۔ اور دنیا مین بے امنی پریشانی اضطراب پھیل جائیگا انسان کا دل تو بہت چاہتا ہے کہ بندشین جسقدر کم ہون بہتر اور نہون تو بہت ہی بہتر وہ ازادی کو نہایت پسند کرتا ہے اور فرائض اور ذمہ داری کے بارسے گھبراتا ہی مگر مشکل یہ ہے کہ قدرت نے اُسے فرائض کی بندشون مین جکڑا ہے اور بہبودی اور تسکین خاطر ترقی اور امن کا مدار

فرائض اور باہمی تعلقات کو من احسن الوجوہ انجام دینے پر مبنی رکھا ہے انسان کا اپنی ذمہ داریون کو عمدہ طور سے انجام دینا ہی ایسی صفت ہے جو اسکو اشرف المخلوقات کے معزز خطاب کا مستحق بناتی ہے اور ہر شخص اپنی ذمہ داری کو جسقدر زیادہ عمدگی سے ادا کرے وہ اسیقدر اور لوگون کی نسبت زیادہ اشرف اور زیادہ عالی رتبہ ہو۔

دنیا مین انسان کے مختلف تعلقات ہین اور اسی سبب سے مختلف قسم کے فرائض سب سے اول تو خدا پر ایمان لانا اور اُسکے احکامات ادا کرنا فرض ہے جو دنیاوی اور اخروی بہبودی کا سرچشمہ تمام حسن اخلاق اور حسن معاشرت حسن تمدن اور حسن سیاست کی بنیاد ہے۔ پھر اپنی ذات کا فرض ہے کہ اُسے دنیا مین خوار اور ذلیل نکرے بلکہ اُسکی پرداخت کرنی اور اپنی عزت کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ہم اپنی ذات کے مالک نہین ہین بلکہ خدا اُسکا مالک ہے۔ پس اُسکی ضمانت یا اُسکی عطیہ کو خراب اور رسوا کرنا بددیانتی یا کفران نعمت ہے۔ اسکے بعد ماں باپ۔ بھائی بہن۔ میان بی بی۔ قریب اور بعید کے رشتہ دار ہین اور دیگر ابنائے جنس جنکے ساتھ

ذاتی تعلقات زیادہ ہوں۔ مثلاً [illegible] ہے اور [illegible]
دوست واحباب آقا و ملازم۔ بادشاہ و رعایا [illegible]
اہل ملک وغیرہ۔

ہر وقت اور ہر موقع پر یہ جاننا کہ یہ فرائض کیا کیا ہیں اور
وہ کون کون سے امور ہیں جن پر عمل کرنے سے تمدن و معاشرت
و معاش و معاد کی درستی اور سوسائٹی میں امن چین قائم ہو
کہ ہر شخص حسب استعداد کامل [illegible] تعلیم پر عمل کر سکے
عقل کا کام ہے اور اسی واسطے انسان کو عقل عطا کی گئی ہے
اگر انسان اپنے فرائض کا خیال نہ رکھے تو بہت [illegible]
رتبہ انسانیت سے گر کر بہائم میں جا شامل ہو۔ اور فرائض
ہماری مصیبتوں کو کم ہماری سہولتوں کو زیادہ ہمارے
مراتب کو اعلیٰ کرتا ہے۔ ہر کام [illegible] ہر موقع پر اپنے فرض
ادا کرنا دشوار نہیں بلکہ انسان [illegible] ہوتی
اور راحت ہے کیونکہ دنیا میں [illegible] آخرت میں
اسکی بدولت نجات ملتی ہے۔ جب [illegible]
گھیرتی ہے تو اداے فرض کا خیال [illegible]
رکھتا اور دلیری ہمت اور جرأت بخشتا ہے [illegible]

کا خیال ہمیشہ راستباز رکھتا ہے ناجائز وسائل سے اکتساب دولت ۔ طلب جاہ وجھوٹی شہرت زندگی کا مآل یا فرض انسانیت نہین بلکہ فرض انسانیت یہ ہے کہ انسان دنیا مین اکتساب سعادت اور مفید وبکارآمد کام کرے اور یہی خیال زندگی کے راستہ کو صاف کرتا ہے اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کی حفاظت کرنا مشکلون کی برداشت کرنا ۔ خطرات کا مقابلہ کرنا محنت پر قائم ومستقل رہنا سکھاتا ہی بے اطمینانی وتلون مزاج کو روکتا ہے ۔ اور جو مفید کام ہم کررہے ہین یا جو ہمین کرنا چاہیے اُسپر کاربند رکھتا ہے ۔ بُرائی سے بچنے اور بھلائی کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور حقیقی خوشی اور علو مرتبت کا جوش پیدا ہوتا ہے ۔ صرف اسی سے نا امیدی دور رہ سکتی ہے اور افسوس وحسرت نہین اُٹھانی پڑتی ۔ شرط ہمت تو یہ ہے کہ انسان اپنا فرض ہر خطرہ ونازک حالت حتیٰ کہ نا امیدی کے مقابلہ مین بھی نہ چھوڑے ۔ اور سچ پوچھو تو اگر فرض منصبی اچھی طرح ادا کیا جاے تو خواہ ناکامی ہی کیون نہو مگر وہ ناکامی نہین خیال کی جاسکتی یہ کیا کم ہے کہ اُسنے اپنی ذمہ واری کا بوجھہ ٹھیک ٹھیک اُتار دیا ۔

وذٰلک الفوز العظیم

کسی کا قول ہے اور بالکل سچ ہے کہ ہم جیسا اپنے تئیں بنانا چاہتے ہیں رفتہ رفتہ ویسا ہی ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر روز کی کوششیں دقتوں کو سہل کرتی جاتی ہیں یہ جو کوئی جیسا بوے ویسا ہی پایا خدا کے نیک بندے جو اپنا کام دل لگا کر کئے جاتے ہیں اور جنکی محنت کی نہایت غرض یہی ہے [illegible] نہیں ہوتی گو کہ ان کا کام بھی ناقص ہیں تو ان کے دل کو ایک تسکین و اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ حق کے ملازم خدمت ہیں۔ اور ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا ہے۔

پس [illegible] اطمینان حاصل [illegible] کی خدمت [illegible] پاک نیتی و صفائی ہے۔ [illegible]

سجاد مرزا بیگ

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلیئے بنظر آسانی رفاہ عام اچھے دواخانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ چندو لال بیکنٹھہ باشی واقع سمت دوم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲ عرصہ دراز سے تیار ہوتی ہے سات پوڑی ادویہ قیمت ۴ حالی سکہ ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب آسکی کہدیجاویگی طرفہ یہ کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پا چکے۔

نرخ خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے۔ جسکے لگانے سے سفیدی بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ بالون کا سیاہ رہتا ہے جسمین بدبو نہین ہوتا جنکو منظور ہو تجائین اور آزمائین قیمت بالکل ؏ ہے فی نرد بوقت اخذ خضاب ترکیب بتلائی جائیگی۔

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی۔

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی بیتی تاریخ [illegible] کو شائع ہوگا کل حقوق بحق راے ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا نسخہ عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی

۱- امراے عظام سے . . . . عہ

۲- پبلک سے . . . . . لے

۳- باہر والون سے اسکے علاوہ محصول ڈاک -

ف۱ جو صاحب مجھے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرماینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی -

ف۲ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس -

مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدرآباد علاقہ مہاراجہ بہادر
پیشکار و منصرم مدار المہام
سرکار عالی ہونی چاہئے

نمبر ۱۰، ۶ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ھ جلد ۵

العظمت لله

[illegible]

دبدبۂ آصفی

[illegible]

سنہ ۱۳۱۹ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم ونثر کے
اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی
ہین حسب ارشاد مہاراجہ محتشم الیہ بہ نگرانی ہیرا لال صاحب نشاط
محبوب پریس حیدرآباد و علاقہ پیشکاری سے
شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبۂ آصفی نمبر (۸) جلد (۵)

نمبر شمار	نمبر صفحہ	مضامین	نام مصنف
۱	۲	۳	۴
۱	۱	بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری	جناب مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب بدا
۲	۱۷	سلطنت اسلامی کی کیفیت الخ	جناب ابوالحسنات صاحب نارنولی

قربان شاهزاده میرزا [illegible]

بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری

ے مین ہماری جان نثاری کا بدلہ اور تمہاری ہمدردی کا
ہزارون لشکریان کی شمشیر نے ہمکو نہایت تکلیف دی اور
وہ تمام ممالک جانون کے قیمت سے وصول ہو گئے
تیغ فتح سے ہم مین چالیس تمکان وزمان سے ذرا شہر صدر
ہو دونون سے اس تین سو گون کی سیر کا تقاضا و
ہوتا ہے

ہم وہان چلکر اس قیم و تیغ روم کا انتظام کرینگے اور
آپ لوگون مین سے جو جس قابل ہو گا اسکو تیغ برائے
سے سرافراز فرماینگے کیونکہ اسکی اجمالی حالات کی تفصیل اور
وہان کے کاروبار کی تدبیر مین نظر غائر ڈالی اور اسکے
قلعون اور شہرون کا محاصرہ اور وہان کے دیہات اور
جاگیرون کا ضبط اور قوانین اور مقطعون کا حساب کتاب
قوانین جمع سے تومان کی اور تومان اسکو کہتے ہین جہان
دس ہزار مقاتل بوقت ضرورت میدان جنگ مین تن دا
اور وہان کے افراد اور جماعتون کا قلمبند کرنا بہ ضرور تہا
ان مین سے کوئی بات ایسی نہین کہ نظر انداز کیا ہو،
بعد تفصیل ان مجملات اور توضیح ان مشکلات کی ہم تمہارے

سربرآوردہ اور سرداروں کو نظر تفحص سے دیکھینگے اور
تمہارے اخیار و ابرار و سادات سے ملینگے اور تمہارے
سرداروں اور تمکو قلمبند کرینگے اور تمہارے آباؤ اجداد
کی [illegible] میں انتہا درجہ تک کرینگے بعد تمہارے [illegible] بیٹوں اور
پوتوں کے حال پر غور اور قیاس کرینگے بہ تحقیق کرینگے تم ہمارا
اور دستار روم کو [illegible] رکھو مستقل طور پر سردار رکھینگے اور دستار جو ہمارے ہمراہ
تھے اور اس مال نفیس کے جو تمنا ہے نفوس پر تقسیم کرینگے
پہر تمکو بہزار اعزاز و اکرام روم کو واپس کر دینگے اور چونکہ تم
ہماری طرف آگئے ہم ذمہ دار ہیں تمہارے اور تمہاری اولاد
کے افلاس کے بہرحال ہم تمہارے ساتھ وہ کرینگے جو مقابلہ
تمہارے فعل کے ہمپر واجب ہے۔ اور ہم تمہارے ساتھ
وہ افعال مشفقانہ کرینگے کہ جسکی نقل بطون دفاتر و تاریخ مین نظر
آئیگی۔ اِس کہنے سے سب مطمئن ہو گئے اور حول ورو کے
مسئلہ پر خوش ہو گئے (یعنے تمنے ہماری طرف رجوع کیا اور
ہم تمکو بجلدی اسکے پہر امیر بنا کر روم کو رد کرینگے) اور جو اسمین
در پردہ غول ذظلم) تہا وہ نہ سمجھے۔ پہر جب وہ اس حرکت پر متفق
ہو گئے تو باوجود کثرت تعداد باہم کچہ مخالفت نہوئی۔ اب تیمور

با طمینان لوگونکے ساتھہ جلا بخیریت سیواس پہونچا ۔

فصل

جب تیمور کے دشمنون کا کہ باتفاق سیواس مین جمگا اور انکا یعنے لشکر تیموری سیواس پہونچ گیا اور وہ وقت آگیا کہ اہل تتار جو تیمور سے آشفتہ تھے انسے ایفاء وعدہ کیا جاے تیمور نے ایک دربار عام کیا اور اپنی فوج کا اوس بڑے حصہ کو کہ جو مثل محافظین دوزخ سے بے رحم اور دلیر تھے سامنے کھڑا کیا پھر اہل تتار سے جو لوگ دیندار اور سربرآوردہ اور مجاہد دانا اور شجاع تھے یا جنسے اندیشہ مضرت تھا یا جنگ وجدال کا کھٹکا تھا اور جتنے سرکش اور شیاطین طینت اور فساد خصلت تھے ان سبکو یاد کیا اور نہایت خندہ پیشانی اور شیرین زبانی سے بڑے اعزاز واکرام سے ہر اک کو اپنے موقع پر بٹھلایا بلکہ گذشتہ حالت سے زیادہ اعزاز کیا ۔ اور کہا کہ مین نے بلاد روم اور اوسکے اطراف کو فتح کیا اور اوسکے دیہات اور مضافات پر قبضہ کیا ۔ اب اللہ نے تمہارے دشمن کو ہلاک کیا اور تمکو اوسکا قائم مقام

بنایا مین بھی ان ممالک کو تمہارے سپرد کرتا ہون اور
تمکو حمایت خداوندی چھوڑ کر اپنے مستقر کو جاتا ہون
مگر یہہ کہتا ہے کہ بایزید کی اولاد تمکو نچلا نہ بیٹھنے دیگی اور
تمکو اپنا شریک دیکھنا پسند نکریگی - اور صلح کا کوئی راستہ
نہین کیونکہ تمنے جو کچھہ اونکے باپ کے ساتھہ کیا اوسنے
مصالحت کا راستہ مسدود کردیا -

اور یہہ سمجھا کہ اولاد بایزید ایکدم اپنی شکستہ حالی
کو درست کرینگے اور اپنی جماعت کو بلا لینگے اور
تمپر حملہ کرنے کو گانون گانون اور شہر شہر کو
اطلاع کرینگے اور وہ جب سنینگے لبیک کہتے
ہوئے دوڑینگے کیونکہ اونکے نزدیک تم غدار اور
نمک حرام ہو اور وہ تمہارے واسطہ چیتے کی کہال
پہنینگین یعنے امادہ جنگ ہونگے اور حاکم محکوم
سب ملکر آفت برپا کرینگے تمکو ہر طرف سی کاٹ ڈالینگے
اور اسطرح اچک لیجاینگے جیسے چیل گوشت کو لیجاتی
ہے، خاصکر ایسی حالت مین کہ اکثر قلعے اور گڑھین اونکے
قبضہ مین ہین اور جسقدر لشکر باقی ہے سب اونکے

ماتحت حکومت ہے ایسی حالت مین اگر تم متفرق اور تتر بتر رہوگے تو وہ تمہارے خون مین غوطے لگائینگے اگر تم نہین سمجہتے تو میری بات سنو اور یاد رکہو۔

ترجمہ شعر

حالت نہو درست اگر سرگروہ نہو | جاہل ہو سرگروہ تو بے سرگروہ ہن دو

اور مین تم سے نزدیک نہین کہ حمایت کرون لہذا ضرور ہے کہ تمہارے لئے کوئی انتظام کیا جاتا۔ اور تمہاری جماعت کی نماز کے لئے شرائط وارکان مقرر ہون کہ جنکی پابندی سے اول قیام اور آخر سلام ہو اسمین لطف یہہ ہے تلازم نماز اور یہہ معنی ہین کہ تمہارے لئے ایسے قواعد ہون کہ جنکی وجہ سے تمہارا قیام ہو اور انجام سلامتی اور سب سے پہلی شرط جماعت امام کا ہونا ہے تاکہ خواص و عوام اوسکی اقتدا اپیروی کرین پہر ترتیب جماعت کی اور سب گروہ کا اطاعت اور حکم ماننے کی صف مین کہڑا ہونا پہر ہر شی کو اوسکے محل پر رکہنا اور منصب اور وظیفے اوسکے قبضہ مین دینا جو اہل ہو اور ہر مستحق کو اوسکا حق دینا اور

سبکا متفق الرائے ہونا۔

جب تمہاری رائین متفق اور سبکی خواہشین باہم دست وگریبان ہون اور تمہارے بیٹے بڑے ہوجائین تو دشمن تمہارے ذلیل ہوجائین اور تمہارا بحالت مجموعی شان اقتدار پر اثر پڑے اور فتحمند ہو تم اپنے دشمنون اور بدخواہون پر۔ اور یہہ نہایت عمدہ تدبیر ہے اسکی کہ تمپر دشمن دست درازی نکرین کوی مکر اور حیلہ تمہارے مخالفین کا تیر نہ چلے۔ یہہ جب پورا ہوتا ہے کہ مین تمہارے حالات مین فکر کرون اور تمہارے سوار اور پیدلون کو جانچون اور تمہارے ہتیار اور آلات جنگ ملاحظہ کر کے تمام سامان کو خیال کرون کہ مکتفی ہے یا نہین کیونکہ فتحمندی انہین سے حاصل ہوتی ہے۔

اب تم اپنے بال بچون کے نام اور راہل و عیال کی تعداد بتلاو اور سوار اور پیدلونکو حاضر کرو اور سامان اور مردم شماری اور اونکی اولاد کا تختہ پیش کرو اور جس چیز کی جسکو ضرورت ہو بتلائے اور اسکو

دشوار نہ خیال کرے یہہ سہل بات ہے کہ جسکی جسکو حاجت ہو تکمیل کیجائے اور جو کمی ہو اوسکو پورا کیا جائے تاکہ تمکو اطمینان اور امن ہو اور خوف نہ رہے تمکو چاہے کہ سب سے پہلے اپنے ہتیار پیش کرو تاکہ ہم اونکو پورا کردین اور جو صیقل وغیرہ کی ضرورت ہو اسکی تکمیل کیجائے۔

فوراً اہل تتار نے جسقدر سامان جنگ تہا حاضر کیا اور درمیان لشکر تیموری کے جو دربار مین موجود تہے ہر اک نے جو کچہہ تہا لاکر ڈالدیا حتےٰ کہ ایک انبار عظیم ہتیارونکا لگ گیا یہہ بعینہ وہی سانحہ تہا جیسا تیمور نے زمانہ گزشتہ مین سجستانیون کے ساتہہ کیا تہا۔

جب تیموری تدبیر نے ان شیرونکے ناخن کتر دئے اور دانت توڑ دے اور ان دلیر عقابون کے منقارین اور پنجے فریب کے ناخن گیر اور چاقو سے کاٹ دئے اور اپنے فکر کی تلوار کو اہل تتار کی عقول کے پیٹ مین اوتار دیا (یہہ حاصل ترجمہ ہے ورنہ اصلی معنی زبان اردو مین خارج از تہذیب ہین) اور

اُنکے آسمان غرور کے سماک رامح کو سعد ذابح اعزل نے ذبح کیا (یہ دونون ستارے ہین اور یہان مناسبت یہ ہی کہ رامح اُسکو کہتے ہین جسکے پاس نیزہ ہو اور اعزل اُسکو کہتے ہین جسکے پاس ہتہیار نہون مطلب یہ ہی کہ جب ہتہیار نرہا تو اُنکا غرہ جاتا رہا) تیمور نے حکم دیا ہر ایسے شخص کو کہ تتاریون سے تیز تہا گرفتاری اور قید کرنے اہل تتار کا کہ پکڑکر باندہ لے اور تمام ہتہیارونکی نسبت حکم دیا کہ سلح خانہ شاہی مین داخل ہون۔

قبائل تتار کی ہلاکی کی چنگاریان اوڑنے لگین جنکا دہوان ثریا کے قریب پہونچا۔ اس واقعہ نے ہاتہہ توڑدے جگر کاٹ دئے کمرین توڑدین آگ بہڑکا دی نور بجہا دیا پہر اونسے جہوٹے وعدے کئے اور مکر و فریب کی امیدونسے اونکے دلونکو نرم کیا اور زمانہ سازی کے اقوال و افعال سے پرچایا اور کوچ کا حکم دیا۔

ایسا کہا گیا ہے کہ سلطان بایزید نے تیمور سے کہا کہ مین ترے پنجے مین پہنسگیا اور مجکو یقین ہے کہ مین ترے ہاتہہ سے بچ نہین سکتا۔ اور تو بہی یہان رہ نہین سکتا مین تجکو تین نصیحتین کرتا ہون جو باعث فلاح دارین

ہین یعنے دنیا مین باعث عزت اور آخرت مین موجب فلاح و نجات ۔

اول یہہ کہ تو روم کے لوگونکو قتل نکرنا کیونکہ یہہ چادر ہین اسلام کی اور تو ایسے ہے کہ مددگار دین اسلام ہوا اسلئے کہ تو گمان کرتا ہے کہ مین بہی مسلمانونمین سے ہون اور تو والی ہے آجکے دن امر خلقت کا اور تو جسم عالم کے لئے بمنزلہ سر کے ہے اگر کسیوقت اونکو اتفاق سے تیری ظلم کے سبب کوئی قوت ہوئی تو زمین مین فساد عظیم ہوگا ۔

دوسری یہہ کہ اہل تتار کو یہان مت چہوڑنا کیونکہ یہہ فسق و فساد کی بنیاد ہین اونکے امر کو مہمل نرکہنا اونکے مکر و فریب سے مامون نہ ہونا اونکا بہلا بہی برونسے کم نہین ۔ ارض روم مین اونکا گہر نہ باقی رہے کیونکہ اگر تو اونکو چہوڑیگا تو قبیلونسے اگ بہڑکا دینگے اور رعایا روم کے خون سے دریا بہہ جائینگے ۔ یہہ مسلمانوں اور اونکی بستیون پر زیادہ ضرر رسان ہین نصارے سے ۔

اے تیمور تو نے جسوقت اونکو ہم سے جدا کیا یہہ سمجہا اور یہہ

کہا کہ یہہ میرے برادرزادے چچازاد بہائی قرابت دار ہین۔ اور مناسب تری جماعت اور ترے لوگونکو یہہ ہے کہ ترے ساتہہ ہون اور ترے برادرزادنکو یہہ لایق ہے کہ وہ یہہ کہین کہ اے چچا ہمکو اپنے ساتھ لیچل تو اپنی راے مصیب سے انکے نکالنے مین کام لے۔ اور جب تو انکو قید کردے تو ہرگز اونکے چہوڑ دینے کا خیال نکرنا (نیش عقرب نہ از پئے کین است + مقتضائے طبیعتش اینست)۔

تیسری نصیحت یہہ ہے کہ مسلمانونکے قلعے اور گڑہیان خراب نکرنا اور انکو اپنے ٹہکانے سے جدا نکرنا کیونکہ وہ غازیونکا ملجا اور مجاہدین کا ٹہکانا ہے۔

یہہ امانت ہے کہ مین نے ترے سپرد کی اور یہہ ولایت ہے کہ جسکا قلادہ مین نے ترے گردنمین ڈالدیا۔ تیمور نے نہایت عمدگی سے قبول کیا۔ تیمور ہرچند جاہل و ظالم تہا مگر ان نصیحتونکو باحسن الوجوہ قبول کیا۔ اور بایزید کی عقل پر نہایت آفرین کی اور حتی المقدور حسب ہدایت بایزید پابند رہا۔

(اس سحاب آفت خیز کا اپنی صواعق سمیت روم سے حرکت کرنا)

جب تیمور نے کوچ کیا تو اسقدر غبار اوٹھا کہ آفتاب کی
آنکھ چوندھیا گئی اور بخار تتارین وہ جوش پیدا ہوا کہ تو کہہ سکتا ہی
کہ سات بحر اور ملگئے اب تیمور اس چال سے چلا کہ جس
کانون مین پہونچا اوسکو خراب کیا جس شہر سے گزرا اوسکو مٹادیا
جس مکان پر قدم رکھا ہلاک کیا جسنے اوسکی اطاعت سے گردن
پہیری اوس گردن کے منکے توڑ دے جس قلعہ نے سر اوٹھایا
(یعنے اہل قلعہ نے) اوسکو جھکا دیا۔

ارزنجان پہونچکر عثمان قرایلوک کو خلعت سے
سرفراز کیا اور اپنی ولایت پر قائم رکھا۔ اور چند مکانات
اور بعض باغات جسمین گنجان درخت تھے اور نہر جاری تھی
عنایت کئے۔ اور شمس الدین والی ماجکی نسبت وصیت کی
کہ ہمیشہ تم دونو آپس مین ایک دوسرے کا معاون و مددگار رہنا۔

تیمور کا ممالک گرج اور بلاد ابخاز پر حملہ آور ہونا

تیمور برابر بجار فوج کو لئے جاتا تہا جب گرج پہونچا
تو وہان لنگر کیا۔

گرج کے باشندے حضرت عیسے علیہ السّلام

کی پرستش کرتے ہین ۔ اونکا ملک وسیع نہین ہے مگر وہ
ملک بوجہ قلعجات وحصون اور مغائر اور کہوف اور پہاڑون
اور جروف اور ٹیلون کے محفوظ ہے (حصون جمع حصن
گڑہی ۔ مغائر جمع مغارہ غار ۔ کہوف جمع کہف پہاڑ کی کہو
جروف جمع جرف پانیسے جو پہاڑ مین درار پڑجائے اور انمین
سے ہراک کیکو رستہ دیتے ہین اوس نفس کریم سے جسمین
خصلتین تجلیونکی ہون زیادہ مانع ہے ۔

کرج کے شہرون مین ایک شہر تفلیس تہا جس پر تیمور
کا قبضہ ہوگیا اور طرازون اور آب خاص تخت گاہ
تہے نہ تیمور کا ان مکانات پر قبضہ ہوا نہ رسائی اب تیمور
محاصرہ کئے ہوئے پڑا ہے اور طرح طرح سے اوسکو
توڑنے پہوڑنے کی کوشش کرتا ہے ان مکانات سی ایک
مغارہ تہا جسکا پہاڑ کے دراڑ مین جو پانی سے ہوجاتی
ہے زمین سے مرتفع دروازہ تہا مہالک سے محفوظ
راتکے انیوالون سے سلامت چہت تک منجنیق وگوپیے
کی رسائی نہین اوسکا دامن اس سے محفوظ ہے کہ کوئی
چڑہ سکے ۔ اوسکی آمد ورفت کا دروازہ لیلۃ القدر سے

زیادہ مخفی اور اُس تک رسائی نہونی چودہوین رات کے چاند
سے بڑھکر ظاہر تیمور اُسکے محاصرہ مین دق اور تنگ گیریون سے
پریشان ہوکر اپنی فکر ہندس سے کام لیتا تھا اور فکر سے
خالی نہ تھا چنانچہ بالاخر رائے متین اور فکر مضبوط سے یہ نتیجہ
نکالا کہ اوپر سے عذاب بھیجئے اور اِس کبوتر کو کہ مابین زمین و
آسمان صاعد ہے پیرون کے طوق (مینجنی) سے شکار کیجئے
تیمور نے حکم دیا کہ صندوق بنائے جاین دبابہ کی صورت
(دبابہ اک آلہ حرب ہے اُسمین آدمی بیٹھتے ہین اور وہ قلعجات
کی جڑ مین اُترکر نقب لگاتے ہین) گویا کہ وہ عورتون کے
جو مردون پر غالب آتی ہین شیاطین ہین اور اُنکو مضبوط
زنجیرون سے باندہا اور شجاع سپاہیون کو اُس مین سوار
کیا اور اُن تابوتون کو چوٹی پر سے لٹکایا اب وہ مثل
قضاء مبرم (جوٹالے نہین ٹلتی) نیچے کی طرف جارہے
ہین۔ اور زبان حال سے یہ تابوت کہ شکرون اور بازونکی
طرح جارہے ہین کہتے ہین کیا تم نہین دیکھتے طیور کو کہ جو
(ما بین زمین وآسمان) مین مسخر ہین اُنکا روکنے تھامنے والا
سوا اللہ کے کون ہے۔

جب یہ تابوت مغارہ کے دروازہ کے مقابل پہونچے
تو نیزون اور طرح طرح کے آلات سے دروازہ کو کھولنے
کی فکر کرنے لگے گویا کہ یہ شکاری جانورونکی ڈاڑہی کہ پر
جوڑ جوڑ کر اپنے گھوسلہ کی طرف یعنے مغارہ کے دروازہ
پر پل رہے ہین اور لوہے کی منقارون اور چنگلون سے
مخالفین کو نوچ رہے ہین اور دروازہ مثل باکرہ عورت
کے کہ وہ بھی ناشزہ (یعنے مرد سے مخالف) ہے دخول
سے مانع ہے اور اندر سے کفار عجمی انکے دفع کرنیمین
سرگرم ہین۔ کچھ دیر نہوئی تھی کہ ایک نے ان شکاریون
سے دروازہ مین پنجہ ڈالا اور کھولنے کے قصد سے
دران حالیکہ فتح بھی دروازہ کھولنے کے لئے مستعد ہوگئے
اللہ کی مدد پر اپنے دبابہ سے تڑپکر اس گھوسلہ یعنے دروازہ
مین آپڑا فوراً مساعدۃ نے اپنے ہاتھ پر بٹھایا اور حمایت
نے اُسکو اپنی آغوش مین لیا سلامتی نے پہنچا پکڑا اب نصاری
جو سامنے تھے پچھلے پانون بھاگے اور یہ تنہا اُنکے پیچھے
چلا اور اکیلے نے بہت سے اوباشون اور سردارونکو
تہِ تیغ کیا۔ پھر اپنے ساتھیون کو اندر لے لیا اور جو کچھ خفیہ طور

پر خزانوں مین تہا اُسکو نکالا ۔

اُس شخص کا نام **لہراسپ** ہے جس مین چہہ حرف ہین ۔ دو متحرک ہین ایک لام مضمومہ پہر ہاے ہوز پہر را ، مفتوحہ پہر الف سین پے ۔

تین ساکن فارسی مین بہت جمع ہوتے ہین ۔ ترکی مین بہی تین ساکن جمع ہوتے ہین مگر بہت کم ۔

اور منجملہ قلعجات ایک بلند قلعہ ہے جسکے حروف (کنارے) اُسکے نام کے حرفون کی طرح ناطق (گویا) ہین کہ ہم مین کون آسکتا ہے اسقدر بلند ہے کہ اُسکے فتح مین لیث اور لعل کے پر جلتے ہین کیونکہ اُسکا نام **کل کور کیت** ہے جسکے معنے آؤ دیکہو لوٹ جاؤ یعنے کوئی آنے والا بجز اسکے کہ دیکہلے باریاب نہین تین جانبین اُسکی اتنے بلند ٹیلون کی چوٹیون پر مبنی تہے کہ جو اطراف کے پہاڑون سے بلند تہے گویا پہاڑون کے اوپر پہاڑ ہین سمت چہارم مین ایک باریک راستہ تہا جسمین چلنا دوبہر اگر کوئی ہزار مشقت سی وہان پہونچے تو اس قلعہ کے دروازہ اور کنارے سے جبل پر ایک پل واقع ہے جب وہ اُٹہا لیا جاتا ہے تو کوئی حیلہ قلعہ مین

پہونچنے کو گارگر نہین ہوتا اور جو اہل جبل سے قائے کو دتک پہونچا نیادہ مانگی اور معاذ اللہ کہا اگر اسکو معاذ بن جبل کہئے تو بجا ہے ۔

جب تیمور حقیقت امر سے واقف ہو گیا اور امور مستورہ منکشف ہو گئے تو وہان سے لوٹنے کو بغیر اخذ مال ومتاع گوارہ نہ کیا نہ اس قلعہ کے قریب کوئی مکان تہا جہان اُترے نہ ایسا جنگل تہا کہ جہان فوج کا بحر مواج سمائے بلکہ اُسکے اطراف مین پہاڑ تھے جنکی پیشانی کے خطوط ایسے تھے جیسے کسی عورت کا جو اپنے پیارے خاوند کی نافرمان ہو جھلسا ہوا مُنہ گہاٹی در گہاٹی یہ تیمور کی طمع بے ٹہکانے تھی اور تیمور نے اپنے خیمے ایسے موقع پر نصب کیے کہ قلعہ سامنے تہا ۔ فوج تیموری کے شیر حصار تک آتے جاتے تھے اہل قلعہ دن کو پل اُٹھا لیتے تھے اور بیفکر ٹوٹ پہوٹ جنگ سے تھمے کیونکہ اُسکے مقابل کوئی ایسی جگہہ بھی نہ تھی جہان سے مقابلہ یا مقاتلہ ہو ۔ فوج تیموری کے لوگ دن بھر نظر کے تیر پہینکا کرتے اور مثل عشاق دیکھنے پر اکتفا کرتے اور جہان رات ہوئی اور اپنے ٹہکانے پر آگئے کیونکہ

سلطنت اسلامی کی کیفیت من ابتدا
ظہور سرور کائنات علیہ الصلوات
جسکو مصنفات سیوطی سے انتخاب
اور ترجمہ کیا

سلطنت اسلامی کی ابتدائی مختصر کیفیت زمانۂ نبوت سرور دو عالم محبوب رب العالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

آپ چالیس برس کی عمر مین مشرف بخلعت نبوت ہوئے اور تیرہ برس کے بعد مدینہ طیبہ کو ہجرۃ فرمائی اور سنہ ۱۱ ہجری مین روح پرفتوح نے دنیا کی نظر مین جسم سے تعلق چھوڑا ۔

پھر حضرت ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے اور آپنے سنہ ۱۳ ہجری مین انتقال کیا ۔ آپ نے قرآن شریف کو

جمع فرمایا اور اول آپ نے قرآن مجید کو زبر کہا پھر
حضرت عمر فاروق خلیفہ ہوئے اور سنہ ۲۳ ہجری مین
آپ کو ایک غلام نے مسجد مین شہید کیا آپنے اپنے
عہد خلافت مین دفتر قائم کیا۔ مسلمانون کے وظائف
مقرر کئے۔ بیت المال قائم کیا اور دُرّہ کی سزا دُرّہ
چابک کو کہتے ہین) اور رمضان شریف مین تراویح کا
رواج دیا تاریخ کی بنیاد ڈالی اور بہت کچھ فتوحات آپکے
زمانہ مین ہوئین جنکی تفصیل کتب تواریخ مین موجود ہے
اور شراب نوشی کی حد قائم کی اور اول آپ ہی امیرالمومنین
کے لقب سے مخاطب ہوئے۔

پھر **حضرت عثمان** خلیفہ ہوئے اور آپ سنہ ۳۵ ہجری
مین شہید کئے گئے خانہ بند کرکے۔ آپنے جمعہ کے اول
اذان مقرر فرمائی در زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے
بعد فقط جب امام منبر پر خطبہ پڑھنے کو جاتا تھا اذان دیجاتی
تھی جیسے اب بھی دیجاتی ہے مگر اول کی اذان مثل اور
اوقات کے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے جاری کی
اور موذنین کے وظائف مقرر ہوئے۔ اور اردلی (یعنے

محافظ والی، مقرر کی اور رحمی کی حفاظت کی رحمی اُس زمین کو کہتے ہین جس مین گہاس ہوتی ہے۔ اور بہت کچہ مقطع لوگون کو دئے۔

پہر جناب علیؓ مرتضی خلیفہ ہوے اور آپ سنہ ۴۰ ہجری مین قتل کئے گئے اور ساغر شہادت سے مسرور ہوئے۔

پہر آپکے بڑے صاحبزادے حضرت حسن علی جدہ و علیہ السلام خلیفہ ہوے اپنے چہہ مہینے خلافت کی کہ بنی اُمیہ امادہ جنگ ہوے چونکہ آپ اس دار فانی سے بیزار تہے آپنے خلافت تسلیم کردی۔

اول تمام مملکت خاندان اموتیہ مین حضرت معاویہ کے ہاتہ مین آئی (رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم رؤیا* مین دیکہا کہ میرے ممبر پر بنی امیہ بیٹہے ہین حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ملال ہوا تو جناب باری نے انا انزلنا نازل فرمائی جس مین یہ آیت ہے لیلۃ القدر خیر من الف شہر یعنے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے اور اس مین یہ اشارہ ہے کہ سلطنت بنی امیہ صرف ہزار مہینے رہیگی چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور سنہ ۶۰ مین انتقال ہوا۔

---

* اس حدیث کو ترمذی نے غریب اور بعض نے منکر کہا ہی مگر صحاح مین ہے۔

حضرت معویہ نے خواجہ سرا مقرر کئے (خواجہ سرا وہ ہوتے ہین کہ جنکے انثیین نہین ہوتے اور بالکل عورتون سے مجامعت کے قابل نہین ہوتے، انکو مقرر کیا غرض یہ ہوگی کہ نسل سلاطین اس زمانہ کے وہ زنانہ مین آئین اور حفاظت کرین اور قاصد مقرر کئے۔

یہ اول والے تھے جنہون نے اپنی زندگی مین اپنے بیٹے کی خلافت پر بعیت لی اور خلیفہ بعیت کے خواستگار ہوئے۔

پھر حضرت معویہ کا بیٹا یزید کیا ہی خبیث بیٹا تہا والی ہوا اور سنہ ۶۴ ہجری مین اسکا منہ زمین کے نیچے چھپ گیا۔

پھر عبد اللہ بن زبیر والی ہوئے جو ایک عرصہ تک گھر مین محصور رہکر سنہ ۷۳ مین قتل کئے گئے۔

پھر زمام ولایت بعد قتل عبد اللہ بن زبیر عبد الملک کے ہاتھ مین آئی جسکا انتقال سنہ ۸۶ ہجری مین ہوا۔

اس نے اشرفیون کا سکہ قائم کیا۔

کعبہ پر غلاف ریشمی علما سے فتویٰ لیکر ڈالا۔

لوگون کو حکم دیا کہ خلیفہ کے سامنے کوئی شخص جب خلیفہ کوئی

حکم دے یا کچھ کہے جواب نہ دے ۔

یہ اول شخص ہے جسکا یہ نام رکھا گیا اور اول خلیفہ ہے جس نے اسلام مین غدر کیا ۔

پھر اسکا بیٹا ولید والی ہوا اور سنہ ۹۶ ہجری مین انتقال کیا ۔

یہ اول خلیفہ ہے کہ جس نے حکم دیا کہ میرا نام لیکر مجھکو نہ بلایا جائے حالانکہ تمام ولاۃ اور امراکو انکا نام لیکر بلاتے تھے (عرب کا دستور ہے کہ جب کسی کو بلاتے ہین تو کہتے ہین یا نعمان ۔ یا حبیب ۔ یا علی ۔ ہندوستان کی طرح عادت نہین کہ جناب منشی صاحب ۔ مولویصاحب ۔ دیوانصاحب)

پھر سلیمان ابن عبدالملک خیار والی ہوا اور سنہ ۹۹ھ مین قضا کی یعنے بماہ صفر سنہ ۹۹ھ اس جہان سے سفر کیا ۔

پھر عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا اور سنہ ۱۰۱ ہجری مین انتقال کیا ۔

عمر بن عبدالعزیز نے بدین خیال کہ مبادا علما کے انتقال سے علم گم ہوجائے زہری کو حکم دیا کہ تمام احادیث نبویہ اور آثار صحابہ جمع کرو ۔

عمر بن عبد العزیز کے حال مین لکہا ہے کہ جب خلیفہ ہوے تو اپنی نیک بی بی سے جسکا نام فاطمہ تہا کہا کہ مین تجکو اختیار دیتا ہون کہ تو مجہ سے علٰحدہ ہو جاے یا یہ کہ میرے پاس رہے مگر مجہ سے امورات دنیا داری سے بالکل قطع امید کرلے اُسنے پاس رہنا قبول کیا وہ کہتی ہے کہ مین نے بعد خلافت تا ممات کبہی عمر بن عبد العزیز کو نہ دیکہا کہ غسل کیا مباشرت یا احتلام کی وجہ سے پہر یزید بن عبد الملک خلیفہ ہوا اور سنہ ۱۰۵ ہجری مین انتقال ہوا ۔

پہر ہشام بن عبد الملک کے ہاتہ مین زمام ولایت آئی اور سنہ ۱۲۵ ہجری مین انتقال ہوا ۔

پہر ولید بن عبد الملک متولی امارت ہوا اور سنہ ۱۲۶ھ مین قتل ہوا بوجہ فسق و فجور کے ۔

پہر یزید ناقص خلیفہ ہوا اور چہ مہینے کے بعد مرض طاعون مین مرگیا اسی واسطے اُسکو ناقص کہتے ہین کہ سال بہر بہی پورا نہوا ۔

پہر یزید کا بہائی ابراہیم والی ہوا اور بعد دو مہینے دس روز کے علٰحدہ کیا گیا ۔

پہر مروان حمار والی ہوا اور سنہ ۱۳۲ھ مین قتل کیا گیا ۔ یہ بنی امیہ کا اخیر خلیفہ ہے اسکے ساتہ مین بے انتہا بنی امیہ کام آئے اور بنو عباس کو غلبہ ہو گیا ۔

اور سفاح بعد قتل مروان حمار خلیفہ ہوا یہ اول خلیفہ ہے بنی عباس کا اسکے ساتہ جو مروان کی لڑائی ہوئی تمام گروہ بنی امیہ متفرق ہو گیا یہ سنہ ۱۳۶ ہجری مین بعارضہ چیچک راہی ملک بقا ہوا ۔

پہر منصور خلیفہ ہوا اور سنہ ۱۵۸ ہجری مین بحالت احرام انتقال کیا ۔

یہ وہ خلیفہ تہا جس نے اپنے رشتہ دارون اور بہائی بندونکو عامل بنایا اور عرب کو بالکل علیحدہ اور بیکار کر دیا ۔

پہر منصور کا بیٹا مہدی خلیفہ ہوا جو سنہ ۱۶۹ ہجری مین زہر دیا گیا ۔

پہر اسکا بیٹا ہادی خلیفہ ہوا اسکو سنہ ۱۷۰ ہجری مین جب یہ قصد کیا کہ غدر کرے موت آگئی ۔

پہر رشید خلیفہ ہوا اور اسکا سنہ ۱۹۳ ہجری مین بڑے میدان جنگ مین انتقال ہوا ۔

پہر امین کے ہاتہہ مین زمام خلافت آئی اور سنہ ۱۹۸ مین حسب نوشتہ تقدیر قتل ہوا۔

پہر بعد امین کے **مامون** خلیفہ ہوا اور سنہ ۲۱۸ ہجری مین انتقال ہوا۔

پہر بعد انتقال **مامون** کے زمام حکومت معتصم کے ہاتہہ مین آئی اور سنہ ۲۲۷ ہجری مین اس جہان فانی سے رحلت کی۔ یہ وہ خلیفہ تہا جس نے ترکون کو ادہر ادہر سے جمع کر کے فقط انہین کو کچہری مین بہرتی کیا۔

پہر معتصم نے جب اِس جہان فانی سے منہ موڑا تو اُسکا بیٹا **واثق** تخت نشین خلافت ہوا۔

اس خلیفہ کا رعب تمام لوگون پر پڑتا تہا بالآخر سنہ ۲۳۲ ہجری مین راہی ملک عدم ہوا۔

پہر **متوکل علی اللہ** خلیفہ ہوا اسکے ہاتہہ پر ماہ ذیحجہ سنہ ۲۳۲ بیعت کی گئی۔ یہ نہایت نیک تہا تابع سنت اور اہل سنت نبوی کا معاون و مددگار۔

سنہ ۲۳۲ ہجری مین عجائبات زمانہ سے یہ واقعہ ہے کہ عراق مین ایسی لو (ہوا گرم) چلی کہ کبہی ایسی سخت ہوا نہ کسی نے دیکہی تہی

جس نے کوفہ۔ بصرہ۔ بغداد۔ کی کہیتیان جلا دین مسافر
ہلاک ہوگئے اور یہ ہوا برابر ایک مہینے دس یوم رہی پہر ہمدان
تک پہونچی اور وہان کی کہیتیان جلائین مویشی ہلاک ہوئے
پہر موصل اور سنجار گئی لوگون کو چلنا پہرنا دوبہر ہوا کاروبار
سے روک دیا اور بہت خلقت کو ہلاک کر دیا۔

اور سنہ ۲۳۱ھ مین ایسا زلزلہ دمشق مین آیا کہ صدہا مکانات
گر گئے اور ہزارہا خلقت دبکر مر گئی اور انطاکیہ پہونچکر اسکو
مسمار کر دیا اور جزیرہ کو جلا دیا اور موصل مین پچاس ہزار
آدمی اسکے صدمہ سے فوت ہوئے۔

متوکل علی اللہ کو سنہ ۲۴۷ھ مین اُسکے بیٹے منتصر نے
قتل کیا۔

پہر منتصر بہی سنہ ۲۴۷ھ ہجری مین تخت نشین خلافت ہوا اور
سنہ ۲۴۸ھ ہجری مین بمؤداے اِس ہاتہ دے اس ہاتہ لے
حیلے سے ایک طبیب کے مر گیا۔

پہر مستعین کے ہاتہ مین زمام خلافت آئی اور سنہ ۲۵۲ھ
مین مسند خلافت سے اُتارا گیا اور قتل ہوا۔

یہی وہ خلیفہ تہا جس نے کرتونکی آستینون کو بہت چکلا بنوا دیا

اور قلانس کو (لمبی ٹوپیان جیسے ولایتی روہیلے پہنتے ہین
کوتاہ کرایا۔

پہر معتز مستعین کا جانشین ہوا اور ۲۵۵ھ مین انتقال ہوا۔

پہر مہتدی تخت نشین خلافت ہوا یہ شخص نہایت صالح تہا مثل عمر بن عبدالعزیز کے اور ۲۵۶ھ مین پندرہ دن کم ایکسال کے بعد قتل ہوا۔

مہتدی کے بعد زمام حکومت معتمد کے ہاتہ مین آئی اور ۲۷۹ھ مین انتقال ہوا۔

یہ اول ذی امر وحکومت تہا کہ جسکو قید خانہ سے نکالکر تہرا امیر بنایا اور بیعت کی اور لکہاہے کہ معتمد دفعۃً مرگیا بعض لوگون کا خیال تہا کہ زہر دیا بعض کہتے تھے کہ بیہوش ہوکر بچہونے مین رہ گیا۔

معتمد کے زمانہ خلافت مین امام بخاری مسلم، ابوداؤد ترمذی کا انتقال ہوا۔

پہر بعد معتمد کے معتضد کے ہاتہ پر بیعت کی گئی اور ۲۸۹ھ مین انتقال ہوا۔

پہر مکتفی باللہ معتضد کا بیٹا تخت نشین ہوا اور ۲۹۵ھ مین

انتقال کیا ۔

تاریخ نیساپور مین لکہا ہی کہ ابن ابی الدنیا نے مکتفی باللہ کو جب خلیفہ ہوا دو شعر لکہے جنکا مطلب یہ تہا کہ حق اُستاد مثل باپ کے ہی اہل عقل اور مروۃ کے نزدیک لوگونکو لازم ہے کہ اسکی رعایت کرین جب یہ شعر مکتفی باللہ کے سامنے پیش ہوے دس ہزار درم سی سرفراز کیا

پہر مقتدر باللہ جسکی کنیت ابو الفضل تہی تخت نشین ہوا اسکی عمر تیرہ سال کی تہی اور سنہ ۳۲۰ھ مین قتل کیا گیا ۔

پہر قاہر باللہ ابو منصور خلیفہ ہوا یہ نہایت جابر تہا اسکو سنہ ۳۲۲ھ مین تخت سے اوتارا اور آنکہین پہوڑ دی گئین ۔

پہر راضی باللہ ابو العباس والی ہوا اور سنہ ۳۲۹ھ مین انتقال ہوا اسکے عہد مین دجلہ کا پانی ۱۹ ہاتہ بڑہ گیا جس سے صدہا مکانات اور ہزارہا آدمی و مویشی ہلاک ہو گئے ۔

پہر بعد قاہر باللہ کے متقی باللہ ابو اسحق خلیفہ ہوا اور ۴ سال کے بعد سنہ ۳۳۳ھ مین توزون نے مسمول کیا یعنے آنکہونمین ایسی سلائیان ڈالین کہ نابینا ہو گیا اور تخت سے اُتارا گیا ۔

پہر مستکفی باللہ خلیفہ ہوا اور ایک سال چار مہینے کے بعد مثل متقی باللہ کے مسمول کیا گیا اور خلافت سے علحدہ ہوا ۔

پہر مطیع للّٰہ ابو القاسم خلیفہ ہوا اور سنہ ۳۶۳ ہجری مین انتقال ہوا۔

متنبی شاعر کا انتقال اسیکے زمانہ مین ہوا۔

پہر اُسکا بیٹا طایع للّٰہ تخت نشین ہوا سنہ ۳۸۱ مین بہار الدولہ کے ایک مصاحب کو قید کیا بہار الدولہ آیا بحالیکہ طایع للّٰہ رواق مین تلوار لگائے ہوئے بیٹہا تہا بہار الدولہ بعد ادائے مراسم شاہی کرسی پر بیٹہا اور بہار الدولہ کے ہمراہیون نے خلیفہ کو تخت سے کہینچکر چادر مین باندہا اور دار السلطنت مین لائے۔

اور زبردستی یہ تحریر کی کہ زمام سلطنت قادر باللّٰہ کو تسلیم کی اور اسپر اکابرین کی مہرین ثبت ہوگئین۔ طایع للّٰہ قادر باللّٰہ کے مکان پر بڑی عزت و احترام سے رہا ایکروز رات کے وقت شمع آئی جسمین سے نصف جلی ہوئی تہی فوراً واپس کردی سنہ ۳۹۳ شب عید الفطر مین انتقال ہوا قادر باللّٰہ وغیرہ نے نماز پڑہی۔

پہر قادر باللّٰہ والی رہا حتی کہ سنہ ۴۲۲ھ مین اپنی موت سے مرا۔

پہر قادر باللّٰہ کا بیٹا قائم بامر اللّٰہ تخت نشین ہوا اور سنہ ۴۶۷ھ مین انتقال ہوا۔

پہر مقتدی بامر اللّٰہ ابو القاسم کے ہاتہ مین زمام ولایت آئی

سنہ ۴۸۷ھ مین انتقال ہوا اور کہتے ہین کہ اُسکی جاریہ شمس النہار نے زہر دیا شیخ عبد القاہر جرجانی کا انتقال انہین کے زمانہ مین ہوا۔

پہر مستظہر باللہ مقتدر بامر اللہ کا بیٹا تخت نشین ہوا اور سنہ ۵۱۲ھ مین انتقال کیا انکی دادی ارجوان تہین یہی خلیفہ ہے جسکی دادی نے اپنے بیٹے کو خلیفہ دیکہا پہر پوتے کو پہر پروتے کو خلیفہ دیکہا۔

پہر مسترشد باللہ خلیفہ ہوا اور سنہ ۵۲۹ھ مین قتل ہوا یہ وہ خلیفہ تہا جسکی خبر سُنکر زن و مرد بغداد کے ۱۰۶ دار رہے۔

پہر اُسکا بیٹا راشد باللہ ابوجعفر بعد قتل ہونے باپ کے خلیفہ ہوا سلطان مسعود جب بغداد آیا بفتوے اہل علم راشد پر الزام فسق و ظلم قائم کرکے سنہ ۵۳ھ مین معزول کیا۔ راشد کو جب خبر معزولی کی ملی تو موصل مین تہا وہان سے آزربیجان اور ہمدان گیا اور علما کی ڈارہیین منڈوائین کتنونکو قتل کیا بہت لوگونکو سولی چڑہایا بالاخر فراشون نے جو عجمی تہے جب اصفہان مین راشد بیمار ہوا چہریون سے قتل کیا یہ واقعہ ہے رمضان سنہ ۵۲۲ھ کا۔

پہر مقتفی لامر اللہ کے ہاتہ پر بیعت کی گئی یہ راشد باللہ کا چچا تہا جسکا نام محمد تہا۔ اور سنہ ۵۵ھ مین انتقال ہوا۔

پہر مستنجد باللہ ابو المظفر خلیفہ ہوا اور سنہ ۵۶ھ مین انتقال کیا۔

پہر مستضی بامر اللہ خلیفہ ہوا اور ۵۷۵ھ مین انتقال کیا ۔

پہر ناصر الدین اللہ کے ہاتہ پر بیعت کی گئی اور وہ بحالت کبرسنی ۶۲۲ھ مین راہی ملک بقا ہوا ۔

پہر ظاہر بامر اللہ خلیفہ ہوا یہ نہایت عدل گستر تہا فقط نو مہینے خلافت کی اور ۶۲۳ھ مین انتقال ہوا ۔

پہر مستنصر باللہ ابو جعفر کے ہاتہ پر مسلمانون نے بیعت کی ۶۴۰ھ مین راہی ملک بقا ہوا بہت شعرا نے مرثیے لکہے ۔

پہر مستعصم باللہ خلیفہ ہوا اور ۶۵۶ھ مین تتاریون کا حملہ ہوا اور یہ ہلاک ہوا پہر تین سال بلا تسلط گزرے ۔

پہر بعد تسلط مستنصر باللہ احمد خلیفہ ہوا اور چہہ مہینے کے بعد تتاریونکے معرکہ مین قتل ہوا ۔

پہر حاکم بامر اللہ کے ہاتہ پر بیعت کی گئی اور ۷۰۱ھ مین انتقال ہوا ۔

پہر مستکفی باللہ ابو الربیع خلیفہ ہوا اور ۷۴۰ھ مین قضا کی ۔

پہر واثق باللہ کے ہاتہ پر بیعت کی گئی اور ۷۴۲ھ مین معزول کیا گیا ۔

پہر حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور ۷۵۳ھ مین انتقال کیا ۔

پہر معتضد باللہ ابو الفتح خلیفہ ہوا اور سنہ ۷۶۳ھ مین سبیل حیات سے عبور کیا ۔

پہر متوکل علی اللہ کے ہاتہ پہ بیعت کی گئی اور سنہ ۷۸۵ھ مین قید کیا گیا اور خلافت سے جدا ہوا ۔

پہر واثق باللہ خلیفہ ہوا اور سنہ ۷۸۸ھ مین انتقال ہوا ۔

پہر مستعصم باللہ زکریا خلیفہ ہوا اور سنہ ۷۹۱ھ مین وفات پائی ۔

پہر متوکل علے اللہ جو محبوس کیا گیا تہا خلیفہ ہوا اور سنہ ۸۰۸ھ مین انتقال کیا ۔

پہر مستعین باللہ ابن متوکل خلیفہ ہوا اور سنہ ۸۱۵ھ مین معزول کیا گیا ۔

پہر معتضد باللہ ابو الفتح ابن متوکل اور سنہ ۸۴۵ھ مین انتقال کیا ۔

پہر مستکفی باللہ ابن المتوکل خلیفہ ہوا اور سنہ ۸۵۵ھ مین راہی ملک بقا ہوا ۔

پہر قائم بامر اللہ ابن متوکل خلیفہ ہوا اور سنہ ۸۵۹ھ مین علحدہ کیا گیا ۔

پہر مستنجد باللہ خلیفۃ العصر ابو المحاسن خلیفہ ہوا اور سنہ ۸۸۴ھ مین انتقال ہوا ۔

پہر متوکل باللہ ابو العز خلیفہ ہوا اور ۹۰۳ھ مین انتقال کیا ۔

کل خلفا رصحابہ سے سات ہین ۔

بنی امیہ سے بارہ ۔ ابا عبد الملیک کو بوجہ بغاوت شمار نہین کیا ۔

بنی العباس سے اکاون ۔

ابو الحسنات نارنولی

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر سخت اور پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلئے بنظر آسانی رفاہ عام احقر کے دوا خانہ یونانی محلہ بیلا راجہ چندو لال بیکنٹھ باشی واقع سمت دوم صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۴ ۱۲ - عرصہ دراز سے تیار ہوتی ہے سات پوڑی ادویہ قیمت عہ حالی ملتی ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب اسکی کہدیجاویگی - طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا مریض شفا پا چکے -

نرد خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے - جسکے لگانے سے سفیدی بالونکی بالکل جاویگی اور رنگ بالون کا سیاہی رہتا ہے بھوراپن نہین ہوتا جنکو منظور ہو لیجائین اور آزمائین قیمت بالکل کم ہے فی نرد ہر بوقت اخذ خضاب ترکیب بتلائی جائیگی -

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد مہاراجہ بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام سرکار عالی -

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ ہلالی کو شایع ہوگا کل حق بحق راے ہیرالال صاحب نشاط محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ بہادر پیشکار و مدارالمہام سرکار عالی نے نشاط صاحب کو بطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دے۔

ا۔ امراے عظام سے ۔ ۔ ۔ ۔ ع۵

۲۔ پبلک سے ۔ ۔ ۔ ۔ ے/

۳۔ باہر والون سے اسکی علاوہ محصول ڈاک۔ ہر

ف۱ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے انکو ایک اشرفی پیش کیجائیگی۔

ف۲ ناپسند مضمون نہ طبع ہوگا نہ واپس۔ مضامین و قیمت و درخواست خریداری بنام راے ہیرالال صاحب نشاط مہتمم محبوب پریس حیدرآباد و علاوہ متعلقہ بجناب پیشکار و منصرم مدارالمہام سرکار عالی بھیجی جاے

نمبر ۱۲ ۶ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ جلد ۵

[illegible] نتائج طبع نغز زمانان شعرائے ارض دکن [illegible]

مثال الدول عیدیون کو [illegible] تہنیت [illegible]

دبدبۂ آصفی

سنہ ۱۳۲۰ھ

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ
کی تقریب سالگرہ مبارک کی تہنیت مین یہ ماہواری رسالہ جسمین نظم و نثر کے
اخلاقی علمی سوشیل ظریفانہ مضامین درج ہونگے اور جسکے بانی مبانی
عالیجناب راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر المتخلص بہ شاد
تلمیذ حضرت آصف ظل سبحانی پیشکار و منصرم مہمات مدار المہام سرکار عالی کے

[illegible]

محبوب پریس حیدرآباد علاقہ پیشکاری سے
شائع ہوا

فہرست مضامین دبدبہ آصفی نمبر ۱۰، جلد ۵،

نمبر شمار	نمبر صفحہ	مضامین	نام مصنف
۱	۲	۳	۴
۱	۱	بقیہ علم کی فضیلت اور فخر	جناب مولوی ظہور الدین احمد صاحب فاضل
۲	۲۱	بقیہ ترجمہ تاریخ تیموری	جناب مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب بیدل

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

زوال

اہل عجم و جرمن سے جنگ

ساسانیوں کے لئے دیکھئے دبدبۂ صفی نمبر ۱۲ ، جلد ۱۳ ،

وقت روم کے دو بڑے دشمن تھے مشرق میں اہل عجم اور مغرب میں جرمن تھے ۔ ٹراجن کی وفات سے سلطنت پارتھیا نے جو قوت حاصل کی ۔ اس پر قدیم ایرانیوں نے سنہ ۲۲۶ میں شہنشاہ اردشیر کے زمانہ میں قومی سلطنت قائم کی ۔ یہی اردشیر کی نسل سے تاجدار ساسانی کہلاتے ہیں ۔ روم و فارس ایک دوسرے کے ہم پلہ و حریف تھے جو کہ ہمیشہ صدہا برس لڑتے رہے ۔ لیکن کسی سے ایشیا میں مقابل کی اصلی قوت کو صدمہ نہ پہونچا ۔ مگر جو جنگ کہ مغرب میں ہو رہی تھی وہ بالکل نرالی تھی ۔

مارکیس آرلیس کے عہد سے قوم جرمنی نے [illegible]

ریاستین ڈینیوب پر بنا ڈالی تھین - اسوقت سے روم کو
پیشقدمی چھوڑنی پڑی ان لوگون سے جو ڈینیوب پر تھین ایسا شبہ ہوتا ہے
یہی وہ قوم ہوسکتی ہے جو بعد مین ڈنمارک وناروے سے نکلکر پیدا
ہوئی - اور سب اقوام اینگلس انگریز کے آبا واجداد ہنوز جرمنی
مین سکونت رکھتے تھے مگر بہت دور ہونے کی وجہ سے جو کچھ تغیر و
تبدل ہونیوالا تھا اس سے کسی طرح کا واسطہ یا تعلق نہ رکھتے تھے -

ٹیوٹانک نیشن کی فضل و مقدم قومین جن سے کہ روم کو
جنگ کرنی پڑی فرینکس و گاتھ تھین - اول دریاے رائن اور دوسرے
نے ڈینیوب پر روم سے جنگ شروع کی - یہ قومین سلطنت روم مین مختلف
طریقون سے داخل ہوئین بعض اوقات تاخت و تاراج ملک سے
اور بعض دفعہ رومی افواج مین خدمت کرنے کی وجہ سے بوجہ خدمت
انکو روم کی طرف سے زمینین بھی عطا کی گئین -

بعض وقت رومنس نے نمایان فتوحات حاصل کین اور جرمنس کو
سلطنت سے نکال دیا اور کل عطا شدہ زمینون کو اُجاڑ کر دیا - اسپر بھی
جرمنس ترقی کررہے تھے اور رومنس زوال و پستی کی حالت مین تھے
روم کے فتوحات کا دور گذرچکا تھا - اب وہ جو کچھ اُسکے قبضۂ اختیار مین تھا
اُسی کے قائم و برقرار رکھنے کے لئے مضطر رہتا تھا -

انتخاب سلاطین از رائے افواج

مارکس آریلیس کی وفات کے بعد اسکے لڑکے مسمی کوموڈس نے تخت سلطنت پر قدم رکھا مگر چونکہ یہ بہت ہی بد تہا لہذا سنہ ۱۹۲ء مین قتل کردیا گیا بعد ازان قیصران روم فوج کیطرف سے منتخب ہوکے تخت پر بیٹھتے گئے اور قتل ہوتے گئے۔

بعض اوقات عساکر روم نے اپنا سپہ سالار آپ ہی منتخب کرلیا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہی وقت کئی بادشاہ علیحدہ علیحدہ ہو کے حکمرانی کرنے لگے مگر ان بادشاہون نے جدا سلطنتین قائم نہین بلکہ اس امر کے ساعی ہوے کہ اگر قابو ملے تو کل سلطنت روم پر قابض ہوجائین لہذا بازار جنگ و جدل خوب گرم ہوا مغلوب ہمیشہ ظالم و جابر سمجھا جاتا تھا۔ کچھ عرصے سے سپٹیمیس سیویرس نے ایک خاندان کی بنا ڈالی اسی بادشاہ کے لڑکے انٹونینس کاریکیلا کے عہد مین رومنس و لیٹنس کا امتیاز جاتا رہا اور کل اشخاص ممالک محروسہ مانند رومنس کے قرار دئے گئے اسکے بعد ان بادشاہون کا ظہور ہوا جنکو مقدمین ضرور وحشی کہتے ہین انمین سے بہت کم ایسے گذرے جنکی مدت سلطنت دیرپا تہی۔

شاہ ویلیرین اور اسکے لڑکے گیلینس کے زمانہ مین یعنی سنہ ۲۵۳ء سے سنہ ۲۶۸ء تک اسقدر ہمسر بادشاہ گذرے کہ ان ہمسر بادشاہونکو تیس

جابرون کے نام سے موسوم کرتے ہین مگر شاہ ڈائیوکلیشن کے عہد سے ہر ایک چیز کی حالت بدل گئی ۔

شاہ ڈائیوکلیشن اور اُسکا خاندان

اسوقت عوام پر اچھی طرح ظاہر ہوگیا کہ روم سلطنت رومن کا محض ایک شہر رہگیا ہے اور جمہوریہ سلطنت کا خاتمہ ہوچکا ہے کیونکہ باشندگان روم و باشندگان صوبجات مین کسیطرحکا فرق باقی نہین رہا تھا ۔

ڈائیوکلیشن کے عہد سے گو بادشاہون نے شاہی لقب اختیار نہین کیا مگر اپنے تجمل و حشمت کو شاہی شان و شوکت سے دوبالا کر دیا اور چونکہ اُنکی ضرورت اُنہین زیادہ تر سرحد پر پکار رہی تھی باین وجہہ اُنہون نے اُن شہرون مین جو کہ بہ نسبت روم کی سرحد سے زیادہ تر قریب تھے بود و باش اختیار کی ڈائیوکلیشن کی تدبیر یہ تھی کہ یہ وسیع سلطنت دو بادشاہون مین جو کہ آگسٹی کے لقب سے مخاطب کئے جائین تقسیم کردیجائے اور دو قیصر اسکے ماتحت رہین۔ چنانچہ یہ وسیع سلطنت چار حصونمین اِسطرح تقسیم کیگئی ۔

۱ ۔ ملک اٹلی اور اُسکے قرب و نواح کے جزائر ۔

۲ ۔ ممالک مغربی ۔

۳ ۔ یونان ۔

۴ ۔ مشرقی ممالک ۔

براعظم ایشیا مین بلاد میلان ونیکومیڈ یا آگسٹی کے دارالخلافتہ قرار دیے گئے وشہرہاے انٹیاچ و ٹرائر قیصرون کے تخت گاہ مقرر ہوئے لیکن ۳۰۳ء مین ڈائیوکلیشن کے تخت سے کنارہ کشی کیوجہ سے ایک عرصہ تک خانہ جنگیان برپا رہین حتیٰ کہ قسطنطین اعظم نے ۳۲۳ء مین کل سلطنت روم کو اپنے ہاتھہ مین کرلیا۔

دین عیسوی کا ظہور وترقی

روم کے فرمانروایون مین قسطنطین پہلا بادشاہ تہا جس نے مذہب عیسوی اختیار کیا۔ اِس نئے مذہب کو رائج ہوئے تہوڑاہی عرصہ نہ رہا تہا کیونکہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام شاہ آگسٹس کے زمانہ مین تولد ہوئے وٹائبیرس کے عہد مین صلیب پر چڑہائے گئے اسوقت کو کہ مذہب عیسوی کو بہت مصائب ومشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر وہ بتدریج بڑہتا گیا۔

واقعی یہ امر حیرت انگیز ہے کہ نصارا پر بدترین قیصران روم ہی کے عہد مین مظالم نہ توڑے گئے بلکہ روم کے نیک بادشاہون جیسے ٹرجن۔ مارکیس آرلیس۔ ڈکیس وخود ڈائیوکلیشن کے عہد مین بہی عیسائیون پر وہ وہ ستم ڈہائے گئے اور ایذائین پہونچائی گئین کہ الامان وجہ یہ تہی کہ روم کا قدیم مذہب بت پرستی سلطنت کے مجموعۂ قوانین کا جزو اعظم تہا اور جو بت پرستی سے انحراف کرتا تہا وہ بادشاہون ونیز

جمہوری سلطنت کا دشمن قرار دیا جاتا تھا۔ اسلئے وہ بادشاہ جو کہ روم کے قدیم قانون و رسم و رواج کے دلدادہ تھے۔ نصرانیون کے بہت ہی بڑے ایذا رسان تھے لیکن مذہب بت پرستی سلطنت کا برائے نام مذہب تھا کیونکہ اس مذہب پر بہت کم لوگون کا اعتقاد تھا برخلاف اسکے نصرانی اپنے مذہب کے بدل پیرو اور راسخ الاعتقاد تھے۔ یہی وجہ ہے کہ بت پرستی حالت جزر مین اور دین عیسوی بحالت مد تھا اور جونہین کہ سلاطین روم نے دین عیسوی قبول کیا۔ بت پرستی مٹتی چلی۔

قسطنطین اور اسکا خاندان

شہنشاہ قسطنطین کا عہد تاریخ روم مین اہم سمجھا گیا ہے یہ زمانہ خصوصاً تین چیزون کے واسطے بہت مشہور ہے۔

اول۔ قسطنطین کے عہد مین جمہوریہ سلطنت کا خاتمہ ہوکر بادشاہت قائم ہوئی جسکا کل دارومدار فوج کی مرضی پر تھا اسکے زمانہ مین مجلس سنیٹ و اراکین کا نام ہی نام رہگیا۔

دوم۔ چونکہ بادشاہون نے شہر روم کو چھوڑ دیا تھا قسطنطین نے قدیم یونانی شہر بائمزنیشن کے قریب آبنائے باسفرس پر ایک نئی دارالسلطنت کی بنا ڈالی اور اسکو رومۃ الصغری کے نام سے موسوم کیا مگر اس شہر کو جب ہی سے قسطنطنیہ کہتے ہین۔

یہان قسطنطین کو اپنے نئے مذہب یعنے دین عیسوی کی اشاعت اور اپنے کو مطلق العنان بادشاہ بنانیکا اچھا موقع ملا۔ اُسے اپنے ان دو مطلب برآری مین اسقدر سہولت و آسانی رومتہ الکبریٰ مین شاید نہ حاصل ہوتی رومتہ الکبریٰ مین بت پرستی رو بزوال تھی اور رومتہ الصغریٰ شروع ہی سے عیسائی شہر تہا۔ قصہ مختصر قسطنطین کی سلطنت کا زمانہ آگسٹس کے مابعد کے فرمانرواؤنمین سب سے زیادہ تہا۔ اِس بادشاہ کے گھرانے مین بادشاہت جبتک قائم رہی کہ اُسکے خاندان کا ایک بھی شخص زندہ رہا۔ لیکن اوسکے جانشینونمین سے بہت سے ایسے گذرے ہین کہ جنہین اپنے ہی عزیزون اور قرابت دارون کے ہاتہ سے شربتِ مرگ چکھنا پڑا۔ قسطنطین نے ۳۳۷ء مین انتقال کیا اُسکی وفات کے بعد سلطنت اُسکی تین لڑکون پر تقسیم کی گئی۔ لیکن ۳۵۳ء زمانہ شاہ کانسٹنٹیس مین سلطنت پہر ایک ہی شخص کے تحت مین آگئی۔

کانسٹنٹیس کے زمانہ مین بہت سے ہمسر بادشاہ گذرے اور جرمنس اور اہل فارس سے بے سود جنگ کی گئی۔ اِس بادشاہ کی وفات کے بعد اُسکا لڑکا مسمی جو ولین جو کہ گال مین بحالت قیصر رہ چکا تہا اور جسنے جرمنس سے دوبارہ ملک فتح کئے تھے اب اُسکا جانشین ہوا۔ جو ولین نے عجم پر فوج کشی کی مگر ۳۶۳ء مین مارا گیا۔ یہ بادشاہ قسطنطین کے خاندان کا

آخری بادشاہ تھا اِسکے جانشین جو دین کا تخت پر قدم رکھتے ہی پہلا کام یہ تھا کہ اُسے کئی صوبہ سلطنت فارس کے نذر کر دینے پڑے ۔

کشن پرشاد عفی عنہٗ

علم روحانی یا مسمریزم

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر (۴) جلد (۳)

(۱) غسل کرنا تاکہ ظاہری آلودگی سے بدن صاف اور چست ہو جاے اور جسم کے منافذ کہل جائین ۔

(۲) صندل وغیرہ خوشبودار اشیا سینہ و پیشانی پر لگانا جو فرحت بخش ہین ۔

(۳) خلوت خانہ مین جانا جہان خیالات متفرق نہون ۔

(۴) پہول وغیرہ تازگی بخش اشیا پاس رکہنا ۔

(۵) خوشبودار بخورات کا جلانا مثلاً عود و لوبان وغیرہ ۔

(۶) سونے چاندی یا پتہر کی مورت جو دل پسند ہو پیش نظر رکہنا ۔

(۷) جب متذکرہ بالا سامان مہیا ہو جائے تو اُس طریقہ سے بیٹہنا جس طرح سے دیر تک بیٹہنا ممکن ہو مثلاً پالتی مار کر یا سجدہ مین ۔

(۸) ممکن ہو تو حبس نفس کرنا۔

(۹) اگر حبس نفس نہو سکے تو ویسے ہی دیوتا یا دیبی کو جسکا دل مین عقیدہ ہے مورت مذکور مین موجود سمجھنا۔

(۱۰) دیوتا مذکور کو حاضر و ناظر سمجھکر مقررہ کلمات سے اُسکی تعریف اور اپنا عجز بیان کرنا اور سوائے اسکے کسی دوسری بات کا دلمین خیال نہ کرنا۔

القصہ ایسا کرنے سے ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہی کہ جسمین نہایت خوشی اور جوش پیدا ہوتا ہے جسکو اُنکی زبان مین گدگدبانی کہتے ہین۔ اور روزمرہ ایسا کرنے سے قوت مقناطیسی غایت درجہ قوی ہو جاتی ہے اور اُسکے ذریعے سے عجیب و غریب باتین ظہور مین آتی ہین۔

حکیم ومہتر جو مشاہیر حکماے ہند سے ہی اُنکی طرف جو قاعدہ منسوب کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی خاص طرف ایسا خیال جمائے کہ نظر و فکر بالکل اُسی طرف رہے۔ ہر وقت اُسیکا ذکر زبان پر اور اُسی کی فکر دلمین رکھے۔ اُٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اُسی کا دہیان کرے یہانتک کہ محو ہو جائے۔ اگر کسی شے کو ہاتھہ لگائے تو جانے کہ شے مطلوب کو ہاتھہ لگاتا ہون اور جو کوئی بولے تو سمجھے کہ وہ ہی بولتا ہے ایسی چیز نہ کھائے جس سے فکر مین خلل پڑے وہ بات نہ کرے جس سے خیال بدل جائے۔ تو اُسوقت مین اس فکر کی کیفیت حاصل ہوگی یعنے بارش کا قصد کریگا تو مینہ برسنے لگے گا۔ خزاین و دفاین و مالہ

اروا

سب اُسکے پیش نظر ہونگے دفیہ مرض کے لئے توجہ کریگا تو مرض دفع ہوجائیگا غرضکہ جو چاہیگا ہوجائیگا ۔

اہل اسلام پر بھی سرسری نظر ڈالئے ۔ مسلمانون کا خیال ہے کہ اگر کسی شخص سے کوئی امر ایسا ظاہر ہو جو عام انسانونکی طاقت سے باہر ہو تو اگر اُسکا فاعل نبی ہے تو وہ فعل معجزہ ہے ۔ اگر فاعل ولی ہے تو وہ فعل کرامات ہے ۔ اور اگر سوائے مسلمان کے اور کسی سے ایسا فعل وقوع مین آوے تو وہ فعل استدراج ہی ۔ معجزہ اور کرامت کا ظہور منجانب اللہ ہوتا ہے اور سحر یعنے استدراج کا ظہور ساحر سے ہوتا ہے اور ساحر کا تعلق خدا سے نہین ہوتا ۔ لیکن بعض اسلامی فلاسفر وعقلا، کہتے ہین کہ جو خرقِ عادت ہو وہ نفس کا کرشمہ ہے خواہ سحر ہو یا کرامت ۔

مسلمانون مین علم روحانی کی پانچ شاخین ہین ۔ ۱ سحر ۔ ۲ تصور ۔ ۳ تسخیر ارواح ۔ ۴ عمل وتعویذ ۵ طریق فقرا وصلحا ۔

اب ہم اِن پانچون کا مختصر احوال یا مجمل تشریح تحریر کرتے ہین تاکہ ناظرین سمجھ لین کہ علم روحانی کی تعریف اِن پر صادق ہی ۔

(۱) سحر یا جادو ۔ بقول فرقہ معتزلہ "سحر تخیل ونمایش ہے" مگر اہل سُنت وجماعت اِسکی ایک حقیقت جانتے ہین چنانچہ **ابو منصور** رح فرماتے ہین کہ شرایط ایمان کا رد سحر مین ہو تو کفر ہے ورنہ اُسکو کفر کہنا خطا ہے ۔ لیکن حکیم **بوعلی سینا** نے جو جادو کی تعریف کی ہے وہ بہت وسیع ہے اور علم ارواح کی کل شاخونکو

صادق آتی ہے وہ یہ ہے کہ "جب مشق کرنے سے نفس مین ایسی طاقت ہو جاے کہ عامل کے جسم سے دوسرے کے جسم پر اثر ہوپنچ سکے اور وہ عامل بدکردار ہو تو اُسی ساحر یعنے جادوگر کہتے ہین"۔ زمانہ سابق مین جادو کا اکثر استعمال کسی شخص کو ایذا ہوپنچانے کے لئے کیا جاتا تھا بدینوجہ اُسکو اسلام نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اُسکو اچھا نہین جانتا۔ ابومنصور اور بوعلی سینا کی تعریف سے جادو کی دو قسم یعنے سحر حلال و سحر حرام قرار پاتے ہین لیکن امام المتکلمین سحر کی تعریف اسطرح کرتے ہین "جبتک تیرانداز کو نشانہ پر تیر ہوپنچنے کا یقین کامل نہو تیر نشانہ نہین لگتا اسی طرح سحر مین ٹھیک عقیدہ رکھے بغیر کام نہین ہوتا اور نفس کا تزکیہ کرنا اور وہم سے علاقہ رکھنا بھی اسمین ضرور ہے"۔

سحر حاصل کرنے کے اصول یہ ہین۔ ساحرونکا قول ہی کہ اس عالم کے تمام اشیا، قمر۔ عطارد۔ زہرہ شمس۔ مریخ۔ مشتری۔ اور زحل سبعہ سیارگان کے تابع ہین۔ پس عامل وقت عمل جس ستارہ کے متعلق جو شے ہے اُسکے لئے اُس ستارہ سے مدد مانگے سحر کے لئے یہ بھی ضرور ہے کہ تعلقات دنیوی دور کردے۔ کھانا کم کھادے ایسے مکان مین رہے جسمین سفیدی ہو دیوار پر نقش و نگار و تصاویر نہون۔ جو دل اُنکی طرف رغبت کرے۔ مکان روشن اور وسیع بھی ہو۔ تنہائی ہو۔ مرد عورتون کی آواز بھی نہ آئے جب یہ اسباب مہیا ہون اور طالع جدی۔ دلو سنبلہ یا اسد ہو تو سحر حاصل ہوسکتا ہے۔

دوم تصور۔ اپنے دلمین یعنے آنکھون کے روبرو صورت کا قائم کرنا تصور کہلاتا ہے۔ شیخ کے تصور مین فنا ہوجانا تصوف کی پہلی منزل ہے مشہور ہے کہ کسی پیر نے ایک دیہاتی کو مرید کرکے تصور جمانے کا طریقہ بتایا لیکن باوجود بہت کوشش کے اُسکا تصور نہ جما تو پیر نے دریافت کیا کہ تیرا دل کس چیز سے وابستہ ہے اُسنے کہا مین ایک بھینس کو بہت عزیز رکھتا ہون تب پیر نے کہا کہ جا بھینس ہی کا تصور کیا کر چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور بعد چندے پیر کی خدمت مین حاضر ہوا پیر نے دریچہ کے راستہ اندر بلایا تو اُسنے کہا کہ دریچہ مین میرے سینگ اٹکتے ہین۔ یہ سُنکر پیر نے جان لیا کہ یہ اب بھینس کے تصور مین محو ہوگیا اور کچھ پڑھ کر اُسپر دم کیا اور کہا کہ ہمنے تیرے سینگ توڑ ڈالے تو اندر چلا آ۔ وہ اندر چلا آیا۔ بعدہ پیر نے توجہ باطنی سے اُسکے تصور کو دوسری طرف پھیر دیا اور وہ کامل ہوگیا۔ یہ تو اولیا کے طریق ہین جنکو ولی سمجھتے ہین لیکن بہت سی ایسی باتین بھی ہین جنکے ذریعہ سے دنیادار بھی اپنا کام نکال لیتے ہین۔ چنانچہ ہندوستان مین حاضرات کے بہت طریقے مستعمل ہین جنکی بنیاد صرف تصور یا خیال پر مبنی ہے اور اُنسے بہت فائدہ حاصل ہوتے ہین۔

اول۔ تیرہ سال سے کم عمر لڑکے کو اُسکے ناخن پر سیاہی لگا کر دکھاتے ہین۔

دوم۔ معمولی طور پر پندرہ کا نقش لکھکر اور اُسکی تعویذی تہہ کرکے سوئی سے

اُسمین سوراخ کر دیتے ہین اور لڑکے کو اُسمین دیکہنے کو کہتے ہین۔

سوم۔ جنوبی ہند مین ہتیلی مین سیاہی کا داغ بنا دیتے ہین اور لڑکا اپنا دہ ہاتہ اسطرح پیشانی پر رکہتا ہے کہ اُسکا انگوٹہا اور چنگلیا تو ناک کے ٹسوے پر رہتی ہے اور باقی تینون اُنگلیان بہون کے درمیان پیشانی پر اور اسطرح اِس سیاہی مین جو اُسکے ہاتہ مین لگائی گئی ہے غور سے دیکہتا ہے۔

چہارم۔ پیتل لوہے وغیرہ کی انگوٹھی مین بجاے نگینہ کچہ سیاہ مادہ بہر دیتے ہین اور ضرورت کے وقت اُس نگینہ کو چمکدار کرنے کے لئے روغن لگا کر معمول کو دکہلاتے ہین۔

پنجم۔ ولایت مین ایک قسم کی بلوری بیضہ ہوتے ہین جنکو کرسٹل کہتے ہین اور جنکی قیمت وہان فی عدد چار روپیہ کے قریب ہے لڑکے کو ہاتہ مین دیکر یا دیوار وغیرہ مین آویزان کرکے دکہاتے ہین یہ نہایت عمدہ کم خطر طریقہ ہے اور بہی ایسے بہت سے طریقہ ہین جنکو ہم بنظر طوالت ترک کرتے ہین۔ مذکورۂ بالا طریقون مین لڑکا دیو پری جن دیکہتا ہے۔ دور دراز ملکون کی سیر کرتا ہے۔ خاص روحون سے ملاقات کرتا ہے اُنسے مرض وغیرہ مین صلاح و مشورہ لیتا ہے۔ اگرچہ یہ عمل حاضرات جلسۂ عام مین خطا بہی کر جاتے ہین مگر درحقیقت بے وجود نہین ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ پہر کبہی اسکے تمام حالات پر بحث کرین گے۔

طلسم قاسمی مین تصور کی ایک عجیب مشق تحریر ہے کہ بلا ناغہ سوتے وقت جمادات کی قسم سے کسی شے کا تصور کیا کرے جب اُسپر تصور جمنے لگے تو آنکھ کھولکر اُسکا تصور کرے جب آنکھ کھولنے سے بھی ویسا ہی تصور جمے جیسا کہ آنکھ بند کرنے سے جمتا تھا تو درخت جو کے بودے ایک پہلے دوسرا پیچھے جب وہ اُگ آئین تو چھوٹے درخت پر تصور جمائے کہ یہ بڑا ہے اور بڑے کو تصور کرے کہ یہ چھوٹا ہے۔ جب یہ تصور کامل ہوجائے تو گلہری یا چوہے وغیرہ چھوٹے جانورون کے بچون کو روبرو رکھکر تصور سے بھگانا اور ٹھہرانا شروع کرے جب وہ حکم کو ماننے لگین تو بڑے جانور مثل بلی و کُتے وغیرہ کو تختۂ مشق بنائے جب اِن پر اختیار ہو جائے تو لڑکون کو اسی طرح دوڑائے اور ٹھہرائے پھر جوانون کو سُلائے اور جگائے جب ان پر اختیار ہو جائے تو پھر تنہا بیٹھکر آنکھ بند کرکے ایسے مکانات کا تصور کرے جنکو دیکھ چکا ہو اور وہان کا جال معلوم کرے جب وہان کا کشف صحیح ہونے لگے تو صحیح سمت دریافت کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر کا حال تصور جماکر معلوم کرے جب کیفیت معلوم ہوجاتے تو زمین و صندوق و اعضاء اندرونی انسان کے اندر بذریعہ تصور جانا اور وہان کے حالات دریافت کرنا کچھ مشکل نہین ہے۔

(۴) **تسخیر ارواح**۔ اہل اسلام کے علاوہ حکماء بھی اس بات کے قائل ہین کہ جملہ اجسام روح رکھتے ہین اور انکو اصطلاح حکماء مین نفس مُبلّ

ونفس جمادی وغیرہ کہتے ہین اور ان ارواح کا مسخر ہوجانا ممکن ہے -

چنانچہ ارسطو نے لکہا ہے کہ **حکیم بیداغوس** سے **حکیم برہماطوس** ہمسری کا دعویٰ کرتا تہا بدینوجہ بیداغوس نے کہا کہ مریخ وزحل مجہسے ڈرتے ہین اور تو میری برابری کرتا ہے اور مریخ کی مدد سے برہماطوس کے بدن مین آگ لگا دی -

کواکب کے تسخیر کرنے کی ترکیب امام المتکلمین فخرالدین صاحب رازی نے لکھی ہے اُنکے تسخیر کرنے سے امور دنیوی کا اُنکی مدد سے بسہولت تمام حاصل ہونا بیان کیا گیا ہے - مگر اسمین علم نجوم کا جاننا ضرور ہے اور وہ علم مشکل بھی ہی اسلئے ہم بالفعل اُسکا حال ترک کرتے ہین - اپنے بزرگ مرشد و دیگر بزرگان دین کی ارواح سے مدد حاصل کرنے کے طریقے مثلاً قبور پر چلہ کہینچنا وغیرہ مرشد کی تعلیم پر منحصر ہین اور اُنکا ذکر سلوک کی کتابون مین موجود ہی -

ایک قسم کی ناری مخلوق جو انسانون کے بہ نسبت کسی قدر اعلیٰ طبقۂ فلکی پر بودوباش رکہتی ہے اور جنکو مختلف مذاہب مین مختلف نامون سے موسوم کیا گیا ہے - مثلاً انگریزی زبان مین ایلیمنٹل (ارواح عنصری) اور ہنود کے ہان گندہرو پشاچ اور مسلمانون مین جن و پری دیو کہتے ہین اُنکے اعلیٰ اقسام مین اسطرح سے نیک و بد بھلے اور برُے موجود ہین جس طرح کہ انسانون مین ہین ہر انسان مین بذریعۂ دیدۂ باطنی اُنکے وجود کے دیکہنے کی کم وبیش قابلیت موجود ہے صرف

محنت اور صحیح طریقہ پر عملدرآمد کرنا ضرور ہے پھر کوئی وجہ نہین کہ یہ مخلوق نظر نہ آئین اُنکی نسبت صحیح لفظون مین یہ کہنا کہ اُنکی صورت کیا ہے؟ عادات کیا ہین ؟ بہت ہی مشکل مضمون ہے جو علم راز کی عملی واقفیت بغیر سمجھنا بہت ہی مشکل ہے لیکن فی الحال صرف یہ جان لینا کافی ہے کہ یہ مخلوق علی العموم انسانی شکل رکھتی ہے اور شکل تبدیل کرنے کا کامل اختیار رکھنے کے علاوہ یہ طاقت بھی ہے کہ چشم زدن مین جہان چاہین چلے جاوین۔ اُنکی عادت کے متعلق مشرح تو لکھا جاتا نہین لیکن یہ بات دلچسپی سے خالی نہین ہے کہ اُنکو علی العموم انسانون سے ایک قسم کی نفرت ہے کیونکہ اُس مادہ کو جسمین اُنکی بود وباش ہے انسان کا محض خیال ہی گدلا اور متزلزل کر دیتا ہے جس طرح پانی مین ہاتھ ڈالنے سے پانی کے ہر ذرہ کو حرکت ہوجاتی ہے اسیطرح اُنکے مادہ قیام کو محض خیال سے تحریک ناملائم ہوجاتی ہے۔ لیکن جب کوئی شخص اُنکے طبقہ یا عالم یا مقام بود و باش پر پہونچ جاتا ہے تو اول یہ مخلوق مختلف اقسام کی صورتین دکھا دکھا کر اپنی ناراضگی ظاہر کرتی ہے جب کوئی زبردست ارادہ والا اُنکی دھمکی مین آتا نہین ہے تو مجبوراً اُس سے بازپرس چھوڑ دیتے ہین یا اُسکو بدل کریون کہو کہ مطیع ہوجاتے ہین علاوہ اسکے اُنمین ایک خاص بات اور بھی ہے جو کہہ دینا ضروری ہے یعنے اُنمین دل لگی کی بھی عادت ہے جب عامل اُنکے طبقہ پر پہونچ جاتا ہے تو اُسکو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین پر ہے اور اِن آنکھون سے اُنکو دیکھ رہا ہے

حالانکہ اُسکا خالی جسم زمین پر ہوتا ہے اور اصل ولطیف جسم اُسکا طبقۂ اعلیٰ پر پہونچ جاتا ہے اور چونکہ ہر دو جسم مین کچھ تعلقات ہین اسلئے وہ اپنے آپکو زمین پر سمجھتا ہے اور وہین پر ناری مخلوق کا نازل ہونا اور آنا خیال کرتا ہے تو وہ مخلوق قسم قسم سے دہمکاتی اور ڈراتی ہین۔ ہم پیشتر لکھ چکے ہین کہ ناری مخلوق کے مقام سکونت پر ہمارے خیالات کا اثر پڑتا ہی اسلئے اگر ہم اُنسے خوف نہ کہائین تو وہ ہمکو کچھ مضرت نہین پہونچا سکتے عمل پڑہتے وقت جو عامل کو عموماً ایک حصار مین بیٹہنا ہوتا ہی جو وہ حصار کوئی عمل پڑہکر اپنی اُنگلی سے اپنے گرد مضبوط قوت ارادی سے لکیر کہینچ لیتا ہی۔ یہ کیا بات ہی؟ درحقیقت حصار بہی ایک مسمرزمی عمل ہی ہر انسان کی آنکہ اور انگلیون سے ایک قسم کا نور بہت زیادہ خارج ہوتا رہتا ہے اسلئے جب خواہش قلبی سے وہ اپنے گرد ایک لکیر بنا لیتا ہے تو گویا ناری مخلوق کے لئے جو صرف خیال سے متاثر ہوتے ہین ایک ناری دیوار بنا دیتا ہی جسکی جانب وہ آنہین سکتے اور اسی لئے اکثر عاملون سے سُنا ہوگا کہ اُنکو وقت عمل کچھ خوفناک صورتین نظر آئین مگر حصار کے باہر باہر رہین اندر حصار کے کوئی داخل نہوسکی ۔

سایۂ انسان جسکو ہمزاد کہتے ہین اُسکے ذریعہ سے بہی دور دراز شہرون سے اشیار منگانا اور غائب اشیار کا حال معلوم کرنا وغیرہ بڑے بڑے کام لئے جاتے ہین مگر ہم بالفعل اسکے حالات کی نسبت کچھ نہین لکھتے ناظرین اُسکو بہی ناری مخلوق کی طرح ایک شے تصور

کرلیں انشا اللہ تعالیٰ ہمزاد کی نسبت ایک علٰحدہ مضمون نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر کریں گے۔ باقی آئندہ

محمد عنایت اللہ خان۔ صوفی

شادی وبیاہ

وَاَنکِحُوا الاَیامیٰ مِنکُمْ وَالصّالِحِینَ مِنْ عِبادِکُمْ

اور جو تم مین سے مجرد ہین مرد اور عورت اُنکے نکاح کردو اور جو تمہارے غلام اور لونڈیان نیک ہون اُنکے بھی۔ یعنے اے مسلمانون جو تم مین سے مجرد ہین خواہ وہ عورت ہون یا مرد بیوہ ہون یا ناکتخدا۔ بہرحال اُنکے نکاح کردو اور اپنے غلام اور لونڈیون مین سے بھی جنکو نیک دیکھو اُنکے بھی نکاح کردو۔ یہ تو قرآن مجید کی آیت تھی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ یعنے نکاح میری سُنت ہے جو شخص اُس سے مُنہ پھیرے گا وہ میری جماعت مین سے نہین ہے۔ اور نکاح سے ایک فائدہ اولاد بھی ہے۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ ای مسلمانون نکاح کرکے اولاد پیدا کرو کیونکہ مین قیامت کے روز اپنی امت کی زیادہ

تعداد سے فخر کرون گا۔ نکاح کی ضرورت دنیا مین اسقدر تسلیم کر لی گئی ہے کہ اب اُسکے ثابت کرنے کے لئے کسی زیادہ بیان کی ضرورت نہین۔ مذہبی اور تمدنی اور معاشرتی اصول سے قطع نظر جس سے نکاح کی ضرورت بدرجۂ اتم ثابت ہے۔ طبی اصول سے بھی نکاح کرنا نہایت ضروری ثابت ہو گیا ہے۔ اور یہ بات مان لی گئی ہے کہ جب تمام قوا خداے تعالیٰ نے انسان مین ودیعت رکھے ہین انسے ایک ایک خاص کام متعلق ہے۔ اور یہ مقتضاے فطرت ہے کہ ان قوا سے انکا کام لیا جاے ورنہ اس قوت کے بیکار کردینے سے نظام سلسلۂ انسانی مین خلل واقع ہوگا۔ مثلاً دماغ ہے کہ جسمین غور و فکر کی قوت ودیعت رکھی گئی ہے۔ اگر ہم ایک مدت تک اس سے کام لینا چھوڑ دین تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ دماغ بیکار ہو جائیگا۔ اور غور و فکر کی عادت غائب ہو جائیگی۔ اور اس سے جو خراب نتائج پیدا ہونگے وہ صاف ظاہر ہین۔ تو یہ بھی ضروری ہوا کہ انسان اپنے قواے تناسلیہ کو بھی کام مین لاے ورنہ اُسکے روکنے سے خراب نتائج پیدا ہو جائینگے جو بعض اوقات مین منجر بہ ہلاکت ہوا کرتے ہین مگر ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان قوا کا کام مین لانا اسی وقت درست ہے کہ جبکہ ان قوا کا پورا پورا نشو نما اور ہر ایک اعضا کی ساخت پوری طور پر مکمل ہو جائے ورنہ اس سے اور مضر نتائج پیدا ہو جائینگے ایسی مثال مین دماغ کی قوتونکی مثال پیش کرتا ہون۔ اگر ہم اپنے دماغی قوا کے پورے پورے نمو

ہوجانیکے پیشتر دماغ پر حدت زیادہ بڑھالین گے تو اُس سے جو مہلک نتیجہ ظاہر ہوگا وہ صاف ظاہر ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی تو معلوم ہوگیا کہ جوانی کے زمانہ مین تحصیل علم و ہنر سے فارغ ہوکر اس غرض سے کہ تدبیر منزل کا پورا پورا انتظام ہو اور سنت کی پیروی بھی عمل مین آسکے اور تاکہ انسان اپنے آپکو خوفناک مضرتون خیالات سے بچا سکے۔ اور اُسکے قواے تناسلیہ اپنا پورا پورا کام دین۔ اور اپنے خیالات اور ارادات مین اسکے ایک نیک مطیع و منقاد مدد دینے والی پیدا ہوجاتے۔ بہت دماغی کام کرنے کے بعد اسکو راحت و مسرت حاصل ہو نکاح کر لیا کرین۔ اور چونکہ یہ تمام اغراض نکاح جو ہمنے بیان کئے ہین اسی وقت پورے ہو سکتے ہین جبکہ نیک بی بی ہو۔ لہذا ضروری ہوا کہ ایسی **عورت سے شادی کرین** جو عقل اور شعور سے بہرہ ور ہو اور اخلاق حسنہ۔ دیانت داری پارسائی۔ اور شرم و حیا۔ نیک دلی۔ قواعد تدبیر منزل اور زیور علم سے آراستہ ہو۔ تاکہ وہ مراتب شوہر کو مد نظر رکھ سکے اور اسکی اطاعت و فرمانبرداری مین بدل ساعی رہے ؎

زن نیک فرمانبر پارسا
کند مرد درویش را پادشا

ایک مورخ فلسفی کا قول ہے کہ نیک عورت باعث خانہ آبادی اور مرد کو نیک کام کا شوق دلانے والی ہے اور گھر کی سنبھالنے والی ہوتی ہے۔ یہی اغراض

وفوائد مین جو نکاح سے پیدا ہوتے ہین۔ اور جسکے لئے نکاح کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے اگر نکاح کے وقت یہ خیال دلمین نہون تو اُسکا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو ہونا چاہئے۔ وہ فوائد مترتب نہین ہوتے جو نکاح سے ہونے چاہئین اور آپس مین رنجش پیدا ہوجاتی ہے اور اُسکا نتیجہ بربادی بخش ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف مین ثابت ہے کہ جو شخص محض مال کا طامع اور خوبصورتی کا خواہان ہے وہ درحقیقت پابند نفس سرکش ہے۔ اور اُسکا انجام یہ ہوتا ہے مال کی وجہ سے دلون مین میل آجاتا ہے۔ اسی طرح چند روز کے بعد خوبصورتی سے بھی محروم ہوجاتا ہے کیونکہ حُسن ظاہری ایک امر عارضی ہے جو چند روز مین فنا ہوجائیگا۔ اسی لئے حکیمون نے کہا ہے کہ نیک عورت شفقت اور محبت مین ماں کی جیسی ہے۔ اور صبر و خدمت مین لونڈی کی طرح اور الفت و صداقت مین دوستون سے بڑھی ہوئی ہے اور بدعورتون کو ظالمون سے تشبیہ دی گئی ہے۔

کسی نیک مرد کے نکاح مین بُری عورت کا ہونا گویا اسکا زندہ درگور ہوجانا ہے۔ بُری عورت سے اُسکا شوہر ہمیشہ مصیبت اور غم مین مبتلا رہتا ہے جیسے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے ؎

زن بد در سراے مرد نکو
ہم درین عالم است دوزخ او

زینہار از قرین بد زنہار
وقنا ربنا عذاب النار

اسقدر بیان جو نکاح کے متعلق کیا گیا ہے اُس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ نکاح کیا چیز ہے اور کیونکر اِس سے فوائد مرتب ہو سکتے ہین یہ پابندی سُنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کو نکاح کی پابندی لازم ہے۔ لیکن ہم افسوس کے ساتھ دیکھتے ہین۔ کہ اکثر مسلمانون نے ان تمام فوائد نکاح و پابندی سنت کو ترک کر دیا ہے اور بجائے اُسکے جاہلانہ رسومات کی پابندی شادی مین شروع کر دی ہے جسمین ایک گرانبہا رقم صرف ہو جاتی ہے جسکی بدولت اپنے ہاتھون سے عمر بھر کے سرمایہ کو ایک آن واحد مین محض فضول رسم ورواج کی پابندی مین صرف کر دیتے ہین۔ اور پھر عمر بھر ساہوون کے دست نگر ہو جاتے ہین۔

اے قوم اسلام کے معزز اور متمول ارکین تمہاری قوم اسلام افسوسناک ذلت وادبار کے گڑھے مین پھنس گئی ہے۔ اور ہر طرف سے افلاس وتباہی کی فوجین اسپر حملہ آور ہو رہی ہین۔ کیا تمکو کچھ بھی اُسکی خبر ہے کیون نہین ضرور ہے۔ پھر کسلئے تمہاری بزرگانہ توجہ اسطرف مبذول نہین ہوتی۔

کیا یہ فضول شادی کی رسمین کچھ ضروری ہین؟ کچھ بھی ضرور نہین۔

کیا آپکی توجہ محض ناموری کی طرف ہے ۔ اگر یہی بات ہو تو تمہاری قوم اسلام کی دستگیری جسپر اب اپنے تو اپنے اغیار کو بھی ترس آتا ہے کیجیے اور پھر دیکھئے کہ اس ثواب کے علاوہ جو آخرت مین خدای واحد ذوالجلال کی طرف سے عطا ہوگا ۔ کسقدر ناموری آپکی اِس دنیا مین ہوتی ہے فضول رسمین کیا ہین زیادہ سے زیادہ تین چار روز مین انکا خاتمہ ہوگیا ۔ اور پھر کوئی انکی نشانی باقی نہین رہجاتی مگر اگر آپ قوم اسلام کی ترقی دلوانیکے لئے کوشش فرماینگے تو نہ صرف موجودہ دنیا آپکی شکر گزار رہے گی بلکہ تمام آنے والی نسلین تمہاری اس ہمت بڑہانیکے کامونکو تاریخ کے صفحون پر دیکھکر آپکو اپنی قوم کا پستی سے ترقی کے زینہ تک پہونچانے والا خیال کرینگے ۔ اور نجات دہندہ فرشتہ کی طرح تمہارا نام صفحہ ہستی پر ہمیشہ کیلئے ثبت ہوجائے گا ۔ ابھی وقت باقی ہے اور بہت کچھ کرنا ہے ۔ تمہاری دولت ہی ہے کہ جس سے اب تمہاری عاجز آمدہ قوم ترقی کرسکتی ہے کیا ایسے وقت مین آپکو کچھ اسکی طرف توجہ ہی نہوگی ۔

ہمارے مقدس مذہبِ اسلام نے نکاح کا کام ہمپر بہت ہی آسان کردیا ہے ۔ اور ہم ہین کہ خواہ مخواہ مشکل مین پھنسے جاتے ہین ۔

تواریخ اسلام سے ثابت ہے کہ اِس زمانہ مین جو لغو رسومات ہندوونکے ہم کرتے ہین اُسکو ہمارے پُرانے بزرگون نے کبھی نہین کیا تھا ۔

خلیفہ[لہ] مامون کی شادی کی کیفیت جو مشہور ہے اور کتب تواریخ مین موجود ہے گو اس شادی مین نہایت ہی دہوم دہام کی گئی تھی مگر وہ ایسی تھی جس سے محض فضول باتو نمین بیدریغ روپیہ صرف ہو۔ بلکہ اسکا نفع ساری قوم کو پہونچا۔

خلیفہ مامون نے بوران بنت حسن بن سہل سے شادی کی جس نے اپنی لڑکی کا جہیز لاکھون روپیہ کا دیا تھا۔

اِسنے مامون کی سلطنت کے اعلیٰ عہدہ دارون اور فوج کے سپہ سالارونکو عمدہ عمدہ جوڑے تقسیم کئے اور سترہ روز تک بڑے ہی تکلف کے ساتھ تمام عہدہ دارونکی ضیافت کرتا رہا۔ چٹہیون پر اپنی جاگیرات کے نام لکھے اور اُنکو مامون پر سے نثار کیا تہا جس شخص کو جو چٹہی ہاتہہ لگ گئی اُسکو وہ جاگیر جو اُس چٹہی مین لکھی ہوئی تھی فوراً دیدی گئی اور مامون پر سے بہت سے جواہرات نثار کئے گئے جس سے سیکڑون اشخاص جاگیردار اور مفلس صاحبِ مال و دولت ہوگئے۔ چنانچہ اب بھی عرب مین بہت ہی عمدہ طریقہ ہے وہان نہ سہرا ہے نہ مہندی نہ سانچی نہ بی بی کی صحنک اور نہ خضر کے جہاز۔ نہ روشنی۔ نہ فضول نقارے وشادیانے۔ نہ رنڈیون کا ناچ نہ قوال نہ بہانڈ۔ یہ سارے لغو رسومات ہین کہ جنکو ہماری قوم کا ایک بڑا حصہ بمنزلۂ فرض کے سمجھتا ہے اور اُسکی پوری پابندی

[لہ] تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۰۲ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

کرتا ہے۔

العظمۃ للہ جاگیردار ہون تو جاگیر رہن رکھکر قرض لیتے ہین پہر تمام عمر مفلس ساہوونکے تابعدار بنے رہتے ہین۔ ساہو کی مہربانی سے ماہانہ جو کچہ عنایت ہوتا رہا اسی پر انکی قوت بسری ہوتی ہے اگر ملازم ہون اپنی تنخواہ کا ایک بڑا حصہ ہر مہینے مین۔ ساہو کی نذر کرتے ہین۔

محکمہ رجسٹری مین جہان رجسٹری ہوتی ہے ہر روز کئی حضرات شادی بیاہ کرنے کے لئے اپنی املاک ساہوون کے نزدیک رہن رکھکر قرض لیتے ہین اور قبالہ کی رجسٹری کرواتے ہین اگر کوئی جاگیردار یا ملازم تو ہین لیکن انکی جاگیر یا عہدہ اس لائق نہین کہ انکی دلی تمنا کے موافق شادی کی رسومات ادا ہوسکین تو یہ حضرات ناکتخدا لڑکیون کو اپنے مکان مین مبتلا کہتے ہین بیچاری ناکتخدا عورتین شرم کی وجہ سے اپنے بزرگون سے کچہ نہین کہہ سکتین مگر انکی زندگی کے دن تلخ ترین عذاب اور مصیبت سے بسر ہوتے ہین مگر افسوس ہے کہ انکے بزرگونکو انکے درد دکہ کی کچہ بھی پروا نہین ہوتی اگر مرد ہین تو وہ آخرکار انتظار سے تہک تہک کر فریب شیطانی کے اسیر ہوکر اپنے نفس سرکش کے دہوکہ دہی سے ہادی برحق کے خلاف کرنے لگتے ہین جسکے مضر نتائج کے بیان کرنے سے افسوس ہوتا ہی یہ سب کچہ ہوتا ہے مگر انکے بزرگون کے کان پر جون تک نہین رینگتی۔

اگر اُنسے کسی اللہ کے نیک بندے نے کبھی کوئی اس بات کا ذکر چھیڑ دیا تو کیا جواب دیتے ہین کہ کیا کرین مجبوری ہے سردست شادی کا بار اُٹھانا ممکن نہین ۔

اے زمانہ کے اندھیریون مین حیران اور سرگردان مشعلِ ہدایت کے طالبو باوجود ان تمام بُرائیون کے اِن بُرے رسومات سے باز نہین آتے آتشبازی چھوڑتے ہین اور رسومات کے ہمراہ آرایش و چمن رکھتے ہین اور اسکو بڑا فخر سمجھتے ہین ۔ ظاہر ہے کہ اِن مہمل رسومات کے پابند ہونے سے نکاح مین کوئی فتور نہین آتا اور نہ ہماری شرع نے بھی اِنکی اجازت دی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اِس خوابِ غفلت سے اپنے آپکو نہین بیدار کرتے اور اُن بے وجہ رسومات کی پابندی کرکے دین و دنیا مین ذلیل ہوتے ہین دیکھئے ہمارے پیشوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے نکاح کا جو طریقہ مقرر فرما دیا ہے وہ کس قدر آسان ہے مگر ہم اپنے ہی ہاتھون سے مبتلاے رنج و الم ہوتے ہین اور عذاب و مصیبت کے نشانے بنتے ہین جسکا کوئی علاج نہین ۔

اے خداے ذوالجلال تو انکو چشم بینا دی کہ وہ دیکھین کہ انکی قوم کی کیا حالت ہے اور اِس سے وہ کچھ عبرت حاصل کرین جو مبلغ آتشبازی اور لغو رسومات مین صرف ہوتا ہے وہ اشراف ۔ ہے اللہ تعالی مسرفونکی نسبت

قرآن شریف مین ارشاد فرمایا ہے ولا تبذر تبذیرا ہ ان المبذرین کانوا
اخوان الشیاطین ہ وکان الشیطن لربہ کفورا ہ یعنے مال بیہودہ نہ اڑاؤ بیہودہ اڑانے والے شیطانکے
بھائی ہین اور شیطان اپنے ربکا ناشکر گزار ہے۔ اگر ان لغویات مین مال برباد نکیا جائے
اور منافع عامہ کے کسی کام مین صرف کیا جائے تو اوس سے خود انکا کسقدر فائدہ
ہوگا اگر کل حضرات اپنے محنت ومشقت کی کمائی صرف ٹھاٹ جمانیکے لیے خرچ
کرتے ہین اس سے وہ ایک محتاج خانہ کیلیئے مدد کرین تو اس سے کیا بہتر ہوسکتا
ہے اور اگر فقیرونکو کھلایا جائے تو بھی مناسب ہوگا آتشبازی ومہمل کامونکے
مبلغ سے ضیافت طعام ولیمہ کرکے جو ایک سنت طریقہ ہے ایک پرتکلف
طعام ضیافت دیجائے تو ہزارہا اپنے ہم وطنی غریب مسلمانونکو ایک وقت کا کہانا
میسر آویگا۔ مین نہایت ہی عزم سے بیان کرتا ہون کہ شادیون کے ان بیہودہ
رسومات کے مبلغ اگر فقرا پر تقسیم کیئے جائین تو کوئی مسلمان مفلس باقی نرہیگا
اما غرض۔ تم اہ کہ نکہ وظیفہ مقرر کرکے انکو تعلیم دیجائے اور صنعت وحرفت
سے مذہب و تجارت قوم مین ترقی ہوگی یا ان مدارس مین
انکو چندہ دیا جائے تو ہماری آئندہ نسلونکیلیے

عمدہ

نمبر ۸۰

تریاق افیون

چونکہ افیون مین ایسی سمیت ہے جس سے اکثر افیون خوردہ ہلاک ہوجاتے ہین خصوصاً اطفال خردسال کو نہایت صعوبت ہوا کرتی ہے۔ اور جو آلہ زہرکش طب انگریزی مین ایجاد ہوا ہے اکثر اوس سے بھی زہر کھینچنے مین ناکامیابی ہوتی ہے بلکہ اگر افیون معدے سے گذر کر سرایت اخلاط مین کرجاے تب تو کلیتہ یہہ آلہ بیکار ہے۔ پس مین اپنے اس تجربہ کو براے اطلاع عام مشتہر کرتا ہون اور اسکا خاصتہ نفع ایسا قوی ہے کہ اگر افیون کی سمیت کسی درجہ کیون نہ پہونچ جاے یہہ تریاق معدہ مین پہونچتی ہے ہاتھون ہاتھ تمام زہر کو خاک کردیتی ہے اور چشم زدن مین افیون خوردہ صحیح ہوجاتا ہے۔

تمام اہل اخبارات اپنے اپنے اخبارات مین درج کرکے عامہ خلایق کو اس سے اطلاع دینا فرض سمجھہ لین فقط

المشتہر

خادم الاطبا سید بادشاہ علی ضیا
معتمد عالیجناب نواب بہرام الدولہ بہادر

ناول! ناول!! ناول!!!

مطلع خورشید

[illegible] البخار [illegible] کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج [illegible] [illegible] حال [illegible] سے خورشید [illegible] طبع کیا ہے۔ گو بارک اللہ پدرت [illegible] کی ہے۔ اسکے کل حقوق مہاراجہ ممدوح [illegible] مہتمم [illegible] آئینہ خانہ کو بطیب خاطر عطا فرماتے قیمت مجلد [illegible]

المشتہر

محمد عبد [illegible] مالک [illegible]

ساکن کوچہ راجہ مکھن لال متوفی حیدرآباد

[illegible]

			نام مصنف
	۲	۳	۴
۱	۱	بقیہ ویدہ۔	عالیجناب راجہ [illegible] بہادر وزیر [illegible]
۲	۲	بقیہ مصنف۔	جناب نادر مرتضی حسین صاحب
۳	۳	بقیہ [illegible] کی برکتیں۔	جناب محمد قطب الدین علی صاحب [illegible]
۴	۱۱	بقیہ [illegible] تاریخ قدیمہ	جناب [illegible] حکیم محمد عبد اللطیف صاحب بیدل

تم سلامت رہو برس

ہر برس کے ہوا ں ہزار

بقیہ وید

سلسلے کے لئے دیکھئے دبدبہ آصفی نمبر (۵)، جلد (۴)،

اس وید کے دوسرے حصے کو جو مادھون ونا ساکہا سے متعلق ہے **ستھا برہمنا** کہتے ہین وہ بھجنون سے کہین یاف جامع ہین۔ اسمین ۱۶ کتابین یعنے **کانڈا** ہین اسکے دو حصے ہین یعنے بہا کا پہلے حصے ہین دس کتابین ہین۔ دوسرے مین چار۔ ۶۰۔ آدھیا مین ہین ہر کتاب مین مختلف مختلف اور یہ آدھیا مین مختلف نصائح ہین۔ ایک اور طرز تقسیم باب یعنے تقسیم پراتہیکا کل جلد مین ہے۔ برہمنا مین چھوٹے چھوٹے فقرے اور جملے ہین یعنے کندکا اور یہ دونون طرز تقسیم کے ماتحت ہے۔

چودہ کتابین جو اس حصۂ وید کے متعلق ہین انمین سو لکھے ہین اور

یہ مطابق تین ہ ب بابون کے مختلف ابواب کی کل تعداد جنکو برہمنا کہتے ہین
چار سو چالیس ہین۔ کندکا کی تعداد ۷۶۲۴ ہے۔

اسی طریق سے ان بابون کا حال ہے جس مین مذہبی قواعد درج ہین
پہلی اور دوسری کتابون مین ان رسوم کا ذکر مذکور ہے جو بدر و بال
کے وقت مین کیجاتی ہین۔ اور راسمین اگنی یعنے آگ کی قربانی ہوتی ہے
تیسری اور چوتھی مین سوما کے عرق کے تیار کرنے کا بیان ہے
اور مختلف رسوم دیگر کا ذکر ہے مثلاً جیوتستوما۔ پانچوین مین صرف
واجپیا اور راجاسوما کا ذکر محدود ہے۔ اسکے بعد جو اور چار کتابین
ہین انمین بھی آگ کی قربانی کے طریقون کا بیان۔ اور دسوین مین ان
رسوم کے فوائد کا حال ہے اسکا نام اگنی راہاسیا ہے۔

دوسرے حصے کے پہلے تین کتابون مین حسب بیان شارحان شاشتر
ساترامنی اور رشوسیدہا کا تعلق ہے اور چوتھے حصے مین جو آخری
حصہ ہے وہ علم فقہ کے متعلق ہے۔ اصل مین تیرہوین کتاب مین
خاصکر رشومیدہا کہتے ہین اور چوتھی کو درہدار آنیکا کہتے ہین۔

نوان باب

سیاہ یجروید

تیتھرما یعنے سیاہ یاجور مین منترون کے بارے مین

سفید یا جور کی انسبت جامعیت زیادہ ہے مگر رگ وید مین اس سے
کہین بڑہ کے جامعیت ہی اسکی سنتہا یعنے تدوین بہجن سات کتابون پر
منقسم ہے جسکو اشٹکا کہتے ہین۔ انمین پانچ سے لیکر آٹہہ تک لکچر ہین
یعنے ادہیایا۔ ہر لکچر یعنے باب مین دفعات ہین یعنے انوواکا۔
تیسری اور چہٹی کتاب مین برابر باب ہین مگر اور کتابون کی یہ کیفیت ہے
کہ کسی مین کم ہین کسی مین زیادہ۔ کل تعداد ساڑہے چہہ سو سے
زیادہ ہے۔

ایک اور طریقہ تقسیم کرنے کا بذریعہ کانداز تمہید مین بیان کیا گیا ہے
اس تقسیم کے مطابق ہر کتاب یعنے کانداہین مختلف امور کا بیان درج ہے
اسکے علاوہ خود سنتہا مین تین پر کا دفعہ مین شمار ہے اور مفصل بیان۔
پہلی دفعہ مین بہجنون کی تدوین پہلی دفعہ یاجوز کے بالکل مطابق
اور موافق ہے مگر اور سب مین اختلاف ہے اور بیانات کی تقسیم مین
تفاوت ہے دونون ویدون مین بہت سے بیانات قریب قریب
یکسان ہین مگر کچہ فرق بھی ہے۔ جس رسم کو راجا سویا کہتے ہین
اسمین ایک کنداجو مطابق آٹہہ پراسنا کے ہے اور انکا ذکر پہلی کتاب
اسٹیکا مین ہے اور اوسکی قبل دو کانداہین متعلق واجاپیا اور ہمین
یہ بھی ذکر ہے کہ کسطرح رسوم ادا ہون۔ اسکے قبل کے بہنا ہین جو وہ دفعات ہین

جا سکاندون مین آگنی کا بیان ہے جنکا ذکر تفصیل کے ساتھ چوتھی اور پانچوین کتاب مین ہی۔ قربانی کا ذکر دوسری میت سے ہے اور پہلی کتاب کے لکچر اور چھٹی کے کئی لکچرون مین ہے

ساتوین اور آخری کتاب مین اس بیان کا سلسلہ جاری ہے جنمین زیادہ تر جیوتشما کا ذکر ہے اور یہ بھی بیان کیا ہی کہ عرق سوما کیونکر تیار ہو اور کیونکر پیا جائے۔

اسومیدہا ؟ رمیدہا۔ اور تیتر میدہا کا اپنی اپنی جگہہ پر ذکر ہی یعنے بھجنونکی تدوین مین۔ اور اس وید کے دوسرے حصہ مین بھی ہی

شاد عفی عنہ

بقیہ صنعت

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبۂ آصفی نمبر (۵) جلد (۴)

پٹینٹ پٹینٹ (یعنی رجسٹری) کا ابھی کوئی قانون نافذ نہین ہوا ہے تاہم ۱۳۲۸ف مین محمد ندیم اللہ صاحب کشالہ سابق مجسٹریٹ؎ بگین بلی نے اپنے نوایجاد حقہ کی رجسٹری کروائی اور ۱۳۲۹ف مین سید شاہ ثانی حامد اللہ قادری و سید علی کمپنی نے اپنے نوایجاد آلہ سماور چانوشی کی رجسٹری کروائی۔

پٹینٹ مجلس مالگزاری مین ہوتی ہے جس سے صناعون کے منفعت مقصود ہے اور اسکے لئے سرکاری قانون کا نافذ ہونا بہت ضروری ہے۔

صناعون کے ساتھ سرکاری رعایت ہماری مہربان سرکار عالی کو اپنے ملک کی

؎ دیکھو جریدۂ اعلامیہ شہریور ۱۳۲۰ف صفحہ ۹۲۱۔

ترقی کا بیحد خیال ہے چنانچہ ناظم زراعت و تجارت بصرف ایک معتد بہ رقم موجود تہے جن کے بعد انتقال کے صیغہ زراعت و تجارت مجلس مالگزاری کے تفویض کیا گیا۔ اور سرکاری دفاتر مین ملکی اشیاء کے استعمال کے لئے گشتیات بہی نافذ ہوی ہین اور ہزار ہا روپیہ سالانہ نمایشی اشیاء کے لئے منظور ہین جو صناع اپنی صنعت وغیرہ اعراس وجاتراون مین لاتے ہین انکو انعام بہی ملتا ہے چنانچہ تعلقہ راجورہ ضلع بیدر مین ہر سال جو نومبر کے ماہ مین میلہ ہوتا ہے اس مین صرف گہوڑون کے نمایش کا انعام المایعہ مقرر ہے۔

حسب سفارش صوبہ دار صاحب اورنگ آباد بلحاظ ترقی مصنوعات بلدہ اورنگ آباد تین سال کا محصول کروڑگیری مصنوعات پر معاف کیا گیا تہا اور قحط سالی کی وجہ کوئی ترقی مصنوعات مین نہین ہوئی اس لئے دوبارہ بہ سفارش صوبہ دار صاحب اورنگ آباد اردی بہشت ۱۳۰۹ف مین اور تین سال کے لئے محصول معاف کیا گیا۔

اور اسی طرح سے حسب سفارش صوبہ دار صاحب صوبہ بیدر نارائن پیٹہ کے ساڑیون کی ساخت کی غرض سے ۱۰ شہریور ۱۳۰۸ف سے ساڑیون پر محصول برآمد کروڑگیری تین سال کے لئے معاف کیا گیا۔

نیل کی کاشت کے نسبت سخت قیود تہے بلحاظ منفعت رعایا

قیود اٹھا دئے گئے۔

کمشنر صاحب قحط کی تحریک پر امداد صنعت و حرفت ناندیر کے کاریگرون کو پچیس ہزار روپیہ انکی صنعت و دستکاری کے امداد کے لئے بطور تقاوی دئے گئے۔

یہانتک ہمنے موجودہ حالت کا بیان کیا اگر ہم اس بیان کو خلاصہ کرنا چاہین تو اس طرح ادا کر سکتے ہین۔ سرکار عالی اپنے ملک کی ترقی کے لئے کوشان ہے اور جہانتک ہوسکے وہ اس مین نہین چوکتی۔

چنانچہ اعلیحضرت حضور انور خلد اللہ ملکہم سفر کلکتہ سے مراجعت کے وقت ہزارہا روپیہ کا اسباب صنعت ملکی گلبرگہ شریف مین خرید فرمایا تھا۔

اور محمد حسین خان مرحوم کے وقت مین نمایش گاہ کا [illegible] کھولا جانا اس توجہ کو بیان کرتا ہے جو سرکار عالی کو اس بات مین حاصل ہے قدیم صنعت کے کسی قدر آثار رہگئے ہین مگر ان کے باقی رکھنے اور ترقی دلانے کے لئے کوئی مستقل اور شاندار توجہ نہین۔ جدید قسم کا کارخانجات ایک حد تک قایم ہوے اور دن بدن ہونے کی امید ہے مگر جسقدر کہ ہونی چاہئے تھی اس کے لحاظ سے کچھ نہین۔ ہر ملک کے صنعت کی

ترقی کا اندازہ مال درآمد و برآمد کے اندازے سے ہو سکتا ہے دکن کا نقشہ ہم ذیل مین لکھتے ہین ۔

تختہ درآمد و برآمد غلہ وغیرہ ممالک محروسہ سرکار عالی

درآمد اشیاء	قیمت درآمد	برآمد اشیاء	قیمت اشیاء
غلہ	لک کرور ۱۵۰۸۲۰۰۰	غلہ	لک ۳۱۹۲۰۰۰
پارچہ	۹۲۴۰۰	پنبہ	لک ۹۳۴۰۰۰
سوت	لک ۳۶۸۱۰۰	السی	لک ۳۷۱۹۰۰
ریشم	لک ۱۱۵۵۰۰	تل	لک ۱۷۵۸۰۰
نمک	لک ۴۹۸۴۰۰۰	تخم ارنڈی	لک ۵۴۳۶۰۰۰
شکر	لک ۲۱۶۴۰۰۰	مونگ پھلی	ہزار ۸۳۰۰۰
میوہ جات	لک ۱۰۹۹۰۰	تیل	لک ۹۸۶۰۰۰
گردچوب	لک ۹۶۰۰۰	روغنیات	لک ۹۵۹۰۰
مویشی	لک ۲۹۵۴۰۰۰	چوبینہ	لک ۱۶۰۰۰۰۰
ظروف مسی و برنجی	لک ۲۴۴۰۰۰	پارچہ	لک ۱۱۵۳۰۰۰

درآمد	رقم	برآمد	رقم
لوہا	لک ۴۱۸۰۰	چرم	لک ۲۶۸۰۰۰۰
چوبینہ	دو لک	مویشی	لک ۱۲۲۴۰۰
دیگر اشیاء	کرور [illegible]	دیگر اشیا	لک ۱۶۲۳۰۰۰
متفرق اشیاء درآمدہ معافیداران	[illegible]		
جملہ رقم	لک کرور [illegible]	جملہ رقم	لک کرور [illegible]

اس نقشہ سے جو بابت ۱۳۰۶ف ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ ملک سرکار عالی مین درآمد کے مقابلہ مین برآمد کچھ بھی نہین۔ اور اسکی منہائی کے بعد گویا سالانہ تین کرڑوڑ روپیہ ملک کے باہر نکل جاتا ہے۔

پولیٹیکل اکانمی کے اصول سے مطابق اس قدر کثیر رقم کا باہر جانا ملک کے حق مین کسقدر خطرناک ہے اسکو ہر ذی ہوش سمجھ سکتا ہے [illegible]

ملکیون کی خدمت مین التماس

اے معزز ملکیو ہمنے دکن کی صنعت وحرفت کا بیان کر دیا اور دکن کی صنعت وحرفت کی حالت چراغ سحری کی جیسی حالت ہو رہی ہے اگر اب بھی ملکی امیر اور سربرآوردہ اشخاص کوشش نکرین تو بہت جلد خاتمہ ہو جائیگا ہمین چاہئے کہ جہانتک ہوسکے **ملکی اشیاء کا استعمال کرین** اور واقعی

جب عمدہ چیز ہمارے ملک مین تیار ہوتی ہے تو پھر غیر سے کیون لین اور جو چیز ملک مین تیار نہین ہوتی ہے اسکے لئے مضایقہ نہین۔ اور صناع جو اپنی مفلسی کی وجہ سے ترقی نہین کر سکتے انکی مدد کرین اور انکے کارخانہ اپنی نگرانی مین رکھین جس سے کئی فائدے ہین اسکو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے مثلاً آپ کو روپیہ کا نفع ملیگا اور صناع کو روزی صنعت مین ترقی صناع بے خوف و خطر دلجمعی سے کام کیا کرینگے کیونکہ یہ سرکاری ملازمون سے خوف کرتے ہین کہ کہین انکی ناجایز طلب سے تباہ نہو جائین جب آپکی سرپرستی ان پر ہوگی تو وہ بے خوف خطر رہینگے ۔

سرکاری عہدہ داران سے امید ہے کہ وہ موافق گشتی سرکار کے ملکی اشیاء کے استعمال مین ہر وقت کوشان رہینگے۔

ہمارے معزز ناظرین کو جاپان کی نظیر دیکھنی چاہئے صنعت وحرفت آج ایشیہ کے لئے باعث فخر اور یورپ و امریکہ سے سخت و شدید مقابلہ کر رہی ہے ۔

ہم دیکھتے ہین کہ ٹرکی مین بھی اب دیسی صنعت وحرفت کو ترقی دینے کی روح بڑی تیزی کے ساتھ قوم مین پھیل گئی ہے۔

چنانچہ خود **حضرت امیر المومنین سلطان اعظم** نے حکم دیا ہے کہ اپنے تمام ملبوس خاص مین دیسی اشیاء ہی استعمال کئے جائین اور

اسی طرح تمام دفاتر وغیرہ کو بھی تاکیدی احکام دیئے گئے ہین بہت سے کارخانہ قدیم ایشیائی صنعت کو زندہ رکھنے کے لئے قایم ہوئے ہین جن کی شہرت یورپ تک ہو چکی ہے اور سب سے بڑھکر جہاز ریلوی لائن کی تیاری بھی ہو رہی ہے جب کہ ہماری ایشیہ مین ایک ایسی ترقی کی روح کا نشان نظر آرہا ہے تو پھر ہمارا **دکن کیون پیچھے** رہے جو بلحاظ رقبہ و وسعت ملک وغیرہ کے یورپین ممالک سے ہرگز کم نہین ہے۔ اسوقت ہمارے شہر کے امیر ابن امیر **نواب سلطان الملک بہادر** جنہون نے بلاد یورپ کے سیاحت سے بے انتہا تجربہ حاصل فرمایا ہے جس سے ملکیون کی بہبودی و ترقی کی غرض تھی وہ اپنا خوب جلوہ دکھا رہی ہے نواب صاحب ممدوح بیگم پیٹہ مین تیل نکالنے کا کارخانہ قایم فرما رہے ہین اور نواب صاحب نے اس کارخانہ کی افتتاح سے صرف ملکیون پر احسان ہی نہین کیا بلکہ حیدرآباد مین ایک عمدہ کام کی نیو قایم فرمائی ہے اور تمام ملکیون کے لئے ایک پیشوا بنگئے ہین۔ اور امید ہے کہ اب دوسرے امرا بھی اس قسم کے کارخانون کی افتتاح کے لیے مستعد و آمادہ ہو جائینگے چنانچہ **نواب اعظم علی خان صاحب** اور **حاجی سجن لال صاحب** اور **سید عبد الرزاق صاحب** قابل شکوری ہین جنہون نے بلحاظ ہمدردی ملک تیل اور آٹے کا کارخانہ جاری فرمایا اور

شکر کا کارخانہ تیار اور عنقریب کھولا جانیوالا ہے خدائے رب العرش ہمارے تمام ملکیون کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے ملک کی اصل ترقی وبہبودی ورفاہ عام مین کوشان ہون ۔ اور وہ دن ہم اپنی آنکہون سے دیکھین یعنی کہ حیدرآباد ایک اسلامی سلطنت کا دارالخلافہ ہے اسی طرح سے ایک بہت بڑا مرکز تجارتی اور صنعتی کارخانون سے مالا مال ہوجائے اور اسی طرح ہمارا ملک دکن پہر اپنے قدیم فخر کو حاصل کرے ۔

ہمنے سنا ہے کہ نواب بشیر نواز جنگ بہادر صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد کو ملکی مصنوعات کے ترقی کا بڑا خیال رہا کرتا ہے اگر کل عہدہ دارون کو اسی طرح خیال پیدا ہوجائنگے تو بہت جلد صنعت وحرفت مین ایک عظیم الشان ترقی نظر آیگی فقط

قادر مرتضی حسین

بقیہ تحریر تمام ترقیونکی جڑ ہے

سلسلہ کے لئے دیکھئے دبدبہ آصفی نمبر (۵) جلد (۴)

کیونکہ پچھلے حکماء سقراط وارستیب وہرقلس وفیثاغورث وذیمقراطیس وکسنوفانس۔ وغیرہ کے مسایل فلسفیانہ کو تحریری لباس نہین ملا تہا بلکہ اون کے ہمعصرون اور شاگردون نے محض ادہورے اور ناکمل محفوظ رکہے تہے بخلاف اسکے ارسطو کے کل فلسفیانہ مسایل نے تحریر وتکمیل کے سبب رواج عام حاصل کر لیا تہا جو بجنسہ زبان عربی کا سرمایہ دکہلا سکتا ہے اگر فلسفیان قدیم کے مکمل خیالات تحریر کے ممنون ہوجاتے تو ممکن تہا کہ فلسفہ کا ابوالابا سقراط محروم رہجاتا اور اسکا ایک شاگرد ارسطو امام الفلسفہ کہلاتا اسلام کی فلسفیانہ ترقی بہی محض تحریر کا نتیجہ ہے کیونکہ اگر یونانیون کے خیالات بہ ذریعہ تحریر مسلمانون کے ہاتہ نہ لگتے تو ممکن نہ تہا کہ فلسفہ کی طرف اونکا رجحان ہوتا اور وہ فلسفہ مین اسقدر ترقی کرتے اور آخر مین

الحاد کے زور کیوجہ علم کلام کی بنیاد پڑتی اور **امام غزالیؒ** و **امام رازیؒ** وغیرہ سے متکلمین کے نام سے تاریخ اسلام کا زیب ہوتا ایک ابن رشد ہی کو لو جسکے نسبت عام مین یہی خیالات رائج ہین کہ وہ ارسطو کے فلسفہ کا محض مترجم تہا مگر غور سے دیکہا جائے تو اوس نے ترجمہ مین ارسطو کے اکثر غلطیون کی اصلاح کی ہے اور کل یورپ مین ارسطو سے مقدم مانا جاتا ہے یہی وہ ابن رشد ہے جسکا فلسفہ تین سو برس تک جرمن سے **متمدن** ملک مین رائج رہا دنیا مین ہزار ہا کامل آدمی گذرے ہین لیکن اگر کسی کامل کے تصنیف یا اوس کے حالات زندگی نے تحریر کا احسان اُٹہایا ہے تو اسکا نام آفتاب نصف النہار کیطرح آج بہی روشن ہے اور اگر کسی کامل آدمی کی کوئی تصنیف نہین یا اوسکے حالات زندگی کو تحریری لباس نہین ملا تو کوئی جانتا ہی نہین کہ وہ کون تہا اور کس فن علم مین کمال رکہتا تہا اور ملک کی اس نے کیا خدمت کی اور ملک نے اوس سے کیا فایدہ اُٹہایا۔

اہل یونان نے علم کو جس ترقی کے درجہ پر پہونچایا تہا وہ صرف تحریر ہی کے سبب اور تحریر ہی کے ذریعہ ہم کو معلوم ہوسکا ہے اور اسلام نے یونانی ترقی کی سطح سے علم کو جس معراج پر پہونچایا وہ اسی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے تحریر ہی نے اسلام مین ایک ایک شخص سے متعدد مجتہدانہ کتابین تصنیف کرائین اور مصنف سے کے خیالات عام لوگون مین پہیلائے اور مسلمانون کو

ترقی کے اس زینہ پر پہونچایا کہ آج کل متمدن ممالک کو اسپر بیحد رشک ہے اور یورپ **عرب** کا شاگرد کہلانے کو اپنا فخر سمجھتا ہے **یورپ** آج اپنے عملی کارنامون پر جسقدر ناز کرے بجا ہے۔ مگر علمی میدان مین اسکا ایک قدم اسلام سے آگے نہین موجودہ کتب **عربی** جابجا **یورپ** کے علمی مقابلہ کے لئے ناکافی ہون مگر افسوس کہ اسلامی علمی ذخیرہ اگر تاتاریونکے سیلاب سے بغداد مین اور یورپ مین تعصب سے اندلس **اسپین** مین بچ جاتا تو ہم ثابت کر کے بتلاتے کہ اسلام علمی میدان مین کہان قدم مار رہا ہے

سلسلہ تصنیف و تالیف نے دنیا مین ایک عظیم انقلاب پیدا کیا اور آدمیون کو ضخیم کتابون کے نقل کرنے اور فایدہ اٹھانے مین دقت واقع ہونے لگی اور ایک ایک کتاب کے لیے کئی جلدون اور ایک ایک جلد کے ہزار ہا صفحون نے آدمیون کی ہمتین پست کر دین اور کتب کا نایاب ذخیرہ اس اہم مزاحمت سے عام مین رواج پانے سے محدود ہونے لگا ضرورت نے کسی اور ایجاد کی ٹھانی اور پریس کو ملک مین پیش کر دیا جس سے نہ صرف موجودہ ترقی کی بنیاد پڑی بلکہ کل قدیم کتب نے جو حوادث زمانہ سے بچ گئے تھے موافق قول اہل ہنود دوسرا جنم لیا یا دوسرے لفظون مین کہا جاوے تو مصنفون نے دوبارہ زندگی پائی۔ یورپ مین چھاپہ کی ایجاد پندرہوین صدی عیسوی مین ہوئی اور سب سے پہلے جو کتاب چھاپی گئی وہ انجیل مقدس تھی

یہ فن ابتداءً پادریون کے ہاتھ مین رہا مگر ایک حیرت انگیز ترقی کی بنیاد ہونے کے سبب کل دنیا مین برقی قوت کی طرح بہت تیزی کے ساتھ پھیل گیا اور روز بروز نئی نئی تراشون اور جدتون کے ساتھ ترقی کے زینے طے کرتا رہا یہانتک کہ آج **انٹویل مشن** نے کل دنیا مین ایک حیرتناک ہلچل ڈالدی اس کل مین چار چھ یا آٹھ صفحون کے ۹۶ ہزار کاپیین ایک گھنٹہ مین چھپ جاتی ہین یہ پرچے ایسے حیرت انگیز سرعت کے ساتھ چھپتے ہی نہین بلکہ کاٹے اور بنائے اور تہ کیے جاتی ہین یا بالفاظ دیگر جسوقت سے کاغذ رولون پر لپیٹے جاتی ہین مشین ہر ایک عمل خود ہی کرتا ہے حتی کہ اخبار خانون مین بکنے کے قابل ہوجاتے ہین فی گھنٹہ ۹۶ ہزار پرچون کے یہ معنی ہوئی کہ ایک منٹ مین پندرہ سو پرچے چھپ کر تیار ہوتے ہین ما سکنڈ کی سوئی کے ایک دفعہ تک دورہ کرنے مین ۲۵ پرچے چھپتے ہین اسی حیرت انگیز ایجاد پریس کا طفیل ہے کہ آج لنڈن کے کتب خانہ عام مین ساڑھے تین لاکھ اور برٹش میوزیم مین اکیس لاکھ اور انڈنبرا و کیمبرج یونیورسٹیون کے متعلق لائبریریون مین چھ چھ لاکھ علاوہ ازین **مینونسپل** بورڈ کے قایم کردہ سوسائیٹیون مین ایک ایک لاکھ کتابین موجود ہین **پریس** نے صرف کتب کا کافی ذخیرہ ہی نہین فراہم کیا بلکہ اخبارات وصدہا علمی میگزین بھی شایع کرائے جو ملک و قوم مین ترقی کا جوش پھیلانے کا آلہ اور قعر ذلت مین

گری ہوئی قومون کے مصلح رہنما مرخیال کئے جاتے ہین علمی وعملی ترقیون مین جو کچھ کوششین کی گئین اور کیجارہی ہین اور جو کچھ سرمایہ جمع کیا گیا اور جمع کیا جا رہا ہے وہ صرف تحریر ہی کے سبب مروج ومحفوظ ہے۔ اور عام مین ایک برقی قوت پیدا کر رہا ہے۔

جب کسی قومی یا ملکی مطلب پر لکچر یا خطبہ دیا جاتا ہے اسپیچین کیجاتی ہین تو بعض ان مین سے ایسے فصیح وبلیغ ہوتی ہین جن کا قلمبند ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے کیونکہ انکی بربادی ان کے اثر کو اسی مجلس پر ختم کر دیتی ہے جس مین وہ دی گئے ہین اگر بعد کو اس مضمون پر لکچرار کا بیان چھاپا بھی جاتا ہے تو وہ بالکل مصنوعی ہوتا ہے اور خود سے عمدہ جملے اور وہ تصنع سے ترتیب دئے جاتے ہین جسلئے بے مزہ اور بے اثر ہوتے ہین اور وہ آمدہ جوش وولولے کے وقت کی پر زور وپر تاثیر تقریرین برباد ہوجاتی ہین اسلئے چلتے چلتے بعض ضرورت کے محسوس ہونے پر یونانیون نے جبکہ سلطنت جمہوری کا عروج تھا اور فصیح وبلیغ لکچر دینے والے عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ **فن لوگرافی** (آواز نویسی) ایجاد کیا جسکا دوسرا یونانی نام **اسٹینوگرافی** ہے جسکا لفظی ترجمہ **تنگ نویسی** ہوسکتا ہے۔ انگریزی مین اسکو **شارٹ ہینڈ رائٹنگ** اور قدیم عربی زبان مین **کتابت الرموز** اور حال زبان عربی مین **اختزال**

از رسالہ معارف علیگڈھ۔

کہا جاتا ہے یونانیون مین اسکا یہ طریقہ تہا کہ بڑے بڑے لفظون کے قایم مقام مختلف اشارے قایم کرلئے گئے تہے۔ اور ان سے کام لیا جاتا تہا یہ اشارے فوٹوگرافی کے لئے ایک حد تک کارآمد اور مفید تہے مگر ان مین ایک یہ نقص تہا کہ ایک آدمی لکچر یا اسپیچ کا پورا استقصا نہ کرسکتا تہا یونانی مین یہ اشارے **تیرونی** کہلاتے ہین جو اسکے بانی **تیرون** کیطرف منسوب ہین بقول **پلوٹارک** کے جو ایک یونانی نامور مورخ ہے۔ **سنیٹ** مجلس جمہوری، کے جلسون کی اسپیچین فوٹوگرافی کے ذریعہ قلمبند کیجاتی تہین۔

سترہوین صدی مین یورپ نے اسکے استعمال کیطرف توجہ کی اور انگلستان اسکا ابتدا کرنے والا مانا جاتا ہے جبکو پارلیمنٹ کی اسپیچین اور تقریرین لکہنے مین اسکی ضرورت پیش آئی چونکہ اسکے قواعد زیادہ مشکل تہے اسلئے عرصہ دراز تک اسکا عام رواج نہوا تاہم علما اسکے آسان بنانے مین کوشان رہے یہانتک کہ ہمارے زمانہ مین وہ یورپ کے کارآمد ومفید فنون شمار کیا جاتا ہے۔ انگریزی مین اس فن کا مصلح ایزک پٹمین ہے جسکی تصنیف کی ہوئی کتابین آجکل انگلستان مین پڑہائی جاتی ہین فرانس بہی اس فن مین دستگاہ رکہتا ہے۔ مگر اضلاع متحدۂ امریکہ مثل دیگر فنون اس فن مین بہی یورپ سے بہت بار نکل گئے ہین اور وہان اسکی تعلیم لازمی کردی گئی ہے شام کے عالم سلیم افندی بستانی نے عربی مین بہی

اس طریقہ کو جاری کیا ہے جسکا مختصر نمونہ دائرۃ المعارف مین جو عربی زبان کی مشہور انسائیکلوپیڈیا ہے درج ہے اور ترکی زبان مین بھی جو ایک مشرقی زبان ہے اسکا اجرا ہوا ہے اور مدارس مین اسکی تعلیم شروع کردی گئی ہے اگر ہمارے ملک کے علما اور فن آوازنویسی کے ماہرین بھی کوشش کرین اس نادر فن کی ترویج سے ملک کو اور موجودہ ادب کو بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین ۔

اس فن کے جو فائدہ بادی النظر مین معلوم ہوتے ہین اس سے اسمین زیادہ وہ ہین آجکل کی مہذب قومین اس بات کی کوشش مین سرگرم ای نباقی ہین کہ جہانتک کہ ممکن ہو دولت و وقت مین کفایت کیجائے اور تھوڑے سے وقت مین بہت سا کام کرنیکے وسایل بہم پہونچائے جائین اب طرز موجودہ ترقی کی تاثیر نے دس روز کے کام کو اک روز مین کرکے دکھلا دیا اسیطرح اس نادرالوجود فن فوٹوگرافی نے کاتبون اور تصنیف و تالیف کرنے اور پڑھنے والون کو بلا کسی علمی فضیلت اور طبعی جوہر کے اس قابل بنادیا کہ دس روز کی کتابت کو ایک روز مین انجام دیسکین اور وقت و دولت کی کفایت کے علاوہ لٹریچر مین معہ نایاب و پرزور اضافہ کیا جس سے پچھلا لٹریچر بالکل پھیکا پڑگیا ۔

جہانتک غور کیا جائے مندرجہ بالا بیانات کا یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ

تمام دینی و دنیاوی ترقی کی بنیاد محض فن تحریر ہے اور دنیا کی موجودہ ترقی یافتہ شکل جو نظر آرہی ہے وہ اسی کے باعث ہے۔ مصر اور ہندوستان کے کارنامے گو وہ کیسے ہی قابل قدر کیون نہون غیب کے پردہ مین چھپ گئے ہین تو صرف اسی تحریر سے عار کرکے۔ اور یونانیون نے فلسفہ اور دیگر علوم مین ترقی کر کے معلم اوّل کا خطاب پایا ہے تو اسی سے راہ پائی۔ کے مسلمانونکے دینی و دنیوی ترقی کے ضرب المثل ہونے اور یورپ کا معلم مانے جانیکا باعث ہے اور یورپ کی موجودہ ترقی اور عالم مین اسکی ایجادات و اختراعات پھیلانے اور امریکہ سے معراج ترقی پر آئے ہوے ملک کا اوستاد تسلیم کئے جانے کا سبب ہے تو یہی! اگر فن تحریر نہوتا تو نہ کوئی ترقی ترقی تھی اور نہ کوئی تنزل تنزل! اگر ترقی کا امتیاز ہے؟ تو صرف فن تحریر کے وجود سے! اور اگر تنزل نظر آسکتا ہے؟ تو صرف تحریر ہی کے آئینہ مین! تنزل یافتہ قومون کو ابھارتی ہے تو یہی! اور ترقی یافتہ قومون کو عروج کے زینہ طے کراتی ہے تو یہی! غرض دین و دنیا ترقی و تنزل مین کل قومونکی اصلاح اور کل علوم و فنون پر تقدم و تفاخر کا شرف صرف فن تحریر ہی کو حاصل ہے

ایک ایک حرف ترقی کا ہے اک اک زینہ
دعوا التحریر کا سچا ہے کہ سب کچھ مین ہون

محمد قطب الدین علی قتلی سکرٹری انجمن آصفیہ

بنایا گیا تہا اوسکی تعریف آیگی سلطان برکہ رحمۃ اللہ علیہ جب مشرف باسلام ہوا موضع سرائی کو بنا کر دار السلطنت مقرر کیا اور پسند فرمایا اور باشندگان دشت کو اسلام کے دین مین بولا کر حفاظت کی، اسلئے یہہ موضع محل خیر و برکت تہا جس طرح پہلے دشت قبچاق اور دشت برکہ کہا جاتا تہا اسیطرح اب سرای قبچاق اور سرای برکہ مشہور ہوا مولینا **خواجہ عصام الدین** ابن مرحوم **خواجہ عبد الملک** نے کہ جو شیخ جلیل برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہین بمقام **حاجی ترخان** جو بلاد دشت سے ہے جب سنہ [illegible]ھ مین سفر حجاز سے واپس آئے اور نیز سنہ [illegible]ھ مین انکو سلطنت سمرقند ملگئی تہی اپنی سرگزشت مین جب راہ دشت مین تکلیفین اوٹہائین یہہ شعر اپنے پڑہے

ترجمہ اشعار

سن رہا تہا خیر و برکت ہی بہت اوس خشت مین		جس مین ہر فرمانروا سلطان برکہ خوش ادا
اتفاقاً ایکدن مین بہی ہوا اوسجا مقیم		پر کسی مین بہی نہ پایا مین نے برکت کا پتا

اور نیز اوسی زبان اور اوسی موضع حاجی ترخان مین دو شعر اپنے پڑہے جن مین تعریض تہی حضرت مولینا و سیدنا و شیخنا حافظ الدین محمد بن نصر الدین محمد کردی بزازی رحمہم اللہ پر۔

ترجمہ اشعار

سونپا ہمین جب رہنے والے شہر کے		قبضۂ حافظ مین سارے کاروبار

جو کہ حافظ تھا ہوا وہ بادشاہ
بادشاہ حافظ نہین ہے زینہار

جب برکہ خان مشرف باسلام ہوا اطراف دشت مین مذہب حنفی کے نشان قائم کئے۔ اور اکناف وجوانب سے علماء اور مشائخ کو طلب کیا کہ معالم دین سے خلقت کو آگاہ کرین اور طرق ہدایت توحید کی رہنمائی فرمائین اور اس بارے مین بہت کچھ روپیہ خرچ کیا اور آنے والونکو انعام واکرام سے شاداب کیا اور علم اور علماء کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا اور حکایات شرعیہ اور شرائع اسلامیہ کی بڑی توقیر فرمائی۔

اسکے زمانہ مین اور نیز زمانہ اوزبیگ اور جانی بیگ خان مین یہان پر علماء ذیل موجود تھے مولینا **قطب الدین علامہ رازی۔**

شیخ سعد الدین تفتازانی۔

سید جلال الدین جنہون نے رسالہ حاجبیہ کی شرح لکھی و یہ رسالہ ابن حاجب کا علم عروض مین ہے اور اسکے سوا اور بہت علماء حنفیہ و شافعیہ موجود تھے۔ اور پھر انکے بعد مین۔

مولینا حافظ الدین بزازی۔

مولینا احمد خجندی

بلدہ سرائی انہین علماء کی وجہ سے مجمع العلم اور معدن السعادۃ ہوگیا اور اس مین عالم فاضل ادیب ظریف اہل کمال اہل ہنر تھوڑی سی مدت مین

اسقدر جمع ہوگئے کہ کہین نہ تھے یہان تک کہ جامع مصر اور اوسکی مضافات مین نہ تھے۔ اور ۳۰۶ سال مین اسقدر آباد ہوکر خراب ہوگیا۔ اور باعتبار رقبہ اور آبادی کے بہت بڑا شہر تہا۔

حکایت

روسا بلدہ سرائے سے کسیکا غلام بہاگ کر راستہ سے الگ کسی گلی مین جا رہا اور ایک دوکان کہول کر بسر اوقات کا حیلہ کیا اسیطرح اس غلام کو بیس برس گزر گئے مگر اپنے آقا سے کبھی منہ بہیرا نہ وانہ کبھی دونون جمع ہوسے نہ غلام کو آقا نظر پڑا۔ یہ بوجہ کثرت آبادی وکلانی شہر ہوا۔

یہ بلدہ شہر کے کنارہ پر تہا جو نہر اثل کی شاخ تی۔

سیاح اور مورخین اور دریائی سفر کرنے والون کا اتفاق ہے کہ کوئی نہر اون نہرون مین کہ جاری ہین اور پانی اونکا شیرین ہے اس نہر سے بڑی نہین ہے یہ نہر بلاد روس سے آتی ہے۔ سوائے آبنوشی اس نہر سے کچھ فایدہ نہین ہے۔ اور بحر قلزم مین گرتی ہے۔ اور اسیطرح جیحون اور عجم کی باقی نہرین قلزم مین گرتی ہین حالانکہ قلزم شہرون سے محصور ہے۔ اور بعض سلطنتین عجم کی اوس پر دورہ کرتی ہین جیسے گیلان۔ مازندران۔ استرآباد۔ شروان بلدہ سرائی کی نہر کا نام سنکلا ہے۔

اس نہر مین جہاز چلتے ہین۔ نہ پیدل کو مجال عبور ہے نہ سوار کو۔

اس بحر عریض و طویل سے بہت سی شاخین نکلتی ہین جس مین سے ہر شاخ نیل و فرات سے اعظم ہے۔

تیمور کے طوفان بے تمیزی کا دشت مین پہنچنا اور بعد شکست دینے توقتامیش کے رعایا کی بیخ کنی

تیمور یہان پر ایک لشکر جرار بلکہ ایسا دریائے زخار لیکر پہنچا جنکے تیر طیار تھے اور تلوارین وہ جنکا کاٹ قیامت کا کاٹ نیزہ لہکتے ہوئے۔ لشکر کے جوان شیر ببر دشمن کو دفع کرنیوالے اور چیتے پلٹ پلٹ کر حملہ کرنیوالے لوٹ کا مینہ برسانے والے۔ دشمن سے بدلا لینے والے۔ اپنے مال و دولت اور محل و مقام کے محافظ۔ جائداد مکسوبہ و موروثہ کے نگہبان۔ بحر جنگ کے گہرے پانی مین گہسنے والے۔ اور حرب کے سخت سخت مواقع مین آڑے آنیوالے۔

تب توقتامیش نے اپنے سر برآوردہ اقارب اور سر گروہ رعیت اور دامن کوہ کے سکنا اور اطراف کے باشندونکو اور اپنے قبیلے کے روسا کو اور میمنہ اور میسرہ کے کٹ گہنے جوانون کو آدمی بہیجکر بولایا اور یہہ خواہش کی کہ تم مقابلہ اور مقاتلہ کرو وہ لباس اطاعت مین اتراتے ہوئے آئے گویا کہ وہ ہر اونچے مقام سے لڑہکتے ہوئے چلے آتے ہین۔ اور گروہ گروہ اور قبیلہ قبیلہ جمع ہوگئے۔ سوار اور پیدل تلورئے۔ تیر انداز کلّہ بکلّہ مقابلہ کرنیوالے

اور باہم لڑنے اور لڑائی اوٹھانے والے۔ ہاتھون مین کامنی تلوارین یا نیزے سیدہے۔

یہ قوم تیراندازی کے بانی اور تیر برسانے مین یکتا اونکے تیر کبھی نشانہ سے چوکتے نہ تھے

یہ لوگ قوم بنی ثعل مین رجو تیراندازی مین ضرب المثل تھے جنکی نسبت امرؤالقیس کہتا ہے۔ رُبَّ رامٍ مِن بَنِی ثُعَلٍ) برنگ تھے جب نشانہ پر پہنچے تیر پاتے ہین بدلے لیتے ہین۔ اور جب وقت کسی کی مدد کا قصد کرتے ہین یا اپنے مقصد کو اپنے پیرون تلے پاتے ہین۔

پہر توقتامیش مقابلہ کو آمادہ اور محاربہ کو مستعد ہوا [illegible]

کر مثل زرہ ہائے رل کثیر اور مثل کوہ گران با۔

توقتامیش کے لشکر مین عین [illegible]

جب جانبین سے صف بندی ہوئی اور دونون لشکر [illegible]

توقتامیش کے فوج میمنہ سے ایک رئیس صف سے باہر آیا اس شخص کا [illegible] فوجی امیر پر دعوے خون تھا اوسکو طلب کیا اور توقتامیش سے [illegible] کے قصاص کی اجازت طلب کی۔ توقتامیش نے کہا کہ تیرے حال کی اسلوبی تجکو تیرے سوال کا جواب دیا جائیگا (ترجمہ شعر لمولفہ)

مگر تو دیکھتا ہے ای پیاری حالت طاری
کہ خلقت پر مصیبت کیا ہوئی جاری

تو ہمکو مہلت دے جب لڑائی کا فیصلہ ہوجائے اور ہم اپنا مقصد حاصل کرلیتین تو مین تیری قرضدار کو تجکو دونگا اور تیرے ملزم کو تیرے سپرد کرونگا اوسوقت اپنا بدلہ لینا اور اپنا مقصد پورا کرنا۔ اوس نے کہا یہہ نہین ہوسکتا اسوقت اجازت ملے ورنہ نہ ہم تیری سنین نہ اطاعت کرین۔

تب توقتایش نے کہا ہم اسوقت ایسی سخت مصیبت مین ہین کہ تیرے مقصد سے اہم ہے اور ایسی سخت آفت مین ہین کہ تیری مصیبت سے زیادہ غم رسان ہے۔ صبر کر عجلت اچھی نہین اطمینان رکھ اندیشہ نکر کسیکا حق جاتا نہین اور کوئی مستحق ناکامیاب نہوگا۔ اندہے کو غار مین مت ڈہکیل۔ اور مت بن اون لوگون سے کہ اللہ کی عبادت مین ڈہیل یقین مین دیکہتا اسوقت مصیبت کی رات مین ہیجو ڈہل چکی اور فتحمندی کی صبح مین ہے جو اسفار کے قریب ہوگئے تو اپنی جگہ پر قایم اور اپنے ہم عصرون مین مستعد رہ۔ آگے بڑہ اور قدم پیچہے مت ہٹا اور حکم کی پابندی کر۔

یہہ امیر فوج کے ایک بڑے حصّہ کو لیکر علحدہ ہوا اور اوسکے ہمراہ تمام باغی اور سرکش اور اوسکا سارا قبیلہ ہولیا۔ اس قبیلہ کا نام اقتاو تہا یہہ امیر معہ مجمعہ بلاد روم کے قصد سے چلا تو معہ حشم اطراف ادرنہ مین پہنچا (ادرنہ بلاد شام کا ایک بلدہ ہے) اور وہین اقامت گزین ہوگیا بذیوجہ توقتایش کا لشکر تتر بتر ہوگیا اور مقاصد کے تیر نشانہ سے بہکنے لگے

اب بجز اسکے چارہ ندیکھا کہ لڑے اور جی توڑ کر لڑے۔

تب توقتامیش نے دلکو ٹھیرایا اور لشکر کو جمایا اور گرانی او اضطراب کو ہزیمت وبکرانی فوج سے دلیرون کو بڑہایا اور سوارون اور پیادون کے پرے جمائے اور لشکر کے تاب وجناح کو طاقت دی اور تیر و شمشیر کو درست کیا۔

فصل

اور تیمور کا لشکر ان امور سے مستغنی تہا کیونکہ اوسکا امر معلوم اوسکی صفت مفہوم اور سطر فتحمندی اور بردباری اوسکے نیزونکی پیشانی پر مرقوم تہی پہر دونون لشکر قریب ہوے اور ٹکرائے اور آتش جنگ سے سینکنا اور بیخ کنی شروع کی۔ اور جوڑا اپنے جوڑ کے ساتھ ملتقت ہوے۔ گردنین تلوارکی وارون کے لئے اوبہرین اور سینے واسطے طعن نیزون کے باہر نکلے اور چہرہ متغیر اور غبار آلودہ ہوگئے۔ جنگ کے بہیڑیون نے دانت نکالے اور چلائے۔ اور پہیل گئے چیتے شرارتون کے۔ اور لشکرونکے شیر باہم گلے ملے اور موبراندام ہوئے۔ اور تیرونکے پرون سے جلدون نے لباس پہنے گویا کہ رونگٹا کہڑا ہوگیا۔ اور جہک گئی پیشانین سردارون کی اور سرئیسونکے محراب جنگ مین سجود کے لئے اور گریے اور غبار اوٹہا اور غوطے لگائے دریائے خون مین ہر خاص و عام نے

اور تیرون کے ستارے غبار کے اندھیرے مین شیاطین مرتفعین
کے لئے شہاب ثاقب ہوگئے اور تلوارون کی چمک غبار کے ابر مین
سلاطین وملوک پر بجلی اور صاعقہ ہوئے اور موت کی تلوارین ہمیشہ
گھومتی رہین اور لشکرونکے شیر حملہ کرتے رہے۔ اور گھوڑونکے سمونکا غبار
جو آسمان پر چڑھتا ہے اور خون مقتولین صحرااین جاری ہے یہانتک بڑھا کہ
زمینین سات سے چھ رہگئین اور آسمان غبار سے اور دریا خون سے
آٹھ ہوگئے۔ اور یہ جھگڑا قریب تین دن کے رہا۔ پھر توقتامیش کے
لشکر کے بھاگنے سے یہ غبار ہلکا ہوا۔ توقتامیش کا لشکر بھاگا اور گھرمین
گھس گیا۔ اور تیمور کا لشکر ممالک دشت مین منتشر ہوگیا۔ اور تمام قبائل پر
غالب آیا۔ اور مِن اولہ الے آخرہ سبکو ضبط کیا۔ اور بہائم اور مال و دولت
چاندی سونا اکٹھا کیا اور غنیمت کے مال جمع کرکے تقسیم کئے اور لوٹ
اور غلامی مباح کردی اور پھیلا دیا قہر اور زبردستی کو۔ اور مقابل کے فتیل
بجھادئے اور اولٹا کردیا اونکے قولون کو اور بدلدی اونکی وضعین اور
اوٹھا لیا جسقدر اوٹھا سکے مال متاع قیدی۔ اور پہنچی بدخلقی تیمور کی بلد
ازاق تک۔ اور مسمار کردیا سرائے۔ سرایجوق حاجی ترخان۔ اور اطراف
وجوانب کے اور ایدکو کا رتبہ تیمور کے نزدیک بڑھگیا۔ پھر وہان سے لوٹا بقصد
سمرقند اور ایدکو کو ساتھ لیا اور قصد کیا کہ اوسکے ساتھ ہو۔

ایدکو نے کیا کیا او تیمور کو کس طرح دہوکا دیا

ایدکو نے اپنے اقارب اور جیران اور میسرہ کے قبیلون مین اپنے اصحاب اور جلساء کو بذریعہ قاصدیون اطلاع دی کہ تیمور کو اوسکی ہوا بہی نہ پہنچی ایحضرات تم فوراً اپنی جگہ سے اور وطنون سے چلدو اور ایک جگہ معین کی کہ وہان ایک طرف ہوجاو۔ گو اس جگہ کے راستہ کٹھن ہین اور مہالک کا سامنا ہے۔ اور جہانتک ہوسکے کسی جگہ دو مقام نکرنا کیونکہ اگر تم تیمور کے ہاتھہ لگ گیے تو وہ تمکو تتر بتر اور سبکو ہلاک کردیگا۔ سب نے حسب الحکم ایدکو کوچ کیا اور سیدہے بلا التفات کسی جانب کے جہان کہا تہا وہان پہنچگئے

جب ایدکو نے جان لیا کہ اوسکے لوگ ٹہکانے پر پہنچگئے اور تیمور کو اونکے دسترس سے عاجز کردیا تیمور سے کہا۔

اے مولینا میرے عزیز و اقارب اور کنبہ قبیلہ کے بہت لوگ مین اور وہ میرے قوت بازو ہین اور اونکی بہلائی سے میری بہلائی ہے اور مین ہرگز مامون نہین ہون کہ توقتامیش میرے بعد اون پر ظلم و تعدی نکرے بلکہ مجکو یقین ہے کہ وہ اونکو فنا کردیگا اور بچہ بچہ کو ہلاک کرے گا۔ اور جسقدر مجہسے دبدبہ امیر مین واقعات ہوے اونکا بدلہ اپنی بدطینتی کے سبب میرے عزیز و اقارب سے لیگا کیونکہ ان محاربات کے تانے مین مین نے بانا ڈالا ہے اور تنگنائی بلا اور شکست کے کوچون مین مین نے

اوسکو داخل کیا ہے۔ بہرحال میرا دل نہین مانتا کہ وہ اوسکے پاس رہین۔ اور میری زندگی کیسے خوشگوار ہوگی بحالیکہ میرے عزیز توقتامیش کے قریب ہون۔

اگر رائے عالی ہو کہ قاصد ان مکانون مین اور قبیلون مین جائے اور فرمان شاہی لیجائے جس مین اونکی دلداری اور اونکے قبائل وعشائر کی تالیف قلبی اور وہان سے کوچ کا حکم اور اونکی مرفہ حالی کی امید دلائی جائے تو مین امید کرتا ہون کہ وہ سب کے سب سایہ سلطانی مین آکر آسایش اور سرسبزی کے باغیچون مین جمع ہو جائین اور وحشت کبخت سے نجات پائین۔ اور عمرہائے گزشتہ کا جبر نقصان اسطرح ہو کہ بقیہ عمر ایسے چمن مین گزارین جسکے نیچے نہرین روان ہون۔

رائے عالی مین جو آئے وہ بہتر ہے اور خانہ زادون کو اوسکا اتباع واجب ہے۔ تیمور نے کہا کہ تو اس رائے کے نخلستان کا وہ ثمردار نخل ہے کہ جسکے نیچے بوجہ کثرت اثمار ٹیکے لگائے جاتے ہین اور تو اپنی رائے مین بمنزلہ اوس لکڑی کے ہے کہ خارشتی اونٹون مین گاڑ دے جاتی ہے کہ ہر ایک اونٹ اوسکا محتاج ہوتا ہے کہ جسم کو اوس سے رگڑے اسیطرح تیری رائے کے سب محتاج ہین۔ اور تیری ہوتے اس سلک کو کون چل سکتا ہے۔ ایدکو نے عرض کیا کہ سب لوگ حضور کے غلام اور تابع فرمان ہین جسکو آپ اہل دیکھین گے اوس پر

تمام مصائب سہل ہو جائینگے۔ تب تیمور نے کہا کہ اس کام کا تو ہی ہے کیونکہ مشکل ہے جس شہر مین مالک سا امام مذہب موجود ہو کسکی مجال ہے کہ فتوے دے تب ایدکو نے کہا کہ میرے ساتھ کوئی امیر ہونا چاہئے تاکہ مین اون لوگون پر فرامین شاہی کا بوجھ ڈالون اور میرے لئے رائے عالی کے اظہار کا موقع ملے۔ تیمور نے معروضہ ایدکو کا منظور فرمایا اور جسکو ایدکو نے چاہا اوسکو ساتھ کیا۔ دونون نے سامان سفر مہیا کیا اور وہان سے چلدئے جب ایدکو تیمور سے دور نکل گیا تیمور سمجھا کہ ایدکو مجھ سے سبقت لیگیا اور سمجھا کہ ایدکو نے مغالطہ دیا اور میری عقل پر پردہ ڈالا فوراً ایک قاصد کو روانہ کیا کہ (جہان ملاقات ہو) کہنا کہ بغرض امر ضروری ورائے لابدی واپس ہونا چاہئے۔ جسوقت قاصد اثنا۔ راہ مین ایدکو سے ملا اور حکم امیر پہنچایا ایدکو نے فوراً قاصد کو اور اپنے ہمراہی امیر کو حکم دیا کہ میرے ساتھ رہنا اچھا نہین تم دونو اپنا کام کرو اور تیمور کی خدمت مین حاضر ہوکر بعد دست بوسی یہ عرض کردو کہ یہ ہمارے آپکی اجتماع کا منتہا تھا اور بیشک مین بری ہون کیونکہ مین اللہ سے ڈرتا ہون قاصد اور امیر ہمراہی ایدکو کو مخالفت کا نہ موقع تھا اور نہ اونکے بس کی بات تھی کہ اس سخت موقع مین بجز نرمی کے کچھ کر سکتی مجبور دونو نے ایدکو کو رخصت کیا اور وہان سے لوٹے اور کہین نہ ٹھہرے برابر چلے آئے۔ اور تیمور کو تمام

سرگزشت سنائی،

تیموں کو جب معلوم ہوا کہ (ایدکو نکل گیا اور قاصد بے نیل مرام واپس آیا) بہت مشتعل و افروختہ اور نہایت ملول و آشفتہ ہوا اور دانت پیس کر رہگیا اور اپنی نادانی پر شرمندہ ہوا اور قریب تہا کہ غصہ مین اپنے تئین ہلاک کرے اور ایسے گہونٹ پینے لگا جیسے اہل دوزخ کی۔ حکایت مین خداوندعالی نے کلام مجید مین فرمایا، اور جس روز کاٹینگے ظالم اپنے ہاتھ چونکہ ایدکو کی گرفتاری تیمور کے امکان مین نہ تھی کوشش کی اور اپنے ممالک کو اور وہان سے سمرقند کو متوجہ ہوا اور ایدکو کا خیال چہوڑدیا۔

دشت برکہ مین تیمور سے اخیر واقعہ یہہ پیش آیا۔

یہہ بات مشہور ہے کہ تیمور کو فریب قولاً فعلاً سوا ایدکو کے اور کسی نے نہین دیا۔

صاحب کتاب کہتا ہے کہ میرے نزدیک ایک اور شخص ہے جس کا ذکر آئندہ آئیگا۔ یعنے قاضی القضاۃ ولی الدین عبدالرحمن بن خلدون مالکی۔

مختصر وہ واقعہ کہ نواحی شمال مین ایدکو و توقتامش سے جنگ ہوئی اور دونو کی کیفیت متغیر ہوگئی

حکیم محمد بن عبدالرحمن بیدل

دوائے یرقان

عوام الناس کو مژدہ ہو کہ اکثر لوگ مرض یرقان مین مبتلا ہو کر
نت اور پرہیزی معالجون سے عاجز ہو جاتے ہین اسلئے بنظر آسانی
نی عام احقر کے دوا خانہ یونانی محلہ بیلہ راجہ **چندو لال بیکنٹ باشی**
تی نسخہ صفائی اندرون بلدہ مکان نمبر ۱۲ عرصہ دراز سے تیار ہوتی ہے
ت پوری ادویہ قیمت عیصو ہالی کو ملتے ہین بوقت اخذ ادویہ ترکیب
کہدے بتائینگے طرفہ یہ ہے کہ پرہیز بالکل نہین جو چاہو استعمال کرو صدہا
ین شفا پا چکے۔

نو خضاب عمدہ

خضاب عمدہ اور اعلی درجہ کا تیار کیا گیا ہے جسکے لگانے سے سفیدی بالونکی
بالکل جاویگی اور رنگ بالونکا سیاہ ہی رہتا ہے جو اپن نہین ہوتا جنکو منظور ہو لیجاوین
اور آزماوین قیمت بالکل کم ہے فی شیشہ ۸ بوقت اخذ خضاب ترکیب تبلائی جاویگی۔

المشتہر

حکیم فتح چند صدر محاسب جاگیرات عالیجناب راجہ راجایان راجہ کشن پرشاد بہادر مدار المہام دام اقبالہ سرکار عالی

نوٹس

یہ رسالہ ہر مہینے کی چھٹی تاریخ ماہ بماہ کو شائع ہوگا۔ کل حقوق بحق **ہیرالال صاحب نشاط** محفوظ ہین اسکا منافع عالیجناب مہاراجہ بہادر نے نشاط صاحب کو اطیب خاطر عطا فرمایا اور نشاط صاحب نے قیمت سالانہ حسب ذیل قرار دی۔

(۱) امرائے عظام سے .. .. عـہ
(۲) پبلک سے .. .. ـــے
(۳) باہر والون سے اسکے علاوہ محصولڈاک .. .. .. ،،

ف ۱ جو صاحب سب سے اعلی مضمون یا ترجمہ روانہ فرمائینگے انکو ایک اشرفی نذر کیجائیگی۔

ف ۲ ۔ ناپسند مضمون نہ طبع نہ واپس۔

اطلاع مضامین اور قیمت درخواست خریداری بنام ہیرالال صاحب نشاط محبوب پریس علاقہ مہاراجہ بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی پہونچنی چاہئے